پیٹ کر دھماکے کر رہی ہوں یا ان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہوں۔ جو چھوٹی اقوام کو اٹمی دھمکیاں دیتی رہتی ہیں۔

بہرحال آئندہ کہانی اس کہانی سے کہیں زوردار ہوگی (انشاءاللہ)۔

„عظیم حماقت،، کے بارے میں پسندیدگی کے خطوط آتے ہیں۔ لیکن تشنگی کی شکایت بدستور قائم ہے۔ ایک سو بارہ صفحات میں اب فریدی کے ناولوں کو نپٹانا بے حد مشکل کام بن گیا ہے۔ کم از کم ایک سو ساٹھ صفحات ہونے چاہئیں۔ انشاءاللہ پھر آپ فریدی کی کہانیوں میں تشنگی محسوس نہیں کریں گے۔

„عظیم حماقت،، کے سلسلے میں میری ایک ذاتی حماقت ملاحظہ فرمائیے جس کی طرف ایک پڑھنے والے نے توجہ دلائی ہے۔ صفحہ نمبر ۹ کی گیارہویں سطر میں چھ لڑکیوں کی بجائے صرف چار لڑکیاں پڑھیئے اور لڑکوں کی تعداد چھ نوٹ فرمائیے کیونکہ اگلے صفحات میں اسی تناسب سے ان کا ذکر ہوا ہے۔ بے خودی میں لڑکیوں کی تعداد زیادہ لکھ گیا تھا۔ ویسے بھی مجھے ایک کی چار دکھائی دیتی ہیں۔

ابنِ صفی

۲۵
۷
۷۲

ائیرپورٹ پر کوئی انہیں ریسیو کرنے نہیں آیا تھا۔ حالانکہ ملک سے روانگی کے وقت انہیں بتایا گیا تھا کہ وہ روم میں تنہا نہیں ہوں گے کوئی مقامی آدمی انہیں ائیرپورٹ سے لے جائے گا۔

بہرحال وہ آدھے گھنٹے تک اس کال کا انتظار کرتے رہے تھے جس کی بنا پر ان کی شناخت ہوتی اور ریسیو کرنے والا انہیں اس جگہ تک پہنچا دیتا جہاں وہ قیام کرنے والے تھے۔

„اب کیا ہوگا مسٹر؟،، جوزف نے بالآخر جیمسن کا شانہ تھپک کر پوچھا۔

„فکر نہ کرو...... روم میرے لئے نیا شہر نہیں ہے۔ ہم یہاں سے سیدھے آڈلٹو کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔،،

„آڈلٹو! کیا چیز ہے؟،،

„بڑی نفیس جگہ ہے۔ اگر وہ بڑھیا اب بھی زندہ ہوگی تو ہمارے عیش ہو جائیں گے۔ اطالوی بڑے زندہ دل لوگ ہیں۔،،

„کیا اس بڑھیا کا نام آڈلٹو ہے؟،،

„نہیں! ایک قدیم وضع کی عمارت ہے۔ جس میں متوسط مالی حیثیت کے سیاح مزے سے گزارا کر سکتے ہیں۔،،

„اچھا میں سمجھا...... وہ بوڑھیا اس سرائے کی مالکہ ہوگی۔،،

“یہی سمجھ لو! اتنی زندہ دل بوڑھیا روئے زمین پر کوئی دوسری نہ ہو گی۔”

“تو یہ کہو کہ تم اور مسٹر ظفر الملک یورپ کی آوارہ گردی کرتے رہے تھے۔”

“اور کیا رکھا ہے زندگی میں!”

“چلو تو پھر وہیں چلو۔” جوزف جماہی لے کر بولا۔ “میرا تو نشہ اکھڑ رہا ہے۔”

“لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسا کیوں ہوا۔ پرنس مابوتا کے نام کی کال کیوں نہیں ہوئی۔” جیمسن نے پر تشویش لہجے میں کہا۔

“میں بھی یہی سوچ رہا ہوں مسٹر۔ پتہ نہیں باس کی کیا اسکیم ہو۔ آڈلٹو میں ہمارا ٹھہرنا کہیں اس کے خلاف نہ ہو۔”

“اچھا تو پھر بیٹھے رہو یہیں۔”

“دوسری بات بھی میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔” جوزف بڑبڑایا۔

“کونسی بات؟”

“باس نے تمہارے ساتھ مجھے کیوں بھیجا ہے!”

“اس لئے کہ مجھے ہر وقت موت یاد رہے۔ موت کا فرشتہ تم سے زیادہ خوفناک نہ لگتا ہو گا۔”

“میں اتنا بدصورت تو نہیں ہوں مسٹر۔” جوزف نے دانت نکال کر کہا۔

“پھر بتاؤ میں تمہیں کس طرح سمجھاؤں۔ ویسے ہز میجسٹی آج کل کچھ عجیب سے ہو رہے ہیں۔”

“اگر تم باس کی بات کر رہے ہو تو وہ کب عجیب نہیں لگتے۔”

“کبھی میرا باس بھی عجیب تھا لیکن تمہارے باس نے اسے بالکل تباہ کر کے رکھ دیا۔ اب وہ کسی کام کا نہیں رہا۔ ہر وقت شریف آدمی نظر آنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔”

“مگر تمہیں تو میرے باس نے بے حد خوبصورت بنا دیا ہے۔” جوزف کے دانت پھر نکل پڑے۔

“خوبصورت!” جیمسن غرایا۔ “ڈاڑھی اور مونچھوں کے بغیر خود کو بالکل یتیم سمجھنے لگتا ہوں۔ کیا یہ ظلم نہیں ہے کہ انہوں نے میری ڈاڑھی اور مونچھوں کا صفایا کرا دیا۔”

جوزف آواز سے ہنسا اور بولا۔ “لیکن میں تو اسے ظلم نہیں سمجھتا کہ اسی کے حکم سے مجھے ڈاڑھی رکھنی پڑی ہے۔ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ کبھی ڈاڑھی رکھنے کا خیال بھی میرے دل میں آیا ہو۔”

“ڈاڑھی میں تم اور زیادہ خوفناک لگنے لگے ہو! پندرھویں صدی کے کوئی جلاد۔” جیمسن اسے گھورتا ہوا بولا۔

“باس کا حکم! لیکن میں اسے ظلم نہیں سمجھتا۔”

“اچھا کیا میں واقعی خوبصورت لگتا ہوں ڈاڑھی کے بغیر۔”

“خوبصورت بھی اور کم عمر بھی۔”

“ہم یہاں کب تک بیٹھے رہیں گے؟”

“تم جانو! انچارج تم ہو!”

“الجھن میں پڑ گیا ہوں۔”

“میں نے تو باس سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ مجھے روم کیوں بھیج رہے ہو۔” جوزف نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

“بہت سعادت مند ہو!” جیمسن جھلا کر بولا۔

“وہ میرا باپ بھی تو ہے۔”

“اچھا اب خاموش رہو۔ مجھے کچھ سوچنے دو۔”

جوزف نے پھر جماہی لی اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ یہ دونوں انتظار گاہ کی ایک بنچ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

"چلو اٹھو!" جمیسن تھوڑی دیر بعد بولا۔ "پتا نہیں کیا چکر ہے۔"

انہوں نے اپنے سفری تھیلے اٹھائے اور انتظار گاہ سے سڑک کی طرف چل پڑے۔

ٹیکسی میں بیٹھ کر جمیسن نے ڈرائیور کو آڈلٹو کا پتہ بتایا تھا اور ٹیکسی حرکت میں آتے ہی ٹیکسی ڈرائیور نے بکواس شروع کر دی تھی۔

"اگر آپ لوگ سیاح ہیں تو دھوکے بازوں سے ہوشیار رہیے گا۔ یہودیوں نے اٹلی کو تباہ کر دیا ہے۔ آپ شائد عرب ہیں.... سی نیورر۔؟"

"نہیں... ایرانی۔!" جمیسن بولا۔

"تب تو ٹھیک ہے۔ دراصل یہودی کچھ ایسے بُرے بھی نہیں ہیں۔ مجھے یہودی لڑکیاں بہت پسند ہیں۔ سچ پوچھئے تو سیاحوں کے لئے جنت مہیا کر دیتی ہیں۔ آڈلٹو تو بڑی تھرڈ کلاس جگہ ہے۔"

"ہم ہمیشہ وہیں ٹھہرتے ہیں۔"

"بزنس یا سیاحت سی نیورر؟"

"بزنس.... قالینوں کا بیوپار ہے۔" جمیسن بولا۔

"واہ... واہ.... کیا کہنے.... ایرانی قالینوں کے.... بزنس کیسا چل رہا ہے؟"

"اٹلی ہمارا سب سے بڑا گاہک ہے۔"

"پھر بھی آڈلٹو...!"

"اگر ایسا نہ ہو تو ہم تفریح کے لئے پیسے کیوں کر بچائیں۔" جمیسن بولا۔ "بزنس کا مالک میں تو نہیں ہوں۔ صرف ٹریڈنگ ایجنٹ ہوں۔"

"میں سمجھ گیا سی نیورر!" ڈرائیور نے قہقہہ لگایا۔ "میرا نام اُدوٹو ہے۔ اگر ابھی تفریح کا ارادہ ہو تو مجھے یاد رکھنا۔ وقت بتا دو۔ آڈلٹو کے باہر موجود ملوں گا۔"

"ابھی تو ہم دو دن صرف آرام کریں گے۔"

"میں کئی ایسی یہودی لڑکیوں سے واقف ہوں جو عربی اور فارسی بھی بول سکتی ہیں۔ دو دن بعد آپ سے ضرور ملوں گا۔"

"تم انگریزی خاصی بول لیتے ہو!" جمیسن بولا۔

"میرا باپ اطالوی تھا اور ماں انگریز۔"

"اچھا... اچھا... اب کچھ دیر خاموش بھی رہو!" جوزف جھنا کر بولا۔

آڈلٹو کے بڑے سے پھاٹک کے سامنے اس نے ٹیکسی روکی تھی۔ اس علاقے کی بھی عمارتیں قدیم طرز کی اور باہر سے مفلوک الحال نظر آتی تھیں۔

ٹیکسی کا کرایہ ادا کر کے وہ پھاٹک سے گزرتے ہوئے ایک نیم تاریک راہداری میں پہنچے۔ اچانک کسی نے انہیں عقب سے آواز دی۔ جمیسن تھوڑی بہت اطالوی بھی جانتا تھا ورنہ اندازہ نہ کر پاتا کہ انہیں ہی مخاطب کیا گیا ہے۔

"تم کون ہو اور کہاں چلے جا رہے ہو؟"

جمیسن رکا تو جوزف بھی رک کر مڑا تھا۔ آواز دینے والا قریب آ گیا۔

"کیا یہ سی نیورا نے نیلی کا بورڈنگ ہاؤز نہیں ہے؟" جمیسن نے پوچھا۔

"یقیناً ہے۔" جواب ملا۔

"تو ہم پھر صحیح جگہ پہ پہنچے ہیں۔" جمیسن نے پرمسرت لہجے میں کہا۔

اجنبی اُن کے سفری تھیلوں کو گھورتا ہوا بولا۔ "اگر یہاں قیام کرنے کی غرض سے آئے ہو تو میرا خیال ہے کہ تمہیں مایوسی ہی ہوگی۔"

"وہ کیوں پیارے بھائی؟" جمیسن جیب سے اپنا پرس نکالتا ہوا بولا۔

"ایک آدھ کمرہ وہ اپنے دوستوں کے لئے خالی رکھتی ہے۔" اجنبی کی آنکھیں جمین کے پرس پر تھیں۔

"ہیں تو تم اپنا بھی دوست پاؤ گے۔" جمین نے کہا اور پرس سے کچھ نوٹ کھینچ کر اس کی جیب میں ٹھونس دیئے۔

"میرے ساتھ آؤ سی نور۔" اس نے کہا اور بائیں جانب مڑ گیا۔

وہ شخص سنے نیلی کا کلرک ثابت ہوا۔ ایک ہفتے کا پیشگی کرایہ لے کر اس نے ایک رجسٹر میں کچھ اندراجات کئے تھے اور انہیں ساتھ لئے ہوئے عمارت کی دوسری منزل پر آیا تھا۔ انہیں ایک بڑا کمرہ مل گیا۔ جسے لکڑی کے پارٹیشنز کے ذریعے تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

"بھاں...!" اچانک جوزف نے بہ آواز بلند جماہی لی اور بولا۔ "کیا اب میں دو چار گھونٹ لے سکتا ہوں۔"

"ضرور... ضرور...!" جمین نے کہا اور اپنے سفری بیگ سے سامان نکال نکال کر بستر پر ڈھیر کرنے لگا۔

جوزف اپنے پارٹیشن میں بیٹھا بوتل سے گھونٹ لے رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جمین کے پارٹیشن میں آیا اور ایک طرف کھڑا ہو کر اسے گھورنے لگا۔

"کیوں! کیا یہاں کی ہوا زیادہ نشہ لاتی ہے۔" جمیس مسکرا کر بولا۔

"نہیں... ہم دو وقت آرام نہیں کر سکیں گے۔"

"کیا مطلب؟"

"تم نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا تھا؟"

"اچھا... تو پھر آج ہی لڑکیوں کا انتظام کیا جائے۔"

"میں یہ نہیں کہہ رہا۔" جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جلدی سے کہہ ڈالو جو کچھ کہنا ہے۔ میں تھوڑی دیر سونا چاہتا ہوں۔"

جوزف نے ایک تصویر کوٹ کی جیب سے نکال کر جمین کے سامنے ڈال دی اور بولا۔ "یہاں ہماری آمد کا مقصد یہ ہے کہ اس شخص کو تلاش کر کے قتل کر دیں۔"

"مجھے علم ہے!" جمین خشک لہجے میں بولا۔ "میرے پاس بھی تصویر ہے۔"

"اچھا...!" جوزف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"شاید ہم دونوں کو الگ الگ ہدایات دی گئی ہیں۔" جمین نے طویل سانس لے کر کہا۔ "تاکہ ہم دونوں ہی خود کو اس مہم کا انچارج سمجھتے رہیں۔"

"باس کی باتیں باس ہی جانے!"

"مجھے اکیٹو سے براہ راست ہدایت ملی تھی۔" جمین اکڑ کر بولا۔

"تمہارے باس داس کا چکر نہیں ہے۔"

"مجھے تو باس نے تصویر دی تھی۔"

"بھلا تم کس طرح اس کو تلاش کرو گے۔" جمین نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں پوچھا۔

"بس تم دیکھنا کہ میں کیا کرتا ہوں۔"

"کچھ بھی نہیں کر سکو گے۔ یہاں شراب بہت مہنگی ہے۔ خمیرہ یہاں نہیں ملتا...!"

"جس نے پیدا کیا ہے وہی میرے لئے انتظام بھی کرے گا تم اس کی فکر نہ کرو!"

دفعتاً کسی نے دروازے پر ہولے ہولے دستک دی۔

"آ جاؤ۔۔!" جمیسن نے اطالوی میں کہا۔

اور ایک بے حد توانا اور لحیم شحیم بوڑھی عورت کمرے میں داخل ہوئی جمیسن پھرتی سے اٹھا تھا اور اس کے خیر مقدم کو آگے بڑھتا ہوا بولا تھا۔

"سی نیورا نیلی تمہیں دوبارہ دیکھ کر میری آنکھوں میں مزید روشنی آ گئی ہے۔"

"خوش رہو لڑکے! تم پہلے کب یہاں ٹھہرے تھے۔!" عورت بولی۔

"کوئی پانچ سال پہلے کی بات ہے۔ یو۔ کے سے آیا تھا۔"

"اچھا۔۔ اچھا۔۔" وہ مسکرا کر بولی۔ پھر اس کی نظر جوزف پر پڑی تھی۔ جمیسن نے اسے چونکتے دیکھا۔ اور پھر اس کی آنکھوں میں حیرت کے آثار نظر آئے تھے۔ جوزف بھی اسے گھورتے جا رہا تھا۔

"گگ۔۔۔ کیا ہم دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟" وہ بالآخر بولی۔

"میرا ساتھی اطالوی نہیں بول سکتا۔" جمیسن نے کہا۔

"فرانسیسی!"

"نہیں! سی نیورا۔۔۔۔۔۔۔ یہ صرف عربی۔ سواحلی اور انگریزی بول سکتا ہے۔"

"بڑی عجیب بات ہے۔۔۔ نام کیا ہے؟"

"جوزف موگونڈا۔۔۔ نائیجیریا کا باشندہ ہے۔"

"یقین نہیں آتا۔۔۔ اتنی مشابہت ناممکن ہے۔"

"میں نہیں سمجھا۔۔ تم بیٹھ کیوں نہیں جاتیں؟" جمیسن نے اس کے لئے کرسی کھسکاتے ہوئے کہا اور اس کے بیٹھ جانے کے بعد خود جوزف کے قریب

بستر ہی پر بیٹھ گیا۔

"بہت دنوں کی بات ہے! بحرالکاہل کے کسی جزیرے کا ایک شہزادہ یہاں ٹھہرا تھا۔ فرانس کی سیکرٹ سروس کے لوگ اس کے پیچھے تھے۔ اس لئے ان سے بچنے کے لئے یہیں پناہ لی تھی۔ مجھے اس کا نام یاد نہیں رہا۔"

"ہو سکتا ہے! یہ کالے ایک دوسرے سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ میں نے تو یہی محسوس کیا ہے۔"

"خیر! میں یہ کہنے آئی تھی کہ یہاں کے قواعد و ضوابط کے مطابق تمہیں یہاں وقت گزارنا پڑے گا۔ لیکن تم تو جانتے ہی ہو گے اگر یہاں پہلے کبھی قیام کر چکے ہو۔"

"اچھی طرح جانتا ہوں سی نیورا۔ میں تو پیتا ہی نہیں، اور میرے ساتھی کا یہ حال ہے کہ جتنے زیادہ نشے میں ہوتا ہے اتنا ہی خاموش ہو جاتا ہے۔ تم اس کمرے میں کبھی شور و غل نہ سنو گی۔ عورتوں سے نہ مجھے دلچسپی ہے اور نہ میرے ساتھی کو۔ ہمارے ساتھ کبھی کوئی عورت نہیں دکھائی دے گی۔"

"خدا کا شکر ہے تمہیں یہاں کے قواعد و ضوابط یاد ہیں ورنہ بعض لوگ تو آن کی آن میں سب کچھ بھول جاتے ہیں۔"

"نہیں ہم کو ایسا نہیں پاؤ گی سی نیورا۔۔۔۔!"

"ویسے میرے ساتھ بیٹھ کر پینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ تم میرے ساؤنڈ پروف کمرے میں بیٹھ کر پیو اور جتنا دل چاہے شور مچاؤ۔"

"میں اپنے ساتھی کو سمجھا دوں گا۔"

فے نیلی چلی گئی۔

"کیا بکواس کر رہی تھی۔؟" جوزف نے برا سا منہ بنا کر پوچھا۔

"صرف میری ہی نہیں تمہاری بھی جان پہچان والی نکلی۔" جمیسن گدی سہلاتا ہوا پر تشویش لہجے میں بولا۔

"میں نہیں سمجھا۔"

"وہ تمہیں پرنس سہر نبلا[1] سمجھتی تھی۔"

"نہیں۔!" جوزف اچھل پڑا۔

"یقین کرو۔!" جمیسن نے کہا اور اس کی گفتگو دہراتا ہوا بولا۔ "مجھے یقین ہے کہ اسے میری بات پر یقین نہیں آیا۔"

"یہ تو بہت برا ہوا مسٹر۔!"

"مقدر ہمارا۔ خیر دیکھیں گے۔"

"کیا دیکھو گے! میری دانست میں اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔"

"ختم بھی کرو! کیا رکھا ہے ان باتوں میں۔ یہ ہمارے لئے محفوظ ترین جگہ ہے۔"

جوزف کچھ نہ بولا۔ جمیسن بھی کسی فکر میں پڑ گیا تھا۔ کچھ دیر بعد پھر دروازے پر دستک ہوئی۔ اس بار خود جمیسن نے اٹھ کر دروازہ کھولا تھا۔

"اوہو۔!" وہ متحیر رہ گیا۔ سامنے وہی ٹیکسی ڈرائیور کھڑا نظر آیا تھا جو انہیں کچھ دیر قبل یہاں چھوڑ گیا تھا۔

"یہ لفافہ آپ کے لئے ہے سی نیور۔" وہ اس کی طرف نیلے رنگ کا ایک لفافہ بڑھاتا ہوا بولا۔

"کہاں سے لائے ہو؟"

"یہاں سے روانہ ہوا تھا کہ کچھ دور پر ایک آدمی نے ہاتھ اٹھا کر گاڑی رکوائی اور مجھ سے کہا کہ یہ لفافہ آپ تک پہنچا دوں۔ اب اجازت دیجئے۔"

---

[1] اس داستان کے لئے "کنگ چانگ" سلسلے کے ناول پڑھئے۔

"شکریہ! میں تمہیں یاد رکھوں گا۔ کل دس بجے تم یہاں آ سکتے ہو۔ ہم دن بھر تمہیں انگیج رکھیں گے۔"

"ٹھیک دس بجے پہنچ جاؤں گا۔ آپ مطمئن رہیں سی نیور۔"

وہ چلا گیا اور جمیسن دروازہ بند کر کے بستر کی طرف پلٹ آیا۔

"کیا قصہ ہے؟" جوزف آنکھیں نکال کر بولا۔

"قصے پر قصہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور تم۔۔۔ خیر۔۔۔ ابھی بتاتا ہوں۔" جمیسن کہہ کر لفافہ چاک کرنے لگا۔

جوزف اسے غور سے دیکھے جا رہا تھا۔

خط کا مضمون عجیب ثابت ہوا۔ کسی نامعلوم آدمی نے لکھا تھا۔

"فی الحال یہی مناسب ہے کہ یہیں ٹھہرو۔ فون نمبر تین آٹھ سات نو پر اپنی ضروریات سے آگاہ کر سکتے ہو۔ بحوالہ خط نمبر تین۔ اپنا نام لینے کی ضرورت نہیں اتنا ہی حوالہ کافی ہوگا۔ فون کسی پبلک ٹیلی فون بوتھ سے کرنا۔"

خط انگریزی میں لکھا گیا تھا۔ جمیسن نے اسے جوزف کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ "سنسنی خیز کہانی بن سکتی ہے۔"

جوزف نے اسے پڑھ کر کسی دانشمند آدمی کی طرح خاموشی اختیار کر لی تھی اور جمیسن بستر پر بیٹھا اونگھتا رہا تھا۔

* * *

رات کے کھانے سے قبل بوڑھی نیلی ایک بار پھر ان کے کمرے میں آئی۔

اور جیمسن سے کہنے لگی ” اپنے ساتھی جوزف کو لے کر میرے ساؤنڈ پروف کمرے میں آ جاؤ “

” وہ تنہا بیٹھ کر پینے کا عادی ہے سی نیورا “

” کیا کسی کی دعوت بھی نہیں قبول کرتا “

” اچھا میں کوشش کروں گا “

” میں وہیں منتظر رہوں گی۔ دیر نہ لگانا “ کہتی ہوئی وہ چلی گئی۔

جیمسن کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئی تھیں۔ پرنس ہرینڈا والی کہانی جوزف ہی کی طرح اسے بھی پسند نہیں آئی تھی۔ لیکن اب کیا کر سکتا تھا۔ مجبوری تھی۔

ایکسٹو نے اسے مُور جیل سے آدمی اسی لئے بنایا تھا کہ آسانی سے پہچانا نہ جا سکے اور جوزف کی ڈاڑھی کی بھی غرض و غایت یہی معلوم ہوئی تھی کہیں یہ پرنس ہرینڈا والا چکر لے ہی نہ ڈوبے۔

کچھ دیر تک ناک بھوں پہ زور دیتے رہنے کے بعد وہ اٹھا اور جوزف والے پارٹیشن کے قریب پہنچ کر اسے آواز دی۔

” آ جاؤ !“ جوزف کی بھرائی ہوئی آواز آئی۔

جیمسن نے اس کے قریب پہنچ کر دیکھا کہ وہ میز پر رکھی ہوئی خالی بوتل کو اس طرح گھورے جا رہا ہے جیسے اپنی قوت ارادی کی مدد سے اسے دوبارہ لبریز کر دینا چاہتا ہو۔

” خالی ہو گئی ــ ؟ “ جیمسن نے سوال کیا۔

” آخری بوتل !“ جوزف گلوگیر آواز میں بولا۔

” تمہارے عقیدے کے مطابق شاید آسمان والا تم پر مہربان ہی معلوم

ہوتا ہے “

” کک ... کیا مطلب ؟ “

” بوڑھی تمہیں اپنے ساؤنڈ پروف کمرے میں مدعو کر گئی ہے “ وہ بھی بلانوش ہے۔ سرِ شام سے شروع کرتی ہے اور اس وقت تک گلاس ہاتھ سے نہیں رکھتی جب تک کہ سونے کا وقت نہ ہو جائے۔ اور آدھی رات گزرنے سے قبل کبھی نہیں سوتی “

” وہ کچھ ایسی بوڑھی بھی نہیں لگتی !“ جوزف خوش ہو کر بولا۔ ” اسے بوڑھی کہنا ترک کر دو۔ ایسے لوگ کبھی بوڑھے نہیں ہوتے۔ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں۔ ہمارے پیغمبر یاد ہے نا تمہیں “

” خدا کے لئے کہیں نشے میں اس کا حوالہ نہ دے بیٹھنا “

” میں پاگل نہیں ہوں “ جوزف بائیں آنکھ دبا کر مسکرایا۔ چند لمحے خاموش رہ کر پھر بولا ” یہ بھی ممکن ہے کبھی وہ آدمی بھی اس کی نظر سے گزرا ہو جس کی تصویر میری اور تمہاری جیبوں میں موجود ہے “

” اس کی شکل تم نے اچھی طرح ذہن نشین کر لی ہو گی “ جیمسن نے کہا۔

” بالکل۔ تصویر دیکھے بغیر ہزاروں میں پہچان لوں گا “

” بس تو ہمیں چاہئے کہ تصویر ضائع کر دیں “ جیمسن بولا۔

جوزف نے فوراً ہی کچھ نہیں کہا تھا۔ تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولا ” تم ٹھیک کہتے ہو۔ اسے ضائع کر دینا ہی بہتر ہو گا۔ پھر ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہو گی جس کی بنا پر ہم پہچانے جا سکیں “

اس فیصلے پر پہنچنے کے بعد تصویر کی دونوں کاپیاں جلا دی گئی تھیں۔ اور وہ نیلی کے ساؤنڈ پروف کمرے کی طرف چل پڑے تھے۔

صفے نیلی کمرے میں تنہا نہیں تھی۔ تین سفید فام اور بھی تھے اس کے ساتھ۔ ان میں سے ایک اسی کی طرح معمر تھا اور دوسرے جوان ہی تھے۔

ان دونوں کی آمد پر وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ صفے نیلی نے تعارف کرانے کا فرض انجام دیا تھا۔

بوڑھا آدمی علاقے کی میونسپلٹی کا چیئرمین تھا اور وہ دونوں مختلف تجارتی اداروں سے تعلق رکھتے تھے —— وہ سب پہلے ہی سے شغل کرتے رہے تھے۔ صفے نیلی نے کپ بورڈ سے دو گلاس اور اٹھائے۔

"میں پیتا ہی نہیں ہوں سی نیورا" جیمسن نے اس طرح کہا جیسے نہ پینا انتہائی نالائقی ہو۔

"پھر کیا کرتے ہو؟"

"میں اس محفل کو اپنے نغموں سے گرماؤں گا۔ ایرانی نغمے زندگی سے بھرپور ہوتے ہیں۔"

"اس کی یہ تجویز پسند کی گئی۔ بوڑھا آدمی کبھی جوزف کو دیکھتا تھا۔ اور کبھی صفے نیلی کی طرف دیکھنے لگتا تھا۔ جیمسن نے محسوس کیا جیسے بوڑھے نے بھی جوزف کو ہر نیڈا کی حیثیت سے پہچان لیا ہو۔ تو اس پارٹی کا مقصد یہ تھا۔ اس نے طویل سانس لی اور صفے نیلی کی طرف دیکھنے لگا جو سر جھکائے جوزف کے لئے گلاس تیار کر رہی تھی —— انہوں نے گلاس ٹکرائے تھے اور جیمسن نے ایک طرف رکھا ہوا گیٹار اٹھا لیا تھا۔

ایک مشہور اطالوی دھن چھیڑتے ہوئے اس نے لوگوں کا جائزہ لیا۔ کسی غیرملکی کو اپنا نغمہ چھیڑتے دیکھ کر ان کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

"تم بہت قیمتی ایرانی معلوم ہوتے ہو لڑکے" صفے نیلی نے اسے نیم وا

آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایرانی قالینوں کی طرح" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

اس طرح تین دور چلے تھے اور یک بیک بوڑھے آدمی نے بولنا شروع کر دیا تھا۔ "میں تم سے متفق ہوں صفے نیلی۔ تمہارا خیال درست ہے۔ میں معلوم کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر وہ حالات اب بھی برقرار ہیں تو تم بڑے فائدے میں رہو گی۔"

"ہش ہش... کیا تمہیں نشہ ہو گیا" صفے نیلی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"نہیں! میں ہوش میں ہوں۔ ورنہ تمہارے فائدے کی بات ہرگز نہ کرتا۔"

"بس اب اپنی زبان بند رکھنا!"

ان دونوں کی گفتگو جوزف کے پلے پڑی ہو یا نہ پڑی ہو۔ لیکن جیمسن کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔ وہ خاموشی سے انہیں دیکھتا رہا۔

"کچھ اور سناؤ!" تھوڑی دیر بعد صفے نیلی نے اسے مخاطب کیا۔

"اب ایرانی موسیقی سنئے" جیمسن مسکرا کر بولا۔

"ہمیں تو اب اجازت دو صفے نیلی" دفعتاً بوڑھے نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی دونوں جوان آدمی بھی اٹھے تھے۔

جیمسن نے بوڑھی کے چہرے پر تشویش کا سایہ سا دیکھا۔ اس نے اٹھ کر انہیں رخصت کیا تھا۔ اور پھر تیزی سے جیمسن کے قریب پہنچی تھی۔

"مجھے بے حد افسوس ہے کہ تم دونوں یہاں رات نہ گزار سکو گے" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"میں نہیں سمجھا سی نیورا"

"مجھ سے غلطی ہو گئی! میں نے اپنے دوست کو اس لئے بلایا تھا کہ وہ بھی اس حیرت انگیز مشابہت سے محفوظ ہو سکے لیکن وہ تمہارے ساتھی کو وہی مغرور شہزادہ سمجھنے پر مصر ہے جس کی گرفتاری کے لئے یہاں فرانس کے ناظم الامور نے لاکھوں لیرے کا انعام رکھا تھا۔"

"سوال یہ ہے کہ ....."

"میری بات سنو!" بڑھیا جیمین کی بات کاٹ کر بولی۔ "وہ معلومات کرنے گیا ہے۔ اگر ناظم الامور کی وہ پرانی پیش کش ابھی تک منسوخ نہیں ہوئی تو تمہارا دوست بڑی دشواری میں پڑ جائے گا۔"

"خدا کی پناہ۔۔۔ ہم کس دشواری میں پڑ گئے۔ کیا ہمارے کاغذات بھی کسی کام نہ آ سکیں گے۔"

"اگر تم یہاں کے ماحول سے واقف ہو تو اچھی طرح سمجھتے ہو گے کہ کاغذات بھی تمہارے کام نہ آ سکیں گے۔ تم نے یہاں کمرہ حاصل کرنے کے لئے کلرک کو کتنی رشوت دی تھی۔"

"ارے وہ تو میری اپنی خوشی تھی۔"

"چند ہزار لیرے وہ اپنی خوشی سے کسی کی بھی جیب میں رکھ سکتا ہے۔ بڑھا بے حد لالچی ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔"

"تو پھر بتاؤ ہم کیا کریں۔۔؟"

"جتنی جلد ممکن ہو یہاں سے چلے جاؤ!"

"سچی بات یہ ہے سی نیورا کہ میں یہاں تمہارے علاوہ اور کسی کو بھی نہیں جانتا۔ ورنہ میرے لئے آؤ لٹو ہی کیوں۔ میں کہیں اور بھی جا سکتا تھا۔"

"اچھی بات ہے فی الحال تم دونوں اپنے کمرے میں جاؤ۔ میں تمہارے

لئے کچھ کروں گی۔ مجھے قطعی پسند نہیں ہے کہ میرے گاہک کسی دشواری میں پڑیں۔ میں ایک ایماندار عورت ہوں۔ میری ہی وجہ سے تم دونوں اس پریشانی میں پڑے ہو۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ میں ہی تمہارے تحفظ کی ذمہ داری قبول کروں۔"

"آپ بہت مہربان ہیں سی نیورا۔" جیمسن نے جھک کر اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

پھر وہ اپنے کمرے میں واپس آ گئے تھے۔ جیمسن نے پوری رُوداد جوزف کو سنائی تھی اور وہ حیرت سے منہ پھاڑے سنتا رہا تھا۔

"کمال ہو گیا۔" بالآخر اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"اب میں سوچ رہا ہوں کہ آخر تمہارے بقراط بابا کو یہ کیا سوجھی تھی۔ بغیر ڈاڑھی کے بھی تم اتنے ہی لمبے تڑنگے تھے۔ تمہیں کیا تکلیف تھی ڈاڑھی کے بغیر۔"

"نہ تمہیں ڈاڑھی میں کوئی تکلیف تھی۔" جوزف نے پر تشویش لہجے میں کہا۔

"میری بات چھوڑو۔ ڈاڑھی ہو یا نہ ہو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن جب مرنبڈا فرانس کی جیل سے فرار ہو کر یہاں پہنچا تھا تو اس کے چہرے پر ڈاڑھی تھی۔"

"ضرور رہی ہو گی۔" جوزف سر ہلا کر بولا۔

"تم اتنی لاپرواہی سے گفتگو کر رہے ہو کہ میں اب پاگل ہو جاؤں گا۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسا نہ ہونے دینا نہیں تو میرا کیا ہو گا۔"

"میں یہ کہہ رہا تھا عقل کے پتلے کہ تمہارے بقراط نے تمہیں یہاں مرنبڈا بنا کر

کیوں بھیجا؟"

"باس کی مرضی!"

"خواہ تمہاری کھوپڑی میں سوراخ ہو جائیں!"

"میری زندگی کا مقصد یہی ہے مسٹر کہ باس پر قربان ہو جاؤں۔ پھر مجھے کیا ضرورت ہے کہ یہ سب کچھ سوچتا پھروں۔"

"بہت دیر سے پیدا ہوئے۔" جمیسن دانت پیس کر بولا۔ "تمہیں تو ہزاروں سال پہلے پیدا ہونا تھا جب زندہ غلام مردہ آقاؤں کے ساتھ ہنسی خوشی دفن ہو جایا کرتے تھے۔"

"میرے جسم میں اتنی ہی پرانی روح ہے مسٹر! میں مرف اپنے باس کے لئے زندہ ہوں اور ایک دن اسی کے لئے مر جاؤں گا۔"

"شاید وہ دن قریب آ پہنچا ہے۔"

"ہوگا۔!" جوزف نے لاپروائی سے شانوں کو جنبش دی۔

جمیسن اسے عجیب نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پرسکون لہجے میں بولا۔ "جس کی تصویر ہمارے پاس تھی۔ اس کا کچھ نہ کچھ تعلق فرانس کی سیکرٹ سروس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔"

"ڈبل کراس کرنے والے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں! کئی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔" جوزف آہستہ سے بولا۔

"کیا مطلب؟"

جوزف اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور بولا۔

"میرا باس پیج پج احمق نہیں ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ کس کی تصویر تھی؟"

"نہیں۔ !"

"اسی ایجنٹ کی جس نے ایکسٹو کو ڈبل کراس کیا تھا۔"

"اوہ۔۔۔!" جمیسن چونک کر بولا۔ "وہ کیکڑے[1] والا قصہ۔۔۔!"

"ٹھیک سمجھے! اسی ایجنٹ نے کرنل ہورلیشیو کو ایکسٹو کے آدمیوں کے پیچھے لگایا تھا۔"

"سوال تو یہ ہے کہ پرنس ہر نبڈا۔۔۔؟"

"صبر کے ساتھ سنتے رہو۔" جوزف ہاتھ اٹھا کر بولا۔ "کرنل ہورلیشیو کی گرفتاری کی خبر سنتے ہی وہ ایجنٹ روپوش ہو گیا۔ تمہیں غالباً ایڈلی دے ساداں یاد ہوگی۔"

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ یوتھیا۔"

"وہ میرے باس کی دشمن ہو گئی ہے۔ اسی نے بین الاقوامی خیراندیشوں کو اس ایجنٹ کے توسط سے ایکسٹو اور اس کے آدمیوں کے لئے دردِ سر بنایا تھا۔"

"سمجھ گیا۔" جمیسن سر ہلا کر بولا۔

"کیا سمجھ گئے؟"

"تم قربانی کے بکرے بنائے گئے ہو!"

"ایسی بے ہودہ باتیں نہ کرو۔ میرا باس دیوتا ہے۔ اس نے مجھے سارے خطرات سے آگاہ کر دینے کے بعد یہ تجویز پیش کی تھی۔"

"قربانی کے بکرے دیوتاؤں ہی کے لئے ہوتے ہیں۔"

"مسٹر جمیسن! میں درخواست کرتا ہوں کہ اس سلسلے میں اپنی زبان بند رکھو ورنہ میں سب سے پہلے تمہیں ہی قتل کر دوں گا۔"

"میرے باس کو اگر کوئی میری موجودگی میں بھون کر کھا بھی جائے تو میرے کان پر جوں نہیں رینگے گی۔"

[1] اس داستان کے لئے عمران کا ناول "ادھورا آدمی" پڑھیے۔

"تمہارا اپنا معاملہ ہے۔" جوزف نے خشک لہجے میں کہا اور دوسری طرف دیکھنے لگا۔ جمین تھوڑی دیر بعد سر ہلا کر بولا "میں سمجھ گیا۔ وہ حضرت ہمارے آس پاس ہی کہیں موجود ہوں گے۔"

"سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔"

"کنگ چانگ والے کیس میں بھی یہی ہوا تھا۔ ہم خود کو تنہا سمجھ رہے تھے لیکن وہ حضرت اچانک نمودار ہو گئے تھے۔"

"میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتا کہ مجھے اس آدمی کو تلاش کر کے قتل کر دینا ہے۔"

"تلاش کیا اور قتل کر دیا۔" جمین نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

جوزف صرف غصیلی نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔ کچھ بولا نہیں! جمین نے تھوڑی دیر بعد کہا "میں نے تو محض مفت کی تفریح ہو جانے کے خیال سے اپنی ڈاڑھی صاف کرا دی تھی۔"

"مجھے اس سے غرض نہیں کہ تمہارا مطمح نظر کیا ہے۔" جوزف [illegible] سے بولا۔

"خیر۔۔۔ خیر۔۔۔ دیکھو اب کیا ہوتا ہے۔ بوڑھیا تو یہاں رات نہیں بسر کرنے دے گی۔"

"آسمان والا یہاں بھی ہے۔" جوزف نے لاپرواہی سے کہا۔

پھر وہ کچھ دیر تک خاموش بیٹھے رہے تھے۔ دفعتاً جمین اٹھتا ہوا بولا "ہمیں تیار رہنا چاہیئے۔"

اس نے تیزی سے اپنا سامان اکٹھا کر کے سفری بیگ میں ٹھونسنا شروع کر دیا تھا۔ پھر جوزف نے بھی اس کی تقلید کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ دس منٹ کے اندر ہی اندر وہ روانگی کے لئے تیار ہو گئے اس کے بعد انھیں

کچھ دیر اور انتظار کرنا پڑا تھا۔

بوڑھیا دروازے پر دستک دیکر اندر داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔ بہت زیادہ فکر مند معلوم ہوئی تھی۔

"سب سے پہلے میں تم لوگوں کا پیشگی کرایہ واپس کروں گی۔" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "صرف آج کی رقم وضع کر لی ہے۔"

"ارے نہیں سی نیورا۔ واپسی کی کیا ضرورت ہے۔" جمین بول پڑا۔

"نہیں! یہ ضروری ہے۔ اگر تم خود ہی جا رہے ہوتے اس پر میرا حق ہوتا۔"

"تمہاری یہی مہربانی کیا کم ہے کہ تم نے ہمیں خطرے سے آگاہ کر دیا۔"

"خیر ختم کرو ان باتوں کو۔ یہ رقم رکھو!" اس نے کئی نوٹ اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا "نیچے ایک ٹیکسی موجود ہے۔ میں نے ڈرائیور کو ہدایات دے دی ہیں۔ وہ تمہیں ایک جگہ اتارے گا۔ تم مکان میں چلے جانا اور صاحب خانہ کو میرا خط دے دینا۔"

"بہت بہت شکریہ! ہم آپ کا یہ احسان ہمیشہ یاد رکھیں گے۔"

وہ کچھ نہ بولی اور بلاؤز کے گریبان سے ایک لفافہ نکال کر جمین کی طرف بڑھا دیا۔ پھر وہ جانے کے لئے مڑ گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی جگمگاتی ہوئی سڑکوں سے گزر رہی تھی۔

سفر تقریباً آدھے گھنٹے تک جاری رہا۔

ٹیکسی ایک ایسے علاقے میں رکی تھی جہاں چھوٹے چھوٹے معمولی قسم کے مکانات تھے اور آبادی بھی زیادہ گھنی نہیں معلوم ہوتی تھی۔ دور تاروں بھرے آسمان کے پیش منظر میں پہاڑوں کے سلسلے پھیلے نظر آ رہے تھے۔ وہ ٹیکسی سے اتر کر اس مکان کی طرف بڑھے جس کے سامنے ٹیکسی روکی گئی تھی۔

کھڑکیاں روشن تھیں لیکن اندر سے کسی قسم کی آواز نہیں آ رہی تھی ٹیکسی واپسی کے لئے مڑ گئی۔

انہوں نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ کھلا تھا اور کسی مرد نے غرا کر پوچھا "کون ہے۔؟"

"ہم صاحب خانہ کے لئے ایک خط لائے ہیں" جمین بولا۔

"کس کا خط ہے؟"

"سی نیورا فے نیلی کا ـــ!"

"اوہ۔۔۔۔ اچھا۔۔۔ اندر آ جاؤ" وہ پیچھے ہٹتا ہوا بولا۔ روشنی میں انہوں نے اس کی شکل دیکھی۔ بھاری جبڑوں والا ایک بلند قامت آدمی تھا۔ آنکھوں سے اذیت پسندی مترشح تھی۔ جوزف کو اس نے خاص طور سے گھور کر دیکھا تھا۔ لیکن انداز میں شناسائی کی جھلک بھی نہیں تھی ہو سکتا تھا ناپسندیدگی کی بناء پر اس نے جوزف کو اس طرح دیکھا ہو۔ نیگروز کو یورپ کے باشندے ایسی ہی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

وہ انہیں نشست کے کمرے میں لایا۔ جمین نے اسے دروازے ہی پر لفافہ تھما دیا تھا۔ لیکن وہ خط کے مضمون سے لاعلم تھا۔ بہرحال وہ اسے خط پڑھتے دیکھتا رہا۔ خط پڑھ کر اس نے جیب میں رکھا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا "میرا نام جینی گارڈو ہے۔"

جمین کے بعد اس نے جوزف سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا "اگر تمہاری طبیعت میں ستھرا پن ہے تو مجھے تمہارے یہاں قیام کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ ویسے بھی تم فے نیلی کے دوست ہو۔"

"شکریہ! میں بھی کرسچین ہی ہوں" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"مجھے صرف اسی پر اعتراض ہو سکتا ہے" گارڈو مسکرایا تھا۔

"میرا ساتھی صفائی پسند اور شائستہ ہے" جمین بولا۔

اس نے جوزف کی آنکھوں میں ناگواری کے آثار دیکھے تھے۔

"کیا تم لوگ کھانا کھا چکے ہو؟" گارڈو نے پوچھا۔

"ہاں! فی الحال تمہیں اس کی تکلیف نہ دیں گے" جمین نے کہا۔

رات بسر کرنے کے لئے انہیں ایک چھوٹا سا کمرہ نصیب ہوا تھا۔ جس میں ایک بڑے تخت پر دونوں کو سونا پڑا تھا۔

دوسری صبح معلوم ہوا کہ گارڈو اس مکان میں تنہا نہیں تھا۔ دو لڑکیاں بھی تھیں اس کے ساتھ جن کا تعارف اس نے بہنوں کی حیثیت سے کرایا بڑی کا نام پورشیا تھا اور چھوٹی سلویا کہلاتی تھی ناشتے کی میز پر ان سے ملاقات ہوئی تھی۔

جمین کی تجویز کے مطابق جوزف نے طبیعت کی خرابی کا بہانہ کیا تھا اور پھر اسی تخت پر جا پڑا تھا جس پر رات بسر کی تھی۔ واقعی اس کی حالت خراب تھی۔ صبح آنکھ کھلتے ہی پہلا گھونٹ حلق سے نہیں اتر سکا تھا۔ شراب تھی ہی نہیں۔ اور میزبان نے بھی کوئی ایسی پیش کش نہیں کی تھی جس سے یہ معلوم ہوتا کہ وہ پینے پلانے کے معاملے میں فراخدل واقع ہوا ہے۔

اپنے پروگرام کے مطابق جمین گیارہ بجے کے قریب گھر سے باہر نکلا اتنی رقم تو تھی ہی کہ وہ سستی شراب کی دو تین بوتلیں جوزف کے لئے خرید سکتا۔

ٹیکسی آسانی سے مل گئی تھی اور وہ شہر پہنچا تھا۔ ایک پبلک ٹیلیفون بوتھ سے اس نے ان نمبروں پر رنگ کیا۔ جو کسی نامعلوم آدمی کی طرف سے اسے ملے تھے۔

دوسری طرف سے فوراً ہی جواب ملا۔ جیمسن نے خط کا نمبر بتا کر پچھلے دن کی روداد دہرائی۔

دوسری طرف سے موجودہ قیام گاہ کا محل وقوع پوچھا گیا اور جواب ملنے پر آواز آئی ”تم لوگوں سے جلد ہی رابطہ قائم کیا جائے گا۔ فی الحال وہیں تک محدود رہو!“

”اور کچھ —؟“ جیمسن نے پوچھا۔

”نہیں فی الحال اتنا ہی — تمہارا پرس تو ہلکا نہیں ہے؟“

”نہیں — ! دو تین دن بہ آسانی نکل جائیں گے۔“

”ایک ضروری بات نوٹ کرو!“ دوسری طرف سے آواز آئی ”نیگرو کا چہرہ صاف ہو جانا چاہئے۔ اب ضرورت نہیں رہی۔“

”وہ میری بات پر یقین نہیں کرے گا۔“ جیمسن نے کہا ”جس نے ڈاڑھی رکھوائی تھی وہی صاف کرا سکے گا۔“

”اچھا.... اچھا... ذرا دیر ہولڈ کرو۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی چھا گئی۔ جیمسن ریسیور کان سے لگائے کھڑا رہا۔

”ہلو... !“ پھر آواز آئی اور جیمسن کا جواب سن کر کہا گیا ”اس سے کہہ دینا سرکنڈوں کے سانپ صفائی چاہتے ہیں۔“

جیمسن نے پُر معنی انداز میں سر ہلایا اور دوسری طرف سے سلسلہ منقطع ہونے کی آواز آئی۔

”تو یہ بات ہے!“ جیمسن بڑبڑاتا ہوا بوتھ سے باہر آیا۔

اس نے ضروریات کی چیزیں خریدی تھیں اور قیام گاہ کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ گارڈو کی بہنیں اسے پسند آئی تھیں۔ فلرٹ نہیں معلوم ہوتی تھیں

خود گارڈو بھی سنجیدہ آدمی ثابت ہوا تھا۔ لیکن چہرے کی بناوٹ کے اعتبار سے فطرتاً اچھا آدمی نہیں معلوم ہوتا تھا۔

گھر پہنچ کر اس نے سب سے پہلے جوزف کی خیریت دریافت کی تھی۔

”وہ تمہارے جانے کے بعد سے اب تک کمرے سے باہر ہی نہیں نکلا۔“ سلویا نے جواب دیا۔

”تمہاری بہن اور بھائی نہیں دکھائی دیتے۔“

”وہ دونوں میری طرح بیکار تو نہیں ہیں۔ وہ کام کرتے ہیں اور میں گھر سنبھالتی ہوں۔“

”یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اچھا اب میں ذرا اپنے ساتھی کی خبر لے لوں پھر امورِ خانہ داری میں تمہارا ہاتھ بٹاؤں گا۔“

پھر وہ اس کمرے میں آیا جہاں جوزف فرش پر اوندھا پڑا کراہ رہا تھا

”آ گئیں! اب تو نہ مرو — !“ جیمسن نے کہا۔ اور جوزف اچھل کر سیدھا ہو گیا۔ تینوں بوتلیں یکے بعد دیگرے تھیلے سے برآمد ہو رہی تھیں۔

”خدا تمہیں جزائے خیر دے۔“ جوزف ان کی طرف لپکتا ہوا بولا۔

پہلے ہی ہلّے میں اس نے چوتھائی بوتل صاف کر دی تھی۔

”ذرا احتیاط سے ... ذخیرہ نہیں ہے۔ دو دن نکالنے ہوں گے۔ چھ بوتلیں یومیہ والے دن بھول جاؤ۔“

”اچھا... اچھا...“ وہ دانت نکال کر بولا ”میں احتیاط رکھوں گا۔ تم نے فون پر اس آدمی سے گفتگو کی تھی؟“

”کی تھی۔“ جیمسن برا سا منہ بنا کر بولا ”تمہارے لئے فوری طور پر چہرے کی صفائی کا حکم صادر ہوا ہے۔“

"میرا مضحکہ مت اڑاؤ۔ اپنی مرضی سے ڈاڑھی نہیں رکھی۔"

"احمق آدمی! میں سچ کہہ رہا ہوں۔ یہی ہدایت ملی ہے۔"

"کیسے یقین کر لوں!"

"سرکنڈوں کے سانپ صفائی چاہتے ہیں۔" جمین نے کہا اور جوزف خوشی کے مارے اچھل پڑا۔ "آسمان والے تیرا بہت بہت شکریہ۔ تو نے میری اداسی رفع کر دی۔" اس نے کہا تھا اور پھر شاید جمین کا منہ چومنے کے لئے جھپٹا تھا۔ جمین بوکھلا کر پیچھے ہٹ گیا۔

"میں تمہیں ضرور بوسہ دوں گا۔ تم نے بڑی اچھی خبر سنائی ہے مسٹر!"

"بوسہ گندی حرکت ہے۔ اس لئے مجھے معاف رکھو۔" جمین نے کہا۔

"خیر۔۔۔ خیر۔۔۔!" جوزف نے کہا۔ "میری نیت نے بوسہ تم تک پہنچا دیا۔"

"کیا سرکنڈوں کے سانپ تمہارے رشتے دار لگتے ہیں؟"

"نہیں! یہ میرے باپ کا فرمان ہے۔ اب میں خود کو یتیم نہیں محسوس کر رہا۔"

"بکواس بند کر کے بتاؤ کہ کیا چکر ہے؟"

"باس یہیں موجود ہیں۔ تصدیق ہو گئی۔"

"تمہارا باس سرکنڈوں کا سانپ کب سے ہو گیا ہے؟"

"تمہارے منہ میں خاک!" جوزف آنکھیں نکال کر بولا۔ "آسمان والا اس کا سایہ میرے سر پر ہمیشہ قائم رکھے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہمارے قبیلے میں مرنے والوں کی روحیں سانپ بن کر سرکنڈوں کی جھاڑیوں میں رہتی ہیں۔"

جمین برا سا منہ بنائے ہوئے کچھ سوچتا رہا۔ جوزف بڑی بیتابی سے بوتل کا کاک نکال رہا تھا۔ چند گھونٹ لینے کے بعد اس نے جمین سے کہا

"اچانک ڈاڑھی صاف کر دینا مناسب نہ ہوگا۔ تم ان تینوں کی موجودگی میں

میری ڈاڑھی کا مضحکہ اڑا کر انہیں اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش کرنا اور یہ تجویز پیش کرنا کہ ڈاڑھی صاف کر دی جائے ورنہ وہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جائیں گے۔"

"کیسے شکوک و شبہات!" جمین ہنس کر بولا۔ "تم کیا جانو کہ نیلی نے اپنے خط میں کیا لکھا ہوگا۔"

"مجھے معلوم ہے۔ تمہارے جانے کے بعد لڑکی سے بات ہوئی تھی۔" جوزف بولا۔

"کیا بات ہوئی تھی؟"

"اس نے بتایا کہ نیلی ہمیں اس لئے آؤٹ لُک میں نہ رکھ سکی کہ اس کے سفید فام گاہک ایک کالے آدمی کا وجود برداشت نہیں کر سکتے تھے اس کا بھائی گارڈو چونکہ انسانیت پر یقین رکھتا ہے اور نیلی بھی ذاتی طور پر ایسے ہی خیالات رکھتی ہے اس لئے اس نے ہمیں یہاں بھیج دیا۔"

"اس وہم میں نہ رہنا۔ پچھلی رات اس نے تمہیں دیکھ کر ناگواری ہی ظاہر کی تھی۔"

"وہ صفائی ستھرائی کی بات تھی۔ گورے کالے کی بات نہیں تھی۔ مجھے اعتراف ہے کہ میری نسل کے زیادہ تر لوگ صفائی کا خیال نہیں رکھتے۔"

"خیر! دیکھا جائے گا۔" جمین بڑبڑاتا ہوا تخت پر نیم دراز ہو گیا۔

شام کو چائے کی میز پر اس نے وہ دونوں تحفے نکالے جو اس نے لڑکیوں کے لئے خریدے تھے۔ تحفے شکریئے کے ساتھ قبول کئے گئے اور گارڈو بولا۔ "ایرانی بڑے شائستہ ہوتے ہیں۔ مجھے ایرانی موسیقی پسند ہے۔"

"شکریہ! کچھ سناؤں۔" جمین بولا۔

"ابھی نہیں! رات کے کھانے کے بعد" گارڈو نے کہا۔

جمین اسی دوران میں بار بار جوزف کی طرف دیکھتا رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس کا مضحکہ اڑانا چاہتا ہو۔ شائد پورشیا نے اسے محسوس کر لیا تھا اور وہ بھی جوزف کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔ پھر رفتہ رفتہ سب اسی کی طرف دیکھنے لگے اس کی ڈاڑھی خواہ مخواہ ہل رہی تھی۔

"کیا یہ کبھی آرام نہیں کرتی" دفعتاً جمین انگلی اٹھا کر بولا۔

"کیا مطلب... ؟" جوزف چونک پڑا۔

"رات مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ سوتے میں بھی ہلتی رہتی ہے"

جوزف جھینپے ہوئے انداز میں ہنسا تھا۔

"مضحکہ خیز لگتے ہو! ہو سکتا ہے ہم اسی کی وجہ سے آڈلٹو میں نہ ٹھہر سکے ہوں"

"مجھے اس طرح ذلیل نہ کرو... !" وہ برا مان کر بولا۔ کنکھیوں سے لڑکیوں کو دیکھے جا رہا تھا۔

"سچ کہتا ہوں ڈاڑھی کے بغیر زیادہ اچھے لگو گے" جمین نے کہا اور دوسروں سے پوچھا "آپ لوگوں کا کیا خیال ہے"

"یہ بات تو ہے" دونوں لڑکیاں بیک وقت بول پڑیں۔ گارڈو کچھ نہ بولا خاموشی سے انہیں دیکھے جا رہا تھا۔

یہ گھرانا انگریزی بول اور سمجھ سکتا تھا اس لئے جمین کو اپنا کرتب دکھانے کا موقع مل گیا تھا۔ ذرا ہی سی دیر میں لڑکیاں جوزف کے سر ہو گئیں اور وہ بالآخر اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔

"یہ بڑی نامناسب بات تھی!" گارڈو نے اپنی بہنوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں ہنسنے لگیں اور گارڈو نے جمین سے کہا۔ "دراصل یہ تمہاری شرارت تھی"

"میں عرصہ سے کوشاں رہا ہوں کہ اس کی ڈاڑھی صاف ہو جائے" جمین ڈھٹائی سے بولا۔

"غالباً تم بھی اسی کی طرح مذہبی آدمی ہو"

"یہ بات تو ہے" جمین سر ہلا کر بولا۔

"اسی لئے دوسروں کی دل آزاری میں لذت محسوس کرتے ہو۔ میں نے عام طور پر یہی دیکھا ہے"

"نہیں!" پورشیا ہاتھ اٹھا کر بولی "ہم اس مسئلے پر بور نہیں ہونا چاہتے" گارڈو خاموشی سے اٹھا اور باہر چلا گیا۔

"تمہارے بھائی بہت جذباتی معلوم ہوتے ہیں" جمین بولا۔

"کاش یہ سچ ہوتا" پورشیا ٹھنڈی سانس لے کر بولی "وہ منطقی دماغ رکھتا ہے اس کے یہاں جذبات کا دخل نہیں"

"پیشے کے اعتبار سے اسکول ماسٹر معلوم ہوتے ہیں"

"بالکل غلط... مکینک ہے"

"آج میرے سارے اندازے غلط ہو رہے ہیں"

"تم ایرانی موسیقی کی بات کر رہے تھے" سلویا بول پڑی۔

"رات کے کھانے کے بعد"

"یہ تو گارڈو کی تجویز تھی۔ وہ جا چکا ہے۔ اب تم ہمیں سنا سکتے ہو"

"یونہی شروع کر دوں۔ یا گیٹار بھی ہے تمہارے پاس"

"ہے۔ میں لا رہی ہوں" سلویا اٹھتی ہوئی بولی۔

اس کے چلے جانے کے بعد جمین نے پورشیا سے کہا۔ "یہاں کی ہوائیں اتنی

مستی ہے کہ خواہ مخواہ گانے کو دل چاہتا ہے۔"

پورشیا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ سلویا خالی ہاتھ دوڑتی ہوئی آئی۔

"وہ... وہ... پیچ پچ شیو کر رہا ہے۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔

جیمین نے قہقہہ لگایا۔

پورشیا کے چہرے پر سراسیمگی کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اور پھر وہ شرمندگی ظاہر کرتی ہوئی بولی تھی "ہمیں اس کا مضحکہ نہیں اڑانا چاہیے تھا۔"

"بہت بڑا کام ہوا ہے۔" جیمین ہنستا ہوا بولا۔ "اس کے ساتھ باہر نکلتے وقت مجھے ہمیشہ یہی محسوس ہوا ہے جیسے معذور بچوں کے لئے چندہ اکٹھا کرنے نکلے ہوں۔"

"مجھے بے حد افسوس ہے! بقول گارڈو پیچ پچ ہم سے اس کی دل آزاری کا گناہ سرزد ہوا ہے۔"

"ارے چھوڑو بھی اب آدمی لگے گا۔" تم گیٹار نہیں لائیں سلویا؟"

"نہیں! اب دل نہیں چاہتا۔ بے چارہ جوزف۔"

جیمین بڑا سا منہ بنا کر اپنی گدی سہلانے لگا۔

●

آٹھ منزلہ ہوٹل نوراتسیا کے کمرہ نمبر بیالیس کا کرایہ دار خونخوار آدمی معلوم ہوتا تھا ایک بار اس کے چہرے پر نظر پڑنے کے بعد دوبارہ دیکھنے والے کم ہی رہے ہوں گے۔ ہوٹل کے ملازمین اس سے آنکھ ملا کر گفتگو نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن ابھی تک کسی کو بھی اس کے خلاف کسی بھی قسم کی شکایت کا موقع نہیں ملا تھا۔

ہوٹل کی پیشہ ور لڑکیاں اس کے پاس بھی نہیں پھٹکتی تھیں۔ ڈائننگ ہال میں وہ اپنی میز پر تنہا ہوتا۔ جب کھانے بیٹھتا تو ہال میں موجود آس پاس کے لوگوں کی نظریں اسی پر جمی رہتیں۔ ایسا معلوم ہوتا جیسے کسی لق و دق جنگل میں کوئی درندہ تنہا بیٹھا اپنے شکار کو بھنبھوڑ رہا ہو۔ اس وقت قطعی یہ نہیں معلوم ہوتا تھا کہ اسے اپنے آس پاس دوسروں کی موجودگی کا احساس بھی ہو۔

ہوٹل کے رجسٹر میں اپنا نام ڈانو موریلی لکھوایا تھا۔ قیام کرنے کے دن سے اب تک ہوٹل کی چار دیواری سے باہر نہیں نکلا تھا۔

ہوٹل کے خانگی جاسوس نے اس کے بارے میں اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے منیجر سے کہا تھا۔ "شاید وہ یہاں کسی کی آمد کا منتظر ہے۔"

"کس کی بناء پر کہہ رہے ہو؟" منیجر نے سوال کیا۔

"دن میں کئی بار کلرک سے پوچھتا ہے کہ اس کے لئے کوئی پیغام تو نہیں ہے۔"

"بہرحال ہوشیار رہو۔ کیا تم اس کے کاغذات طلب کر کے دیکھنے کی جرأت کر سکو گے؟"

"کسی معقول وجہ کے بغیر یہ ہمارے حق میں اچھا نہ ہوگا۔" خانگی جاسوس نے جواب دیا۔

"بے حد خطرناک آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اگر میں اس کی آمد کے وقت یہاں موجود ہوتا تو کوئی کمرہ خالی نہ ہونے کا بہانہ کر دیتا۔"

"اوہ... اتنی تشویش کی ضرورت نہیں۔ میں اس پر نظر رکھوں گا آپ مطمئن رہئے۔"

یہ بات یہیں ختم نہیں ہو گئی تھی — دوسری طرف پیشہ ور لڑکیاں ایک بے حد چالاک لڑکی کو تاؤ دلانے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ اور وہ اس

سے کہہ رہی تھی ”خطرناک سے خطرناک مرد بھی عورت کے معاملے میں بالکل الّو ہوتا ہے۔ میں اسے دیکھ لوں گی۔“

ٹھیک اسی وقت خانگی جاسوس بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔ اس نے جبیشی کا دعویٰ سنا۔ یہ ایک اسپینی لڑکی تھی۔ اطالوی، فرانسیسی اور انگریزی روانی سے بول سکتی تھی۔

”تم کچھ نہ کر سکو گی۔“ خانگی جاسوس نے چڑھانے کے سے انداز میں کہا۔

”تمھی نے کونسا بڑا تیر مار لیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے نزلیا میں تیر گھس گیا ہو۔“ جبیشی نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ ”میں نہیں سمجھ سکتی کہ لوگ آخر اتنے سراسیمہ کیوں ہیں۔“

”ابھی میں تم بھی شامل ہو۔“ خانگی جاسوس پھر چڑھانے کے سے انداز میں بولا۔ ”ورنہ اس وقت اس گفتگو میں کیوں حصہ لے رہیں تھیں۔“

”تم خواہ مخواہ کیوں آکودے بیچ میں۔“

”میں تمہاری ہی تلاش میں نکلا تھا۔“

”اس عنایت کی وجہ؟“ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

”سب کے سامنے نہیں بتاؤں گا۔“ اس نے کچھ ایسے لگاوٹ کے انداز میں کہا کہ دوسری لڑکیاں ہنس پڑیں۔

جبیشی کو پھر تاؤ آگیا اور وہ خانگی جاسوس کا بازو پکڑ کر ایک طرف کھینچتی ہوئی لے چلی۔ ”چلو بتاؤ... چلو بتاؤ۔“ کہتی جا رہی تھی۔

”بس بس.... اب رک جاؤ۔“ خانگی جاسوس بولا۔ ”اب یہاں ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔“

”بتاؤ جلدی! کیا کہنا چاہتے ہو۔؟“ وہ رکتی ہوئی بولی۔

”میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں کی سراسیمگی بے معنی نہیں ہے۔“

”بالکل بے معنی ہے۔ یہ ایک ہوٹل ہے یہاں ہر قسم کے لوگ قیام کر سکتے ہیں۔ پتا نہیں کتنے ڈاکو، چور اور قاتل قیام کر کے چلے جاتے ہوں گے لیکن کسی کو پروا نہیں ہوتی۔ اس بے چارے کا قصور صرف یہ ہے کہ قدرت نے اسے خونخوار چہرہ عطا کیا ہے۔ ہو سکتا ہے اندر سے وہ بالکل موم ہو۔“

”ہمیں اس کے چہرے سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ میں صرف اپنی اور منیجر کی بات کر رہا ہوں۔“

”میں تو سبھی کو اس کے بارے میں متفکر دیکھتی ہوں۔“

”وہ اس کے رویے کی بنا پر ہوگا۔ لوگ اس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔“

”تم دونوں کی تشویش کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔“ وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

”چھ ماہ پہلے کی بات ہے — ایتھنز کے ایک ہوٹل میں ایسا ہی ایک خوفناک شکل والا مسافر قیام پذیر ہوا تھا۔ ایسا ہی پراسرار۔ ایک دن کئی آدمی اس سے ملنے آئے اور اسی رات کو ہوائی اڈے پر مسافروں کے ہجوم پر فائرنگ کی گئی۔ فائرنگ کرنے والوں میں سے دو پکڑ لئے گئے۔ یہ دونوں میں بھی انھیں لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اس خوفناک چہرے والے سے ہوٹل میں ملاقات کی تھی۔ چھ مسافر اس فائرنگ سے ہلاک ہوئے تھے۔“

”اور وہ خوفناک چہرے والا؟“ جبیشی نے پوچھا۔

”وہ اچانک غائب ہو گیا تھا۔ گرفتار ہونے والے بھی اس کے بارے میں صرف اتنا ہی بتا سکے کہ فائرنگ کرنے کی ہدایت اسی سے ملی تھی۔ وہ کون تھا، کہاں کا باشندہ تھا، فائرنگ کا مقصد کیا تھا؟ آج تک نہ معلوم ہو سکا۔“

"ہوں" مبیشی سر ہلا کر بولی "ضروری نہیں کہ یہ آدمی وہی ہو۔ پھر تم پولیس سے رابطہ قائم کر سکتے ہو"

"پہلے میں اپنے طور پر معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ نائٹ رنگ کا واقعہ یونان میں ہوا تھا اٹلی میں نہیں۔ اگر میرا قیاس غلط نکلا تو میرا لائسنس ضبط ہو جائے گا"

"بات تو ٹھیک ہے" جبیشی سر ہلا کر بولی۔

"میری دانست میں تم بہت ذہین ہو" خانگی جاسوس طویل سانس لے کر بولا۔

"لہٰذا خواہ مخواہ چھیڑ کرنے کی بجائے کوئی تعمیری کام کرو"

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"کسی طرح اس کے کمرے میں ایک الکٹرانک بگ پہنچا دو"

"یہ کام تو تم بھی کر سکتے ہو"

"وہ ابھی تک ہوٹل سے باہر گیا ہی نہیں کہ کبھی ہمارے ہاتھ آتی"

"ہاں یہ بات تو ہے۔ وہ باہر نہیں جاتا"

"لہٰذا یہ کام تم بخوبی انجام دے سکو گی"

"وہ ہم میں سے کسی کی طرف بھی متوجہ نہیں ہوتا"

"تم نے اس سے سمجھ لینے کا دعویٰ آخر کس بنا پر کیا تھا؟"

وہ تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر بولی "لاؤ! وہ الکٹرانک بگ مجھے دے دو... میں کچھ کروں گی"

فرانسیا کی یہ پیشہ ور لڑکیاں روم سروس سے بھی متعلق تھیں اور یہی وہاں ان کی موجودگی کا جواز تھا۔ گاہکوں کے کمروں میں کھانا شراب اور دوسرے مشروبات پہنچاتی تھیں۔ لیکن ابھی تک کسی کی بھی ہمت نہیں پڑی تھی کہ خوفناک چہرے والے ڈانو موریلی کے کمرے میں قدم رکھ سکتی۔ اگر وہ کمرے میں کھانا

یا شراب طلب کرتا تو کوئی مرد ہی اس کے آرڈر کی تعمیل کرتا تھا۔ لیکن خانگی جاسوس اپنے کام کے سلسلے میں کسی مرد پر اعتماد نہ کر سکا۔

بہرحال اسی رات کو جبیشی شراب لے کر اس کے کمرے میں جا پہنچی۔ ڈانو موریلی نے متحیرانہ انداز میں پلکیں جھپکائی تھیں۔

"آج یہ نئی بات کیوں؟" وہ آہستہ سے غرایا۔

"میں نہیں سمجھی سی نیور!" وہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولی۔

"پہلے کوئی لڑکی میرے کمرے میں نہیں آتی تھی"

"میں اس کے بارے میں کیا کہہ سکتی ہوں سی نیور"

"خیر... خیر... کیا تم کچھ دیر یہاں ٹھہرو گی"

"جیسا آپ حکم دیں سی نیور"

"بیٹھ جاؤ...!" اس نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"شکریہ سی نیور!" جبیشی نے کہا اور بیٹھ گئی۔

"دوسرا گلاس ہوتا تو تم بھی پی سکتیں۔ کمرے کا گلاس آج اتفاق سے ٹوٹ گیا۔ دوسرا طلب کرنا بھول گیا تھا"

"ڈیوٹی کے اوقات میں نہیں پیتی سی نیور"

"ظاہر ہے! کیسے پی سکتی ہو" موریلی نے اپنے لئے شراب انڈیلتے ہوئے کہا۔ ایک ہی سانس میں گلاس خالی کر کے دوسرا بھرنے لگا تھا۔

جبیشی سوچ رہی تھی کہ آخر لوگ اس سے خوفزدہ کیوں تھے۔ یہ تو بالکل ایک عام سا آدمی ہے۔ شکل خوفناک ہو سکتی ہے۔ آنکھیں شرربار ہو سکتی ہیں۔ لیکن اندر سے نرم ہی معلوم ہوتا ہے۔

دوسرا گلاس خالی کر کے وہ باتھ روم کی طرف چلا گیا تھا اور جبیشی نے

بڑی پھرتی سے الکٹرونک بگ اس کے بستر کے نیچے چھپا دیا تھا۔

"جانتی ہو میں نے تمھیں کیوں روکا ہے؟" اس نے واپسی پر مجیشی سے پوچھا۔ اور مجیشی لگاوٹ کے انداز میں مسکرائی۔

"تم غلط سمجھیں۔" وہ انگلی اٹھا کر بولا۔ "میں تمہارا نام پوچھوں گا اگر وہ تمہاری شخصیت سے ہم آہنگ ہوا تو خیر --- ورنہ میں تم سے درخواست کروں گا کہ اپنا نام بدل دو ۔!"

مجیشی متحیر رہ گئی۔ نہ وہ نشے میں معلوم ہوتا تھا اور نہ غیر سنجیدہ!

"م ... میرا نام ... مجیشی ہے اور میں اسپینی ہوں۔"

"خوب خوب! تم مجیشی ہی معلوم ہوتی ہو۔ یہ نام تمہاری شخصیت سے مطابقت رکھتا ہے۔ اور تم بہت اچھی اطالوی بول سکتی ہو۔ کیا تم مستقل طور پر یہیں رہتی ہو؟"

"ہاں ... آٹھویں منزل پر میرا کمرہ ہے۔"

"اچھی بات ہے۔ اب تم جاؤ ... ضرورت ہوگی تو میں روم سروس کو فون کر کے صرف تمہارا نام لوں گا۔" پھر اس نے اپنے پرس سے کئی بڑے نوٹ کھینچے تھے اور اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا تھا۔ "مجھے مسرور کر کے تمہیں ہمیشہ خوشی ہوگی۔"

"شکریہ سی نیور ... میں ہر وقت ... ہر خدمت کے لئے حاضر ہوں۔"

خاصی بڑی رقم تھی۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ ایک ہفتے کی کمائی کے برابر پندرہ منٹ میں کما لے گی۔ اور وہ بھی بالکل مفت۔ بے وجہ .....

حیرت کے سمندر میں غوطے لگاتی ہوئی وہ اس کے کمرے سے برآمد ہوئی تھی۔

اسی رات کو خانگی جاسوس اپنے کمرے میں بے حد مصروف نظر آیا۔ ایئر فون اس کے کانوں پر چڑھا ہوا تھا اور سامنے ٹیپ ریکارڈ پر اسپولز گردش کر رہے تھے۔

خوفناک چہرے والے موریلی کے کمرے میں خاموشی نہیں تھی۔ کوئی عورت بول رہی تھی۔ لیکن وہ ہوٹل کی لڑکیوں میں سے کسی کی آواز نہیں تھی۔ خانگی جاسوس کی پیشانی پر سلوٹیں ابھر آئیں۔

عورت کہہ رہی تھی۔ "کالا آدمی کسی ایرانی کے ساتھ پہلے فے نیلی کے بورڈنگ میں ٹھہرا تھا جہاں وہ پرنس ہر ہنڈا کی حیثیت سے پہچانا گیا۔ اور راتوں رات وہاں سے غائب ہوگیا۔

"پرنس ہر ہنڈا ... !" موریلی کی آواز سنائی دی۔ "ٹھہرو! مجھے سوچنے دو۔"

کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر موریلی بولا۔ "وہ اسی کا آدمی ہو سکتا ہے۔ جوزف! ایک بار وہ پرنس ہر ہنڈا کا رول ادا کر چکا ہے۔ اسے تلاش کرو ۔!"

"فے نیلی لاعلمی ظاہر کرتی ہے۔" عورت کی آواز آئی۔

"اگر وہ نہیں جانتی تو پہچانا کیسے گیا۔ نہیں مجھے یقین ہے کہ وہاں سے اس کے غائب ہو جانے میں فے نیلی ہی کا ہاتھ ہے اس پر تشدد کرو۔ سب کچھ اُگل دے گی۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔ یہ کر کے بھی دیکھے لیتے ہیں۔" عورت کی آواز آئی اور موریلی بولا۔ "اگر وہ نیگرو ہاتھ آگیا تو دوسرے لوگ بھی روشنی میں آجائیں گے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تنہا نہ ہوگا اور وہاں اس کے ساتھ والے ایرانی کا حلیہ بتاؤ۔"

"بس اس کے بارے میں اتنا ہی معلوم ہو سکا ہے وہ کوئی ایرانی تھا۔"

"خیر ... تم فے نیلی کو دیکھو۔" موریلی کی آواز آئی۔

پھر عورت نے رخصتی کلمات ادا کئے تھے اور آواز سے دروازہ بند ہوا تھا۔ خانگی جاسوس تھوڑی دیر تک اسی طرح بیٹھا رہا تھا۔ پھر ٹیپ ریکارڈ کا سوئچ آف کرکے ایئرفون کانوں پر سے اتارتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

●

جوزف اور جیمسن تخت پر بے خبر سو رہے تھے کہ اچانک کوئی بہت وزنی چیز ان دونوں پر آ گری۔ کمرے میں اندھیرا تھا۔ انہوں نے بوکھلا کر اس وزن کو اپنے اوپر سے جھٹک دینے کی کوشش کی ہی تھی کہ سرگوشی سنائی دی۔

"میں سلویا ہوں۔"

"بیوقوف لڑکی یہ کیا حرکت۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں آہستہ سے بولا۔

"آواز مت نکالنا۔۔۔"

"یہ کیا بکواس ہے۔" جوزف تڑپ کر اٹھ بیٹھا اور وہ تخت کے نیچے جا گری۔

"کہاں گئیں تم؟" جیمسن نے آہستہ سے پوچھا۔

"تم دونوں کے بارے میں کچھ آدمی گارڈو سے پوچھ گچھ کر رہے ہیں۔" سلویا پھر تخت پر چڑھتی ہوئی بولی۔ "ان کے ارادے اچھے نہیں معلوم ہوتے۔"

جوزف اور جیمسن دونوں کی غنودگی ہوا ہو گئی۔ سلویا کہہ رہی تھی۔ "وہ تشدد پر آمادہ ہیں۔ لیکن گارڈو نے سختی سے ہونٹ بھینچ رکھے ہیں۔"

اور پھر یک بیک انہوں نے دھینگا مشتی کی آواز سنی۔ جو غالباً نشست کے کمرے سے آرہی تھی۔

"اوہ۔۔۔ چلو دیکھیں!" جوزف نے ٹٹول کر جیمسن کا بازو دبوچ لیا۔

نشست کے کمرے میں روشنی تھی۔ اور چار آدمی گارڈو کی بری طرح پٹائی کر رہے تھے۔ پورشیا ایک گوشے میں سہمی کھڑی تھی۔ دفعتاً جوزف اور جیمسن نے ان چاروں پر چھلانگیں لگائیں۔

"تم ہٹ جاؤ۔۔۔ بھائی گارڈو" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "ہم دیکھ لیں گے۔" ساتھ ہی اس کا گھونسہ ایک حملہ آور کے جبڑے پر پڑا تھا وہ اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا۔ البتہ جیمسن کو دو آدمی چمٹ گئے۔ گارڈو نے جوزف کے مشورے پر عمل کرنے کی بجائے جیمسن کی مدد کرنی شروع کر دی تھی۔ قریب تھا کہ چاروں حملہ آور پست ہو جاتے کہ ان میں سے ایک نے ریوالور نکال لیا۔

"اپنے ہاتھ روکو ورنہ مارے جاؤ گے۔" اس نے دانت پیس کر کہا۔ لیکن ٹھیک اسی وقت ایک وزنی گلدان اس کے ریوالور والے ہاتھ پر پڑا اور ریوالور اچھل کر دور جا گرا۔ جس پر جوزف نے چھلانگ لگائی تھی۔ دوسرے ہی لمحے میں وہ ریوالور اس کے ہاتھ میں نظر آیا۔

اندھیرے کمرے سے گلدان سلویا نے پھینکا تھا اور اب روشنی میں آ کر اس طرح تنی کھڑی تھی جیسے میدان اسی کے ہاتھ رہا ہو۔

"دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جاؤ۔" جوزف سانپ کی طرح پھپھکارا۔ "اور اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو۔"

چاروں اسے کینہ توز نظروں سے دیکھتے ہوئے دیوار سے جا لگے۔

گارڈو کبھی جوزف کو دیکھتا تھا اور کبھی ان لوگوں کو۔ اس کا نچلا ہونٹ پھٹ گیا تھا جس سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

"ڈاکیو! تم بھائی گارڈو کی خبر لو۔" جمین نے کہا۔

"نہیں!" گارڈو سر جھٹک کر بولا۔ "پہلے یہ بتائیں گے کہ یہ کون ہیں اور انہیں اس کی جرأت کیسے ہوئی۔"

اس نے یہ جملہ انگریزی کی بجائے اطالوی میں کہا تھا۔

وہ چاروں کچھ نہ بولے۔

"زبان کھولو ورنہ چاروں یہیں دفن کر دیئے جاؤ گے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ گارڈو کیا آدمی ہے۔"

"تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ ان دونوں کو ہمارے حوالے کر دو۔" ان میں سے ایک بولا۔

"یہ اس طرح نہیں مانیں گے۔" جمین بولا۔ "کیوں نہ ہم ان کے ہاتھ پیر باندھ کر انہیں پولیس کے حوالے کر دیں۔"

"گارڈو پولیس کے حوالے کرے گا؟" گارڈو نے حقارت سے کہا۔ "گارڈو اس علاقے کا قانون ہے۔ تم دروازہ بند کر دو اور ان کی جامہ تلاشی لو۔"

جمین کے بڑھنے سے پہلے ہی سلویا نے جھپٹ کر دروازے کی سٹکنی چڑھا دی تھی۔ جمین ان کی جامہ تلاشی لینے لگا۔ ایک کے پاس سے صرف ایک بڑا چاقو برآمد ہوا تھا۔

"بتاؤ تم کون ہو؟ اور کس کے لئے کام کر رہے ہو؟" گارڈو پیر پٹخ کر بولا۔

"میں پھر کہتا ہوں ان دونوں کو ہمارے حوالے کر دو۔ ورنہ پچھتاؤ گے۔" ایک آدمی نے کہا۔

"تم انہیں کیسے جانتے ہو؟"

"ہم تمہاری کسی بات کا جواب نہیں دیں گے۔"

"اچھی بات ہے تو دفن ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ۔" گارڈو آستینیں چڑھاتا ہوا آگے بڑھا۔

"ٹھہر جاؤ بھائی گارڈو!" جمین بول پڑا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"اگر یہ دفن کر دیئے گئے تو ہمیں اپنی وہ غلطی نہ معلوم ہو سکے گی جس کی بنا پر ہمیں پریشان کیا جا رہا ہے۔"

"یہ بھی ٹھیک ہے۔" گارڈو سر ہلا کر بولا۔

"کیا ہی اچھا ہو کہ ہم اطمینان سے کام کریں۔" سلویا بول پڑی۔

گارڈو مڑ کر اسے دیکھنے لگا۔ وہ اس دوران میں کمرے سے غائب رہی تھی اور اب ایک بہت بڑی ٹرے میں کافی پاٹ اور پیالیاں اٹھائے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

"یہ کیا ہے؟" گارڈو نے آنکھیں نکال کر پوچھا۔

"ساری باتیں دوستانہ فضا میں ہوں گی۔ یہ چاروں بہت تھک گئے ہیں۔ انہیں کافی پلاؤں گی تاکہ ان کے اعصاب کا تناؤ کچھ کم ہو اور ڈھنگ کی باتیں کر سکیں۔"

وہ چاروں بھی حیرت سے لڑکی کو گھورے جا رہے تھے۔

"چلو! یہ بھی برا خیال نہیں ہے۔" گارڈو زہریلی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا

سلویا نے چار پیالیوں میں کافی انڈیلی اور ایک ایک کر کے ان کے ہاتھوں میں تھماتی چلی گئی۔

جوزف انہیں اب بھی کور کئے ہوئے تھا۔

"گارڈو! یہ بچی تم سے زیادہ عقل مند معلوم ہوتی ہے۔" ان میں سے ایک بولا۔

گارڈو خاموشی سے سلویا کو دیکھے جا رہا تھا۔ پورشیا بھی اس کے قریب

آ کھڑی ہوئی تھی۔ لیکن بالکل خاموش تھی۔

وہ چاروں کافی پیتے رہے۔ دفعتاً سلویا نے جوزف کے ہاتھ سے ریوالور اچک لیا۔ اور تیزی سے دروازے کے قریب جا کھڑی ہوئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے؟" دفعتاً گارڈو دہاڑا۔

"میں ان دونوں کو ان کے حوالے کروں گی۔ اگر تم نے دخل اندازی کی تو اچھا نہ ہوگا۔" سلویا بولی۔

"شاباش!" چاروں بیک وقت بولے۔ انہوں نے جلدی جلدی پیالیاں خالی کر دیں اور انہیں ایک طرف رکھ کر جوزف کی طرف بڑھے ہی تھے کہ ان کے قدم لڑکھڑانے لگے۔

"یہ... یہ... کک... کیا؟" ایک ہکلایا اور دھڑام سے فرش پر گر گیا۔ اس کے تین ساتھی شاید اسے اٹھانے ہی کے لئے جھکے تھے لیکن تینوں اسی پر ڈھیر ہو گئے سلویا نے قہقہہ لگایا اور ریوالور جوزف کی طرف اچھالتی ہوئی بولی "معاف کرنا جوزف بھائی۔ تم نے مجھے سمجھنے میں غلطی کی تھی۔"

"سلویا... سلویا... یہ تم کیا کر رہی ہو؟" گارڈو مضطربانہ انداز میں بولا۔

"اس نے کہا تھا گارڈو۔ یہ بچی تم سے زیادہ عقلمند معلوم ہوتی ہے۔ کیا اس نے غلط کہا تھا بڑے بھائی؟"

"آخر تم کرنا کیا چاہتی ہو؟"

"تم یہاں ان پر تشدد کرتے تو یہ چیخ چنگھاڑ کر ساری بستی کو جگا دیتے۔ میں نے انھیں کافی میں بے ہوشی دے دی ہے۔ اب اطمینان سے انھیں اپنی وین میں ڈالو اور کسی ویرانے کی طرف نکل جاؤ۔"

"سلویا تم گریٹ ہو۔" جمین چہک کر بولا۔

"بے بی! تم سچ مچ ہم سب سے زیادہ عقل مند ہو۔" جوزف نے کہا۔

"لیکن گارڈو کبھی اعتراف نہیں کرے گا کہ میں اس سے زیادہ عقل مند ہوں۔"

"نہیں اس وقت تو کروں گا اعتراف۔" گارڈو آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپکتا ہوا بولا۔

پھر اسی کے مشورے پر بے ہوش آدمیوں کے ہاتھ پیر باندھے گئے تھے۔ سلویا کی تجویز کا دوسرا مرحلہ کس قدر دشوار ثابت ہوا۔ چھوٹی سی وین میں چھ افراد کا سفر تکلیف دہ تھا۔ جوزف لڑکیوں کی دیکھ بھال کے لئے گھر ہی پر رک گیا۔ جمین گارڈو کے ساتھ روانہ ہوا تھا۔

صبح ہوتے ہوتے وہ ایک ویرانے میں پہنچے تھے۔ جہاں حد نظر تک اونچی نیچی ننگی چٹانیں بکھری ہوئی تھیں۔ حملہ آوروں کو ہوش آ گیا تھا اور وہ انہیں گندی گندی گالیاں دے رہے تھے۔

گارڈو نے وین روکی اور انہیں دھکا دے دے کر نیچے گرا دیا۔ "اب یہاں چیخو حلق پھاڑ پھاڑ کر۔" اس نے قہقہہ لگا کر کہا۔

لیکن وہ یک بیک خاموش ہو گئے تھے اور ان کے چہروں سے خوفزدگی مترشح ہونے لگی تھی۔

"تم نے دیکھا کہ گارڈو کے گھر کے بچے بھی کتنے چالاک ہیں۔" جمین نے انہیں مخاطب کیا۔ "اب بتاؤ کہ تمہیں ہماری تلاش کیوں تھی؟"

"تم دونوں..." ایک آدمی کچھ کہتے کہتے رک گیا۔

"بکو جلدی سے میرے پاس وقت نہیں ہے۔" گارڈو دھاڑا۔

"تم خواہ مخواہ ان الجھنوں میں پڑتے ہو گارڈو۔ تم سے ہمارا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔" وہی آدمی بولا۔

"تم شاید پاگل ہو۔ کس کے گھر پر چڑھ کر آئے تھے تم لوگ۔"

اس نے پھر خاموشی اختیار کر لی۔ گارڈو انہیں گھورتا رہا۔ پھر بولا "میرے ہاتھوں کی بناوٹ دیکھ رہے ہو۔ میں نے اب تک تیرہ خون کئے ہیں۔ اب سترہ ہو جائیں گے۔"

"نہیں!" چاروں بیک وقت بولے تھے۔

"تو پھر بتاؤ کہ تمہیں کس نے بھیجا تھا۔"

"کیمبرٹی باؤل کی مالک نے۔۔۔"

"اچھا وہ کتیا۔۔۔ سائرہ کی بیوہ نینا۔۔۔"

"ہاں وہی۔۔۔"

"وہ میرے دوستوں سے کیا چاہتی ہے۔"

"ہمیں نہیں معلوم۔ ہمیں تو صرف اتنے سے کام کا معقول معاوضہ ملنے والا تھا۔ کہ ہم ان دونوں کو کیمبرٹی باؤل تک پہنچا دیں۔"

"یہ کیمبرٹی باؤل کیا ہے؟" جمین نے گارڈو سے پوچھا۔

"ایک بدنام شراب خانہ۔۔۔ چھچھورے قسم کے لفنگوں کا اڈہ۔"

پھر وہ جمین کو ان سے کچھ فاصلے پر لے جا کر بولا "اب کیا کہتے ہو۔۔؟"

"میں نہیں جانتا کہ سائرہ کی بیوہ نینا کون ہے۔ اور ہم سے کیا چاہتی ہے؟"

"اسے بھی جہنم میں جھونکو۔ میں پوچھ رہا تھا کہ ان چاروں کا کیا کیا جائے۔"

"چھوڑ دو۔ انہوں نے بتا تو دیا کہ کس کے بھیجے ہوئے تھے۔"

"تم سچ مچ شریف آدمی معلوم ہوتے ہو۔"

جمین نے دانت نکال دیئے۔ اور گارڈو اسے گھورتا ہوا بولا "لیکن میں ایک تجربہ کار بدمعاش ہوں۔ اگر یہ زندہ رہے تو میں دشواری میں پڑوں گا۔ تمہارہ

گیا ہوں۔ عرصہ ہوا بدمعاشی ترک کر چکا ہوں۔ نینا اسے اچھی طرح جانتی ہے ورنہ آج سے دس سال پہلے کے گارڈو سے ٹکرانے کی ہمت نہ کرتی۔"

"لیکن اگر یہ اس طرح غائب ہو گئے تو وہ کیا سوچے گی۔" جمین نے پوچھا۔

"کچھ بھی سوچے۔ لیکن یہ ہرگز نہیں سوچ سکتی کہ میں نے انہیں ختم کر دیا ہوگا۔ وہ تو سرے سے مجھ تک پہنچے ہی نہیں۔ کیا سمجھے۔۔؟"

"سمجھ گیا۔۔۔ لیکن مجھے اس جگہ سے ہٹ جانے دو۔ میرا دل بہت کمزور ہے۔"

گارڈو اس کے شانے پر ہاتھ مار کر ہنسا تھا۔

جمین اس کی اجازت سے وین پر بیٹھا اور اسے نشیب میں اتارتا چلا گیا۔ راستے میں پہنچ کر اس نے انجن بند کر دیا تھا۔ یہاں سے وہ لوگ اسے نظر نہیں آ رہے تھے۔

قریباً آدھے گھنٹے بعد گارڈو نشیب میں اترتا دکھائی دیا۔ اس کی آنکھیں خون میں ڈوبی ہوئی سی معلوم ہوتی تھیں۔ گاڑی کے قریب پہنچ کر اس نے جمین کو خاموش رہنے اور ڈرائیو کرنے کا اشارہ کیا تھا۔ جمین نے چپ چاپ تعمیل کی۔ خاموشی سے گاڑی چلاتا رہا۔ پھر ایک چھوٹی سی جھیل کے قریب پہنچ کر گارڈو نے گاڑی روکنے کا اشارہ کیا۔ وہ ابھی تک کسی ایسے ہی درندے کی طرح ہانپ رہا تھا جس نے اپنے شکار کو دبوچ لینے کے لئے بہت لمبی دوڑ لگائی ہو۔

جمین نے گاڑی روکی اور گارڈو اتر گیا۔ جھیل کے کنارے پہنچ کر اس نے کپڑے اتارے اور پانی میں چھلانگ لگا دی۔ دس پندرہ منٹ کے بعد وہ پانی سے باہر آیا تھا اور کپڑے پہن کر پھر گاڑی میں آ بیٹھا تھا۔

"چلو۔۔!" وہ آہستہ سے بولا۔

گھر پہنچنے سے قبل اس نے کہا تھا "اب مجھ سے ان کا تذکرہ مت کرنا۔"

"لیکن ایک بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔"

"وہ کیا؟"

"ان کی گاڑی تمھارے گھر کے آس پاس ہی کہیں موجود ہوگی۔"

"میں اس کے لئے سلویا سے کہہ آیا تھا۔ تلاشی کے دوران میں ایک کی جیب سے گاڑی کی چابی برآمد ہوئی تھی۔ سلویا گاڑی کو ٹھکانے لگا چکی ہوگی۔"

جیمسن پھر کچھ نہیں بولا۔ گارڈو نے کہا۔ "لڑکیاں اگر ان کے بارے میں پوچھیں تو تم کہہ دینا کہ ان سے معلومات حاصل کر کے چھوڑ دیا گیا۔ لیکن نہیں یہ بھی مناسب نہ ہوگا۔ مجھے سوچنے دو۔"

"میرا خیال ہے کہ لڑکیاں کچھ بھی نہیں پوچھیں گی۔ آخر وہ گارڈو ہی کی بہنیں تو ہیں۔"

زرد سی مسکراہٹ گارڈو کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی تھی۔

جیمسن نے یہ بات غلط نہیں کہی تھی۔ لڑکیوں نے کچھ بھی نہ پوچھا۔ البتہ سلویا اپنا کارنامہ بیان کرنے لگی تھی۔

"میں نے گاڑی نرسی بار کے سامنے پارک کر دی تھی۔ اندھیرا ہی تھا۔ بار کھلا نہیں تھا۔ پھر جانتے ہو میں نے اسٹیئرنگ اور دروازے کا ہینڈل صاف کر دینے کے بعد کیا کیا؟"

گارڈو نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سر کو منفی جنبش دی۔

"میں نے اس کی سیٹ پر چاک سے انسانی کھوپڑی بنائی اور اس کے اوپر خنجر بنا دیا۔"

"سلویا۔۔۔ سلویا۔" گارڈو پر جوش لہجے میں بولا۔ "تم تو مجھ سے بھی بازی لے گئیں۔"

"مجھے بھی سمجھاؤ اس مصوری کا مطلب!" جیمسن نے گارڈو سے کہا۔

"یہ ایک ایسے خطرناک گروہ کا نشان ہے جس کا ایک فرد بھی ابھی تک قانون کی گرفت میں نہیں آسکا۔ سلویا میں تمھاری ذہانت کی داد دیتا ہوں۔"

"میں اچھی طرح جانتی تھی کہ اب وہ چاروں ہمیشہ کے لئے غائب ہوجائیں گے۔ میرا بھائی کچا کام نہیں کرتا۔ لہذا اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔"

"اچھا اگر وہ چاروں اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہوں تو؟" جیمسن نے پوچھا۔

"ناممکن۔ اس گروہ کے جیالے سڑکوں پر خون کی ندیاں بہاتے ہیں۔ چوروں کی طرح گھروں میں نہیں گھستے پھرتے۔"

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔" گارڈو بولا۔ پھر تھوڑی دیر کچھ سوچتے رہنے کے بعد کہنے لگا۔ "مجھے نیلی کی خبر لینی چاہیئے۔ اس کے علاوہ اور کون جانتا تھا کہ تم دونوں کہاں ہو۔"

"یہ بات تو ہے۔" جیمسن نے پر تشویش لہجے میں کہا۔ جوزف اور پورشیا خاموش تھے۔

پھر گارڈو ناشتہ کئے بغیر ہی باہر چلا گیا تھا۔

●

دوسری رات کو خانگی جاسوس نے پھر ٹیپ ریکارڈ پر ڈاٹو مودیلی کمرے میں ہونے والی گفتگو ریکارڈ کی تھی اور اب اسے مینیجر کو سنانے کے لئے اس کے رہائشی کمرے میں لایا تھا۔ اس کے لئے اسے مینیجر کو سوتے سے جگانا پڑا تھا۔

خود منیجر نے اسے ہدایت کی تھی کہ جب بھی کوئی گفتگو ریکارڈ کرے فوراً سنائے خواہ اسے سوتے ہی سے کیوں نہ جگانا پڑے۔

خانگی جاسوس نے ٹیپ ریکارڈ کا سوئچ آن کر دیا۔ ہلکی سی کھرکھراہٹ کے بعد مردانہ آواز آئی ”کیا خبر ہے؟“

”میرے وہ چاروں آدمی غائب ہو گئے جو انہیں تلاش کرنے نکلے تھے۔“ عورت کی آواز آئی۔

”کہاں تلاش کرنے گئے تھے؟“

”نے نیلی سے اگلوایا گیا تھا کہ وہ کہاں ہیں۔ اس نے انہیں جینی گارڈو کے پاس بھجوا دیا تھا۔“

”اوہ... جینی گارڈو... لیکن وہ تو شاید اب شریفانہ زندگی بسر کر رہا ہے۔“

”ہاں یہ درست ہے... لیکن نے نیلی نے انہیں وہیں بھجوا دیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ پرنس ہر ہنڈا فرانسیسی ناظم الامور کے حوالے کر دیا جائے۔“

”تو تمہارے آدمی کہاں غائب ہو گئے؟“

”دراصل اب معاملہ دوسرا ہو گیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ چاروں گارڈو تک پہنچے ہی نہ ہوں۔ ان کی خالی گاڑی لزی بار کے سامنے کھڑی ہوئی ملی تھی۔ اور اس کی پچھلی سیٹ پر بھیڑیوں کا نشان بنا ہوا تھا۔“

”بھیڑیوں کا نشان!“ موریلی کی آواز آئی۔

”یہی تو تشویش کا باعث ہے۔ اگر وہ بھیڑیوں کے ہاتھ لگے ہیں تو کبھی کے مر چکے ہوں گے۔“

”سنو! اب بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے انہوں نے شاید بھیڑیوں کا تعاون حاصل کر لیا ہے۔“

”اور اب اسی لئے میں الگ ہو رہی ہوں۔“ عورت کی آواز آئی۔

”یہ کیسی بیوقوفی کی بات کر رہی ہو۔“

”نہیں سی نیورا! میں ایسے جھمیلوں میں نہیں پڑتی۔ ہو سکتا ہے گارڈو ہی پوشیدہ طور پر ان کا سربراہ ہو اور بظاہر شریفانہ زندگی بسر کر رہا ہو۔ ان میں کا ایک بھی تو آج تک پولیس کے ہاتھ نہیں لگا۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ سب بظاہر شریفانہ زندگی بسر کرتے ہیں۔“

”شاید یہ گروہ میرے ہی ہاتھوں ٹوٹے... اچھا اب دفع ہو جاؤ... میں کوئی دوسری تدبیر کروں گا۔“

”تو اب میں الگ ہو رہی ہوں۔“

”بالکل — صبح تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا۔ لیکن میرے بارے میں اگر تمہاری زبان سے ایک لفظ بھی کسی کے سامنے نکلا تو نتیجے کی تم خود ذمہ دار ہو گی۔“

”سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سی نیور — میں احمق نہیں ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ تم بھیڑیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہو!“

”بس جاؤ —!“

”میں ایک بار پھر معافی چاہتی ہوں سی نیور۔“ عورت کی آواز آئی۔

خانگی جاسوس اور منیجر ٹیپ سننے میں اس طرح محو ہو گئے تھے کہ انہیں کمرے میں کسی کے داخلے کا علم ہی نہ ہو سکا۔ وہ سر جھکائے بیٹھے تھے — اور موریلی ان کے قریب ہی کھڑا انہیں گھورے جا رہا تھا — سب سے پہلے منیجر کی نظر اس پر پڑی اور وہ گھٹی گھٹی سی آواز کے ساتھ اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا تھا۔ خانگی جاسوس کی تو گھگھی بندھ گئی تھی۔

موریلی نے ٹھوکر مار کر وہ میز الٹ دی جس پر ٹیپ ریکارڈر رکھا ہوا تھا۔

"حرامزادو!" دفعتاً موریلی دھاڑا۔ "تم سمجھتے ہو کہ دوسرے غافل رہتے ہیں۔ میں ابھی تمہیں پولیس کے حوالے کر دوں گا۔ لوگوں کے کمروں میں الکٹرونک بگ رکھ کر ان کی گفتگو ریکارڈ کرنے کا حق تمہیں کس نے دیا ہے۔ بولو جلدی ورنہ گھونسے مار مار کر ہلاک کر دوں گا۔"

وہ دونوں خاموش کھڑے تھے۔ اور ان کے سینے لوہار کی دھونکنی کی طرح پھول پچک رہے تھے۔

"بولو—!" وہ منیجر کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑتا ہوا غرایا۔

"سس... سی نیور! میں کچھ نہیں جانتا... اسی نے۔" وہ خانگی جاسوس کی طرف ہاتھ اٹھا کر رہ گیا۔

"یہ کون ہے؟"

"ہاؤزڈ ڈیٹیکٹو۔"

"اچھا... اچھا... تو یہ تمہیں ڈبل کراس کر رہا ہے۔" وہ خانگی جاسوس کو گھورتا ہوا بولا۔

"یہ میری ذمہ داری ہے سی نیور!" خانگی جاسوس گھگھیایا۔

"بکواس ہے! بول کس نے تجھے اس پر آمادہ کیا تھا۔" موریلی نے اس کا گریبان پکڑ کر جھٹکا دیا۔

"کک... کسی نے بھی نہیں سی نیور..."

الٹا ہاتھ اس کے منہ پر پڑا اور وہ پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔

"یہ زیادتی ہے... زیادتی ہے۔" منیجر کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔

"خاموش رہو۔"

"اب میں ضرور پولیس کو فون کروں گا۔" منیجر فون کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"ضرور— ضرور—" موریلی نے پرسکون لہجے میں کہا۔ "براہ راست پولیس چیف کے نمبر ڈائیل کرو اور اس سے کہو کہ ڈانو موریلی ہمیں ہماری حماقتوں کی سزا دے رہا ہے۔ پھر اس کے جواب سے مجھے بھی مطلع کر دینا۔"

منیجر جہاں تھا وہیں رک گیا اور اس کی طرف مڑ کر احمقانہ انداز میں جلدی جلدی پلکیں جھپکانے لگا۔

"کیا تم لوگ مجھے کوئی بدمعاش سمجھتے ہو؟"

"نن... نہیں... لیکن...!"

"چلو بات کرو کرنل فرنانڈو سے!" اس نے فون کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا۔

منیجر جہاں کھڑا تھا... وہیں کھڑا رہا۔

"اور تم نے... ! کس بنا پر میرے کمرے میں الکٹرونک بگ رکھا تھا؟" وہ خانگی جاسوس کی طرف مڑ کر بولا۔ "مجھ سے کونسی غیر قانونی حرکت سرزد ہوئی تھی؟"

"سس... سب آپ سے خائف تھے سی نیور!" خانگی جاسوس نے کپکپاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تم لوگوں کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔ میں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے... لاؤ... نکالو اپنا لائسنس۔"

"کک... کیا... مطلب!"

"میں اسے منسوخ کرا دوں گا... اور تم بھیک مانگتے پھرو گے۔"

"ہم نہیں جانتے آپ کون ہیں۔" منیجر کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔

"پوچھو— کرنل فرنانڈو سے۔" وہ پھر فون کی طرف ہاتھ اٹھا کر دھاڑا۔

"ہم پوچھ لیں گے... اب ہمیں معاف کر دیجئے۔"

"اسپول نکالو ٹیپ ریکارڈ سے اور میرے حوالے کر دو۔"

"بب... بہت اچھا سی نیورے،" خانگی جاسوس جلدی سے بولا اور فرش پر بیٹھ کر اسپول نکالنے لگا۔

"میرے سلسلے میں اپنی زبانیں بھی بند رکھنا۔" موریلی غرایا۔

"بہت بہتر... بہت بہتر... ہمیں علم نہیں تھا کہ آپ اتنے معزز آدمی ہیں۔ ایک بار پھر معافی چاہتے ہیں سی نیورے۔"

"معاف کیا۔" موریلی نے خانگی جاسوس کے ہاتھ سے اسپول لیا اور باہر نکل گیا۔

وہ دونوں کھڑے احمقانہ انداز میں ایک دوسرے کی شکل دیکھے جا رہے تھے۔

◆

سائرو کی بیوہ نینا اپنی چھوٹی فیاٹ فرانسیا کی کمپاؤنڈ سے سڑک پر نکال لائی۔ وہ کس قدر خوفزدہ بھی تھی — جلد از جلد اپنے ٹھکانے پر پہنچ جانے کی کوشش کرنے لگی۔

اس کا شوہر شہر کے بدنام لوگوں میں سے تھا۔ اس کے کئی قمار خانے مختلف علاقوں میں قائم تھے۔ کئی سال پہلے ایک بڑے جھگڑے کے دوران میں اس کے گولی لگی تھی اور وہ ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد نینا نے کاروبار سنبھالا۔ یہ تیس اور پینتیس کے درمیان رہی ہو گی۔ تندرست اور خاصی دلکش عورت تھی۔ کاروبار کو اس نے ایک بڑے شراب خانے کی شکل میں محدود کر لیا تھا قمار خانے تبدیل کر دیئے تھے۔ البتہ ایجنٹوں کے توسط سے منشیات کی غیر قانونی تجارت اب بھی جاری تھی۔ ساتھ ہی وہ اپنے ایجنٹوں کے ذریعے دوسروں کے غیر قانونی کام بھی کراتی تھی اور اس کے لئے ضرورت مندوں سے خاصی اچھی رقم وصول کرتی تھی۔ ڈانو موریلی کو وہ اونچے طبقے کے ایک ایسے بدمعاش کی حیثیت سے جانتی تھی جو پس پردہ رہ کر بڑے بڑے جرائم کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں وہ اس سے پہلے بھی اس کے لئے کئی جرائم کرا چکی تھی اور معاوضے کی بڑی بڑی رقومات نے اس کے بینک بیلنس میں دقیع اضافہ کیا تھا۔

لیکن اس وقت وہ ڈانو موریلی سے خوف محسوس کر رہی تھی۔ کھیل بگڑ جانے کی خبر سن کر موریلی کی آواز میں اسے کوئی خاص بات محسوس ہوئی تھی۔ لیکن وہ اسے کوئی نام نہ دے سکی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ شاید موریلی کو اس کی بات پر یقین نہیں آیا۔ ممکن ہے وہ سمجھ رہا ہو کہ نینا نے اسے ڈبل کراس کیا ہو۔ دوسری پارٹی سے بھی کچھ رقم وصول کر کے بات بنا دی ہو۔ پہلے تو اسے صرف "بھیڑیوں" کا خوف تھا۔ لیکن اس وقت موریلی کی طرف سے بھی خدشات میں مبتلا ہو گئی تھی۔

اس نے کئی بار سوچا تھا کہ اب اسے صرف قانونی طور پر شراب خانہ ہی چلانے تک محدود ہو جانا چاہیئے۔ لیکن اس کے شوہر کے زمانے کے کارندے اسے غیر قانونی بزنس سے دستکش نہیں ہونے دیتے تھے۔

سنسان سڑک پر اس کی گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی۔ کیمبرٹی باڈل کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ رات کا پچھلا پہر تھا۔ اور سڑکوں پہ اتنا کم ٹریفک تھا۔ کہ انہیں سنسان ہی کہا جا سکتا تھا — دفعتاً ایک موڑ پہ ایک گاڑی اس کی راہ میں حائل ہو گئی۔ اگر اس نے فوری طور پر پورے بریک نہ لگائے ہوتے تو ٹکر ہو جانے میں کوئی کسر نہیں رہ گئی تھی — گاڑی کچھ ایسے ہی طریقے سے

لی گئی تھی کہ راستہ رک گیا تھا۔ اچانک اسی گاڑی سے دو آدمی کودے اور نینا کے سر پر مسلط ہو گئے۔ ایک کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"انجن بند کرو اور ہماری گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔" ریوالور والے نے کہا۔

"اچھا۔" نینا سرد لہجے میں بولی۔ حالانکہ دل ڈوبنے لگا تھا۔ لیکن وہ اپنے رویئے سے خوف ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔ وہ چپ چاپ اپنی گاڑی سے اتر کر سامنے والی گاڑی کی طرف بڑھی۔ پچھلی سیٹ کا دروازہ اس کے لئے کھولا گیا تھا۔ اور وہ اندر بیٹھ گئی۔ ایک آدمی پہلے ہی سے پچھلی سیٹ پر موجود تھا۔

گاڑی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ نینا خاموش بیٹھی رہی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کہا۔ "کیا میری گاڑی وہیں کھڑی رہے گی؟"

"نہیں! وہ بھی پیچھے پیچھے آ رہی ہے۔" جواب ملا۔

"تم جانتے ہو! میں کون ہوں۔" نینا سرد لہجے میں پوچھا۔

"ہمیں ایسے لوگوں سے سروکار نہیں جن سے جان پہچان نہ ہو۔" جواب ملا۔

"تم جانتے ہو! لیکن میں تمہیں نہیں جانتی۔"

"تمہارے لئے یہی بہتر ہے۔"

"کہاں جانا ہو گا؟"

"ابھی خود ہی دیکھ لو گی۔"

"پچھلے ایک سال سے میرا کسی سے بھی جھگڑا نہیں ہوا۔" نینا نے کہا۔

"ہم مبلغ صفائی کرانے والے نہیں ہیں۔" اس کے قریب بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔ "تم کیا سمجھ رہی ہو۔"

"کچھ بھی نہیں!" نینا نے لاپرواہی سے کہا۔

پھر بقیہ راستہ خاموشی سے طے ہوا تھا۔ اور گاڑی ایک جگہ ٹھہر گئی تھی۔

"چلو اترو۔" قریب بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا۔

نینا نے مڑ کر دیکھا۔ دور کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹ نظر آ رہی تھی۔ یہ شاید اسی کی گاڑی تھی۔

وہ نیچے اتر گئی اور تینوں آدمی اسے نرغے میں لئے ہوئے ایک جانب بڑھنے لگے۔ ایک کے ہاتھ میں ٹارچ تھی جس سے وہ راستہ دکھاتا جا رہا تھا۔ چاروں طرف اندھیرے اور سناٹے کی حکمرانی تھی۔ کوئی ویلا نہ تھا۔ ناہموار راستوں سے گزرتے ہوئے وہ ایک چوبی عمارت میں داخل ہوئے تھے۔ ایک بڑے کمرے میں کیروسین لیمپ روشن تھا۔

"بیٹھ جاؤ۔" قریب کے آدمی نے نینا کو ایک اسٹول کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

وہ چپ چاپ اسٹول پر بیٹھ کر انہیں گھورنے لگی۔ دفعتاً ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے بیگ چھین لیا اور اس کا زپ کھول کر دیکھنے لگا۔

"اوہ... پستول۔ غالباً اس میں میگزین بھی موجود ہو گا۔" اس نے مضحکہ اڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"میں کوئی خاتون خانہ نہیں ہوں کہ تمہیں میرے بیگ میں میک اپ کا سامان ملے گا۔" نینا تلخ لہجے میں بولی۔ نہ جانے کیوں اب اس کا خوف دور ہو چکا تھا۔

"یہ لوگ بھیڑیوں میں سے تو نہیں معلوم ہوتے۔" وہ سوچ رہی تھی۔

"جینی گارڈو کہاں ہے؟" دفعتاً ایک آدمی نے اسے گھورتے ہوئے سوال کیا۔

"میں کیا جانوں۔"

"یہ بکواس ہے۔ تم نے ڈانو موریلی کو ڈبل کراس کیا ہے۔"

"یہ بکواس ہے۔ خود میرے چار آدمی اسی چکر میں ضائع ہو گئے۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتی کہ کارڈو کا تعلق بھیڑیوں سے ہوگا۔ ورنہ میں اس کام میں ہاتھ ہی نہ ڈالتی۔"

"بھیڑیوں کا نشان کوئی بھی بنا سکتا ہے۔"

"میں نے ایک بار کہہ دیا کہ میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔"

"اگر تم نے اپنی زبان نہ کھولی تو ہم تشدد کی انتہا کر دیں گے۔"

"تو تم موریلی کے آدمی ہو۔"

"پھر تم کیا سمجھتی ہو؟"

"میں اسے چوہا سمجھتی ہوں اگر اس نے میرے ساتھ اس قسم کا برتاؤ کیا ہے۔"

دوسرے ہی لمحے میں اس کے گال پر تھپڑ پڑا تھا اور اسٹول سے نیچے گر گئی تھی۔ دفعتاً دروازے کی طرف سے آواز آئی۔ "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ ورنہ قیمہ کر کے رکھ دوں گا۔"

وہ بوکھلا کر مڑے۔ دھندلی روشنی میں وہ اس کا چہرہ صاف طور پر نہ دیکھ سکے۔ لیکن ٹامی گن تو انہیں صاف نظر آ رہی تھی۔ غیر ارادی طور پر ان کے ہاتھ اوپر اٹھ گئے۔

"تمہارا چوتھا ساتھی تو ایک ٹھوکر بھی برداشت نہ کر سکا۔ باہر بے ہوش پڑا ہے۔" نووارد نے کہا۔

نینا سنبھل چکی تھی۔ نووارد کے بارے میں اس نے انداز لگایا کہ اطالوی بولنے کے باوجود بھی اطالوی نہیں ہو سکتا۔ لہجہ عربوں کا سا تھا۔

"تت... تم کون ہو؟" ایک آدمی ہکلایا۔

"سائرو کا ایک دوست! جو اس کی بیوی کی توہین نہیں برداشت کر سکتا۔ نینا تم ادھر آ جاؤ۔ میرے قریب... اور تم تینوں مڑو اور دیوار سے لگ

کر کھڑے ہو جاؤ۔"

انہوں نے خاموشی سے تعمیل کی تھی۔ نینا نووارد کے قریب کھڑی اسے حیرت سے دیکھے جا رہی تھی۔ نہ آواز شناسا معلوم ہوتی تھی اور نہ شکل ہی سے پہچانا جا سکتا تھا۔

"تم ان کے ساتھ جو برتاؤ مناسب سمجھو کرو۔" نووارد نے نینا سے کہا۔

"میں ان کی موت چاہتی ہوں۔" نینا دانت پیس کر بولی۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔"

"اگر یہ زندہ بچے تو موریلی فرار ہو جائے گا اور میں اس سے انتقام نہ لے سکوں گی۔" نینا نے کہا اور جھپٹ کر اپنا بیگ اٹھا لیا۔ دوسرے ہی لمحے میں اس سے پستول نکل آیا تھا۔

"نہیں... نہیں..." تینوں گڑگڑانے لگے۔

"ہماری طرف مڑ جاؤ!" نینا غرائی۔ اور وہ بدستور ہاتھ اٹھائے ہوئے ان کی طرف مڑ گئے — پے در پے تین فائر ہوئے اور تین لاشیں یکے بعد دیگرے فرش پر گریں۔

"بب... بہت... پھرتیلی ہو!" اجنبی ہکلایا۔ "تینوں کے دل چھید دیئے۔"

"چوتھا کہاں ہے۔ جو میری گاڑی لایا تھا۔"

"باہر ہے... اب کیا بے ہوش کو بھی نہیں بخشو گی۔"

"ہرگز نہیں!"

"تمہاری مرضی!"

سچ مچ نینا نے بے ہوش آدمی کی کنپٹی پر پستول رکھ کر فائر کر دیا تھا۔

"الجزائری عبدالمنان اللہ کی پناہ چاہتا ہے۔" اجنبی بھرائی ہوئی آواز میں بولا

"گاڑیاں کہاں ہیں؟ مجھے راستے کا اندازہ نہیں ہے۔"

"میرے پیچھے چلی آؤ۔" نو وارد نے کہا۔

وہ گاڑیوں تک پہنچے تھے لیکن نیتا کو تیسری گاڑی کہیں نہ دکھائی دی۔

"تت... تمہاری... گاڑی کہاں ہے؟" نیتا نے پوچھا۔

"میں تو شروع ہی سے تمہاری گاڑی میں رہا ہوں۔ جب تم کیمبرٹی باڈل سے فرانسیا کے لئے روانہ ہوئی تھیں۔"

"ناممکن... میری گاڑی اتنی بڑی بھی نہیں ہے کہ مجھے پچھلی سیٹ کی خبر نہ ہو۔"

"پچھلی سیٹ اس میں ہے کہاں۔ پچھلی سیٹ کی جگہ تو میں خود رکھا ہوا تھا یہ دیکھو!" اس نے گاڑی کے پچھلے حصے میں روشنی ڈالی۔ نیتا کے حلق سے حیرت زدہ سی آواز نکلی تھی۔

"کیا میں اتنی ہی غافل رہی ہوں۔" اس نے بالآخر کہا۔

"بیٹھو گاڑی میں ورنہ ہو سکتا ہے کہیں سے کوئی اور ٹپک پڑے۔" نو وارد بولا۔

"تم ہی ڈرائیو کرو گے۔ مجھ میں تو اب سکت نہیں ہے۔"

"بالکل... بالکل۔"

کنجی اگنیشن میں موجود تھی۔ اجنبی نے انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی حرکت میں آ گئی۔

"میں نے تمہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔" نیتا کچھ دیر بعد بولی۔

"ساڑر نے کبھی تم سے الجزائری عبدالمنان کا ذکر ضرور کیا ہوگا۔"

"مجھے تو یاد نہیں پڑتا۔"

"میری بدقسمتی ہے کہ اس نے مجھ سے دوست کا ذکر اپنی بیوی سے نہیں کیا۔"

"لیکن تم میری گاڑی میں کیوں تھے؟"

"مجھے معلوم تھا کہ تم خطرے میں ہو۔"

"کہیں تم وہ ایرانی تو نہیں ہو جس کا قیام جینی گارڈو کے یہاں تھا۔"

"نہ میں کسی ایرانی کو جانتا ہوں اور نہ جینی گارڈو کو۔"

"سوال تو یہ ہے کہ تمہیں علم کیوں کر ہوا اس خطرے کا۔؟"

"تمہارے ستارے بہت اچھے جا رہے ہیں نیتا۔ یہ محض اتفاق ہے کہ میں نے کسی جگہ ان چاروں کی گفتگو سن لی تھی۔ کسی نے انہیں تمہاری نگرانی پر مامور کیا تھا۔ بس پھر میں نے ان چاروں کی نگرانی شروع کر دی تھی۔"

"تم پہلے کبھی مجھ سے کیوں نہیں ملے۔"

"میں جنیوا میں رہتا ہوں۔ پچھلے ہفتے ایک کام سے آیا تھا۔"

"بہرحال اس امداد کا بہت بہت شکریہ! تم اپنی ٹامی گن ڈگی میں رکھ دو۔ شہر میں کسی کی نظر پڑ گئی تو زحمت میں پڑو گے۔"

اس پر اجنبی نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

"کیوں اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے۔"

"ارے بھئی لکڑی کی ہے۔" اجنبی احمقانہ انداز میں بولا۔

"کیا مطلب؟"

"کھلونا ہے۔ لکڑی کی ٹامی گن۔ میں نے اپنے بھتیجے کے لئے خریدی ہے بالکل اصلی معلوم ہوتی ہے۔"

نیتا نے بائیں ہاتھ سے اس کی گود میں رکھی ہوئی ٹامی گن اٹھائی اور خود بھی ہنس پڑی۔ "بہت چالاک معلوم ہوتے ہو۔"

"دھماکے والے کھیل نہیں کھیلتا۔ صرف چاقو میرا ساتھی ہے۔"

"بڑے عجیب معلوم ہوتے ہو۔ تم نے مجھ سے یہ بھی نہ پوچھا کہ قصہ کیا تھا۔"

"بھئی... دوسروں کے نجی معاملات کی کھوج مجھے نہیں رہتی۔ اگر اتفاقاً تمہارا نام ان کی زبان سے نہ سنا ہوتا تو اس وقت چین سے پڑا سو رہا ہوتا۔ بہرحال۔ تم خود مناسب سمجھو گی تو قصہ سنا دو گی۔"

"اطمینان سے سناؤں گی۔ تم کہاں ٹھہرے ہو۔"

"ایک گھٹیا سے ہوٹل میں۔ زیادہ مالدار نہیں ہوں۔"

"اب تم میرے مہمان ہو۔"

"نہیں نینا... میں بدلہ نہیں چاہتا۔" اجنبی نے دردناک آواز میں کہا۔

"تم میرے چہیتے شوہر کے دوست ہو۔ بدلہ کیسا۔ اور پھر مجھے اس وقت سہارے کی ضرورت ہے۔ میرے سب آدمی ناکارہ ہیں۔"

"اگر یہ بات ہے تو میں تیار ہوں۔"

نینا ابھی تک واضح طور پر اس کی شکل نہیں دیکھ سکی تھی۔

شہر پہنچتے پہنچتے تاریکی گہری ہو چکی تھی اور ہوا بڑی خوشگوار تھی۔

شراب خانے کے چوکیدار نے پھاٹک کھولا اور گاڑی عمارت میں داخل ہو گئی۔

شراب خانے کے عقب میں رہائشی کمرے تھے۔ نینا اجنبی کو اپنے ساتھ اندر لیتی چلی گئی۔ پھر وہ اسے غور سے دیکھنے لگی تھی۔ اگر چہرے پر حماقت نہ برس رہی ہوتی تو بے حد اسمارٹ لگتا۔ چہرہ دلکش تھا۔

"میری سمجھ میں آتا کہ کس طرح تمہارے اس احسان کا بدلہ چکاؤں۔" وہ کچھ دیر بعد بولی۔

"مجھے بار بار شرمندہ مت کرو.... اچھا اب اجازت دو۔"

"یہ ناممکن ہے... صبح ہو چکی ہے۔ شاید تم بھی میری طرح رات بھر جاگے ہو۔ ناشتہ کرو اور سو جاؤ۔ ہاں شراب کونسی پیتے ہو۔"

"دنیا کا کوئی عبدالمنان شراب نہیں پیتا۔" اس نے احمقانہ انداز میں کہا۔

"میں نہیں سمجھی۔"

"عبدالمنان شراب نہیں پیتا۔"

"بڑی عجیب بات ہے۔"

"سائرو بھی نہیں پیتا تھا۔"

"نہیں تھک کر بیٹھا تھا تو پینے لگا تھا۔"

"بہرحال میں نہیں پیتا۔ اور ابھی تھک کر بھی نہیں بیٹھا ہوں۔"

"کیا کرتے ہو؟"

"مشرق وسطیٰ سے حشیش لاتا ہوں۔"

"خطرناک کام ہے۔"

ناشتے کی میز پر اس نے عبدالمنان کو اپنی کہانی سنائی تھی۔ اور وہ سر ہلا کر بولا تھا۔ ہو سکتا ہے۔ وہ کالا آدمی کوئی شہزادہ ہو۔ بہتیرے افریقی شہزادے گمنامی میں عیاشی کرنے یورپ آتے ہیں۔"

"جہنم میں جائے۔ میں تو اب سوریلی سے نپٹنا چاہتی ہوں۔"

"وہ آخر فرانسیا میں کیوں چھپا بیٹھا ہے۔"

"فرانسیا میں کوئی غیر یورپین داخل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ وہ کالا آدمی اتنا ہی خطرناک ہو کہ اسے فرانسیا کا رخ کرنا پڑا ہو۔"

"ہاں... یہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک بات سمجھ میں نہیں آئی۔"

"وہ کیا؟"

"جب موریلی کے اپنے آدمی موجود تھے۔ تو پھر اس نے تمہاری خدمات کیوں حاصل کیں؟"

"اس لئے کہ معاملہ ایک عورت نیلی کا تھا۔ اس سے میں نے تنہا نپٹ لیا تھا۔ جب یہ معلوم ہوا کہ جینی گارڈو اب ان دونوں کا میزبان بن گیا ہے تو مجھے کچھ سخت قسم کے لوگوں کا انتظام کرنا پڑا تھا۔ اور اب یہ سوچ رہی ہوں کہ گارڈو بہت سخت ہے۔ وہ چاروں واپس نہیں آئے۔ اب سوچتی ہوں۔ کہیں گارڈو ہی بھیڑیوں کا سربراہ نہ ہو۔"

"ہو سکتا ہے" عبدالمنان سر ہلا کر بولا۔ "تائب ہو جانے والے بعض اوقات کسی خاص مقصد کے تحت اپنی توبہ کی پبلسٹی کراتے ہیں۔"

"اگر یہ بات ہے تو میں خطرے میں ہوں۔ موریلی کی تو ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں۔"

"اگر تم بھیڑیوں کی وجہ سے پریشان ہو تو مجھے اس پر غور کرنا پڑے گا کہ تمہاری پیش کش قبول کروں۔"

"میں نہیں سمجھی۔"

"یہیں تمہارے پاس آ جاؤں۔"

"مجھے بے حد مسرت ہو گی۔ لیکن لکڑی کی ٹامی گن یا چاقو سے کام نہیں چلے گا۔"

"ابھی تک تو میرا کام یونہی چلتا رہا ہے۔"

⁂

⁂

جینی گارڈو کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ اور آنکھیں حلقوں سے ابلی پڑ رہی تھیں۔ اور وہ مسلسل ٹہلے جا رہا تھا۔

"بھائی گارڈو تم بتاتے کیوں نہیں کیا قصہ ہے" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔ "اگر جان کی بازی لگانی ہو تو مجھے مت بھولنا۔ میں تمہارے لئے شیر کے منہ میں بھی ہاتھ ڈال سکتا ہوں۔"

"کاش وہ کوئی مرد ہوتا" گارڈو ٹہلتے ٹہلتے رک کر بولا۔

"کس کی بات کر رہے ہو؟"

"اسی کتیا نینا کی —— نے نیلی کو اس نے بری طرح زخمی کر دیا ہے۔"

"میری وجہ سے اس نیک دل عورت نے بڑی تکلیف اٹھائی ہے۔ آخر میں اس کے لئے کیا کروں۔"

"کیا تم سچ مچ پرنس ہو؟"

"نہیں بھائی گارڈو —— میں پرنس نہیں ہوں۔"

"تمہارا ساتھی کہاں گیا؟"

"ظاہر ہے کہ وہ قالینوں کے بزنس کے لئے یہاں آیا تھا۔"

"تم کیا کرتے ہو؟"

"ہم دونوں ایک ہی فرم میں ملازم ہیں۔"

سلویا خاموشی سے ان کی گفتگو سن رہی تھی۔ دفعتاً بول پڑی۔ "اس فشان کا کیا ردعمل رہا جو میں نے ان کی گاڑی میں بنایا تھا۔"

"تم نے دوسری دشواری میں ڈال دیا ہے سلویا۔"

"دشواری میں ڈال دیا ہے۔"

"ہاں۔ یہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ میں بھی اب اسی خونخوار گروہ سے تعلق رکھتا ہوں۔"

"خدایا" وہ اچھل پڑی۔ "اس کا تو دھیان ہی نہیں آیا تھا مجھے۔"

"لیکن میرا خیال ہے کہ شاید یہ بات نینا سے آگے نہ بڑھے۔ وہ کسی سے بھی اعتراف نہیں کرے گی کہ اس کے آدمی مجھ پر چڑھائی کرنے گئے تھے۔ میں نے اس پیشے سے علیحدگی ضرور اختیار کر لی ہے۔ لیکن میرے دوست اب بھی اسی میدان کے کھلاڑی ہیں۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ اس سے نیلی کا انتقام کیسے لیا جائے۔" جوزف بولا۔

"تم ایک عورت پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔" سلویا نے گارڈو سے کہا۔ "لیکن میں تو اس سے نپٹ سکتی ہوں۔"

"نہیں! اس کی ضرورت نہیں۔ میں خود دیکھ لوں گا۔"

اسی گفتگو کے دوران میں جیمسن آ گیا۔ جوزف کی زبانی نے نیلی کا حال سن کر اس نے بھی یہی کہا تھا کہ اس سلسلے میں ضرور کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے۔ پھر وہ گارڈو سے کیمبرٹی باؤل کا پتا پوچھنے لگا تھا۔

"کیوں... تم کیا کرو گے؟" جینی گارڈو نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"سب سے پہلے تو میں یہ دیکھوں گا کہ نینا کی عمر کیا ہے۔"

"بے وقوفی کی باتیں مت کرو۔ اور فی الحال گھر ہی تک محدود رہنے کی کوشش کرو۔"

"مجھے وہ لوگ نہیں پہچان سکیں گے۔ البتہ جوزف بھی ساتھ ہو تو شاید دونوں ہی مارے جائیں۔"

"داڑھی کے بغیر بھی مارا جاؤں گا؟" جوزف نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

بات وہیں ختم ہو گئی تھی اور دونوں اپنے رہائشی کمرے میں آئے تھے۔

"کیا خبر لائے ہو؟" جوزف نے آہستہ سے پوچھا۔

"تمہارے باس کو کیمبرٹی باؤل میں دیکھ کر آ رہا ہوں۔"

"پہنچ گئے وہاں تک۔" جوزف خوش ہو کر بولا۔

"وہ تو شاید نینا کے معدے تک پہنچ گئے ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"دونوں اس طرح ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے جیسے برسوں کی جان پہچان ہو۔"

"باس سے تو پتھر بھی بولنے لگتے ہیں۔"

"بس بس! زیادہ بکواس مت کرو۔ ہم یہاں جھک مار رہے ہیں۔"

"تم سے بات ہوئی تھی۔؟"

"ہوئی تھی! لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس ہدایت پر عمل درآمد کیسے ہو۔"

"کیسی ہدایت؟ مجھے بھی بتاؤ۔"

"انہوں نے کہا ہے کہ جینی گارڈو کو یہ مکان خالی کر کے کہیں اور چلے جانا چاہیے۔ وہ خطرے میں ہے۔"

"باس نے کہا ہے تو ٹھیک ہی ہو گا۔"

"لیکن میں اسے یہ مشورہ کیسے دوں۔ وہ مجھ سے پوچھے گا کہ میں اس نتیجے پر کیوں کر پہنچا۔"

"ہاں! یہ بات تو ہے! ہم تو یہاں کی سڑکوں اور گلیوں تک سے واقف نہیں ہیں۔"

"اگر گارڈو پر کوئی بڑی مصیبت آئی تو ہم بھی اس سے متاثر ہوں گے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ مصیبت بھی اس پر ہماری ہی وجہ سے آئے گی۔"

"واقعی اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے لہٰذا تھیلے سے نکالو میری بوتلیں۔"

"بوتلوں میں گھس کر غور کرو گے۔" جیمسن پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولا۔

"میری عقل بوتل میں رہتی ہے۔"

جیمسن نے تھیلے سے تین بوتلیں نکال کر میز پر رکھ دیں۔

"اب میں تمھیں کوئی اچھی سی تدبیر بتانے کی کوشش کروں گا۔"

"تم تدبیر بتانے کی کوشش کرو گے۔" جیمسن نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"ہاں... ہاں.... تم مجھے کیا سمجھتے ہو۔"

جوزف نے دو بوتلیں احتیاط سے اپنے تھیلے میں رکھ دی تھیں۔ اور میری بوتل لے کر پھر نشست کے کمرے میں آ گیا تھا۔

"آؤ... کچھ دیر شغل رہے۔" اس نے گارڈو سے کہا۔

اور پھر اسی شغل کے دوران میں جوزف نے "بھیڑیوں" کا ذکر چھیڑ دیا۔

"تم کہتے ہو کہ انھیں کوئی نہیں جانتا۔"

"ہاں! وہ ابھی تک پہچانے نہیں جا سکے۔ ان کا ایک آدمی بھی گرفتار نہیں ہو سکا۔" گارڈو نے طویل سانس لے کر کہا۔

"تب تو پھر تمہارے لئے بہت بڑا خطرہ موجود ہے۔ انہیں ضرور علم ہو جائے گا کہ کسی نے ان کا نشان استعمال کیا ہے۔"

"میں بھی تو یہی سوچتا رہا ہوں۔"

"یہ اچھی بات ہے کہ دنیا تمہیں اس گروہ سے متعلق سمجھ کر تم سے مرعوب ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر ان لوگوں نے تمہیں گھیر لیا تو کیا کرو گے۔"

"تم تو وہی سب کچھ کہہ رہے ہو۔ جو میں سوچتا رہا ہوں۔ ذہین آدمی معلوم ہوتے ہو۔"

"ایسا نہ ہوتا تو اس بے وقوف ایرانی کا باڈی گارڈ بنا کر کیوں بھیجا جاتا بہرحال مجھے ان بچیوں کی وجہ سے تشویش ہے۔"

"تمہاری تشویش درست ہے۔ میں بھی انہیں کے متعلق سوچتا رہا ہوں۔"

"تو پھر کیوں نہ انھیں کسی محفوظ جگہ بھجوا دو۔"

"سلویا میرے بغیر نہیں رہے گی۔"

"اچھا تو پھر ہم بھی کسی محفوظ مقام پر چلے چلتے ہیں۔"

"میدان چھوڑ کر بھاگتے ہوئے مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا۔ میں بہرحال — جینی گارڈو ہوں۔"

"بچیوں کا تحفظ ضروری ہے۔ کیا تمہاری انا ان سے زیادہ قیمتی ہے۔"

"ہرگز نہیں! میں تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

"تب پھر یہاں سے نکل چلنے کی تیاری کرو۔ کوئی محفوظ جگہ ہو گی تمہارے ذہن میں۔"

"بہتیری ہیں۔"

بات طے ہو گئی تھی اور جوزف نے جیمسن کو اپنی کامیابی کی اطلاع دیتے ہوئے کہا تھا۔ "بس ایک غلط بات کہہ دی تھی میں نے۔ اس کی بھی اطلاع دے دوں تمہیں۔"

"کیا بات تھی؟"

"میں نے تمھیں بیوقوف ایرانی کہا تھا۔ حالانکہ تم نہ ایرانی ہو اور نہ بیوقوف۔"

"لڑکیوں کے سامنے کہا تھا۔" جمیسن آنکھیں نکال کر بولا۔

"نہیں! ہم دونوں تنہا تھے۔"

"تب تو ٹھیک ہے۔"

"بہرحال! وہ تیاری کر رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ہم یہاں سے کہیں اور چلے جائیں گے۔ میری بوتل ختم ہوگئی اس چکر میں لہٰذا کل چار لانا۔"

●

نینا اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی۔ اس کی سمجھ میں ابھی تک نہیں آیا تھا کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے۔ سائرد کے پرانے ساتھیوں سے بھی اس نے اس کے سلسلے میں پوچھ گچھ کی تھی۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی الجزائری عبدالمنان کے بارے میں کچھ نہ بتا سکا۔ انہوں نے پہلے کبھی اسے نہیں دیکھا تھا۔

کہیں یہ کوئی سرکاری آدمی نہ ہو۔ نینا نے سوچا۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اگر یہ کوئی سرکاری آدمی ہوتا تو کم از کم اسے ان چاروں کو قتل نہ کرنے دیتا۔ تو پھر اس کا بھید کیسے کھلے۔ عبدالمنان قریب ہی بیٹھا چیونگم سے شغل کر رہا تھا اور وہ بھی کسی گہری سوچ میں معلوم ہوتا تھا۔

دفعتاً کسی نے دروازے پر دستک دی۔

"آجاؤ!" نینا نے اونچی آواز میں کہا۔

اسی کا ایک ملازم کمرے میں داخل ہوا۔ اور ایک طرف مودبانہ کھڑا ہو گیا۔

"کیا خبر ہے؟" نینا نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"وہاں تو اب کوئی بھی نہیں ہے سی نورا۔" اس نے کہا۔ "وہ لوگ

شاید مکان ہی خالی کر گئے ہیں۔"

"تم نے پڑوسیوں سے کیا معلومات حاصل کی ہیں؟"

"سب نے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ کہاں گئے ہیں۔"

"جاؤ معلوم کرو۔ ضروری نہیں کہ کسی کو بھی معلوم نہ ہو۔"

"بہت اچھا سی نورا۔"

وہ چلا گیا اور نینا نے عبدالمنان سے کہا۔ "جینی گارڈو اپنے لوگوں سمیت غائب ہو گیا۔"

"اوہو... تب تو تمہارا یہ خیال درست بھی ہو سکتا ہے۔"

"کونسا خیال؟"

"یہی کہ جینی گارڈو کا تعلق بھیڑیوں سے بھی ہو سکتا ہے۔"

"ضروری نہیں ہے۔"

"بالکل ضروری ہے۔ اپنے آدمیوں کی گاڑی میں بھیڑیوں کا نشان دیکھ کر تم اسی نتیجے پر تو پہنچو گی کہ گارڈو بھی انہی سے تعلق رکھتا ہے۔"

"سامنے کی بات ہے۔"

"لہٰذا وہ غائب ہو گیا۔ اور اب شاید وہ تمہاری زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دینے کی کوشش کرے۔ تم کسی کو بھی نہ بتا سکو کہ تم کم از کم ان میں سے ایک آدمی کو جانتی ہو۔"

"تم بہت جلد نتائج اخذ کر لیتے ہو۔"

"اگر میرا ذہن ایسا نہ ہوتا تو کبھی کا مارا جا چکا ہوتا۔ لیکن مجھے ان بھیڑیوں کا تجربہ نہیں۔ ان کی تنظیم زیادہ پرانی تو نہیں معلوم ہوتی۔"

"ایک سال سے زیادہ عمر نہیں ہے لیکن پولیس کو ایک سال ایک صدی کی معلوم

ہونے لگا ہے۔"

"اچھا تو اب تم میرے ایک مشورے پر عمل کرو۔"

"کہو! کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"تم بھی غائب ہو جاؤ۔ کیوں کہ دو طرفہ چوٹ پڑنے کا امکان ہے۔ موریلی کے بارے میں تم نے بتایا تھا کہ مقامی پولیس کے سربراہ سے اس کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔"

"ہاں کرنل فرنانڈو اس کے گہرے دوستوں میں سے ہے۔"

"تب پھر ان چاروں لاشوں کو بھی ہر وقت ذہن میں رکھو۔"

"لیکن میں کس طرح غائب ہو سکتی ہوں۔"

"کیا یہاں کوئی ایسا نہیں ہے جو کچھ دنوں کے لئے تمہارا کاروبار سنبھال لے۔"

"کاروبار کی بات نہیں ہے۔ وہ تو میری عدم موجودگی میں بھی چلتا رہے گا۔ سوال یہ ہے کہ غائب کہاں ہو جاؤں۔"

"ہم موریلی سے قریب ہی رہنے کی کوشش کیوں نہ کریں۔"

"تم تو فرانسیا میں داخل ہی نہ ہو سکو گے۔"

"مجھے کون روک سکے گا۔"

"میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔ غیر یورپی باشندے وہاں نہیں داخل ہو سکتے۔ وہ ایک قدامت پسند انگریز کی ملکیت ہے۔"

"وہ لوگ مجھے غیر یورپی قرار نہیں دے سکیں گے۔

"بھلا کس طرح؟ تم تو دور سے بھی یورپین نہیں معلوم ہوتے۔"

"سی نورا۔ میں نے بہت دنیا دیکھی ہے اور بہتیرے پیشوں سے منسلک رہا ہوں۔ میں جب چاہوں یورپین بن سکتا ہوں۔ تمہاری بھی ایسی شکل تبدیل

کروں کہ قریب کے لوگ بھی نہ پہچان سکیں۔"

"پہلے خود یورپین بن کر دکھاؤ۔ پھر میں اپنی بھی شکل تبدیل کرا لوں گی۔"

"اچھا تو اب میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں۔ آدھے گھنٹے بعد ملوں گا۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔" نینا ہنس کر بولی تھی۔ — وہ سوچ رہی تھی کہ ویسے بھی آدمی دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ صرف تین گھنٹے سویا تھا۔ اور سر پر سوار ہو گیا تھا۔ اس کی سلامتی کی اسے بہت فکر تھی۔ ویسے اس کے مشورے معقول ہی معلوم ہوتے ہیں۔ وہ سچ مچ خطرے میں ہے۔ دو طرفہ خطرات... آج وہ شراب خانے والے حصے میں نہیں گئی تھی۔ اچھی طرح جانتی تھی کہ کوئی نہ کوئی اس کی فکر میں ضرور ہو گا۔

وہ آدھے گھنٹے سے پہلے ہی اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا اور وہ اسے دیکھ کر چونک پڑی تھی۔

"تت... تم..." وہ ہکلائی۔

"ہاں... سی نورا...!" اس بار اس کا لہجہ بالکل اطالویوں کا سا تھا۔

"میں نے پہلے تمہیں کہاں دیکھا ہے۔ کہیں یہ شکل نظروں سے ضرور گزری ہے۔" وہ مضطربانہ انداز میں بولی۔ "نہیں! یہ ناممکن ہے۔"

"میں نہیں سمجھا تم کیا کہنا چاہتی ہو۔"

"تت... تم سانڈرو کے چھوٹے بھائی معلوم ہوتے ہو۔"

"چلو یہ بھی اچھا ہی ہوا۔ لیکن میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا۔"

"وہ مشرق بعید میں ہے۔ اور کہیں تم نے اس کی تصویر تو نہیں دیکھی۔"

"ہرگز نہیں! میری دانست میں یہ روائتی قسم کا ایک اطالوی چہرہ ہے۔"

"بہرحال میں تمہارے اس کمال کی بھی معترف ہوں۔"

ٹھیک اسی وقت پھر کسی نے دروازے پر دستک دی اور عمران تیزی سے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ نینا متحیرانہ انداز میں اسی کی طرف دیکھتی رہی تھی پھر چونک کر بولی "آجاؤ"

ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔

"کرنل فرنانڈو کا ایک آدمی آپ کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہہ دیا کہ آپ تین دن سے یہاں نہیں ہیں"

"ہوں" وہ پر تفکر لہجے میں بولی "اس نے یہ بھی معلوم کرنا چاہا ہوگا کہ میں کہاں مل سکوں گی"

"جینیوا میں!" وہ مسکرایا۔

"تم نے اپنے انداز سے یہ تو نہیں ظاہر ہونے دیا کہ جھوٹ بول رہے ہو"

"نہیں... سی نورا۔ آپ جانتی ہی ہیں کہ میں پیدائشی اداکار ہوں"

"مجھے تمہاری اس صلاحیت پر اعتماد ہے۔ میں سچ مچ جینیوا جا رہی ہوں لیکن تم لوگ میرے وہاں کے پتے سے واقف نہیں ہو"

"بہت بہتر... سی نورا"

"مجھے یقین ہے کہ میری عدم موجودگی میں یہاں سارے معاملات ٹھیک رہیں گے"

"آپ اس کی فکر نہ کریں سی نورا"

"شکریہ! بس جاؤ"

وہ چلا گیا۔ اور نینا پھر اسی دروازے کی طرف دیکھنے لگی جس سے عبدالمنان گزر کر دوسرے کمرے میں گیا تھا۔

پھر وہ خود بھی اٹھ کر اسی دروازے میں داخل ہو گئی تھی۔ عبدالمنان ایک آرام کرسی پر نیم دراز نظر آیا۔ اس کے ہاتھوں میں کوئی کتاب تھی۔ نینا اس طرح کمرے میں داخل ہوئی تھی کہ اسے علم ہو جائے۔ وہ چونک کر مڑا اور کتاب کو میز پر ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہارا یہ خیال بھی درست نکلا" نینا ہنس کر بولی۔

"کونسا خیال؟"

"فرنانڈو کا آدمی میرے سلسلے میں پوچھ گچھ کر رہا تھا۔ اس سے کہہ دیا گیا ہے کہ میں تین دن سے یہاں نہیں ہوں"

"یہ تو بہت اچھا ہوا۔ اب ہم یہاں سے نکل ہی چلیں تو بہتر ہوگا۔ لیکن اگر میں سائرو کے بھائی کے میک اپ میں ہوں تو مجھے کوئی دوسری شکل اختیار کرنی چاہیئے۔"

"میں بھی یہی کہنا چاہتی تھی۔ لیکن ہم جائیں گے کہاں؟"

"کیوں نہ فرانسیا میں قیام کریں۔ مجھے موریلی سے کچھ ضد سی ہو گئی ہے"

"تو تم کیا کرو گے"

"جس سے ضد ہو جاتی ہے اسے مار ڈالتا ہوں۔ میری بہت پرانی عادت ہے"

"میں تیار ہوں۔ لیکن اسے فراموش نہ کرنا کہ وہ مقامی پولیس کے سربراہ کرنل فرنانڈو کے خاص دوستوں میں سے ہے"

"جب میں کسی کام کا تہیہ کر لیتا ہوں تو یہ نہیں دیکھتا کہ کن دشواریوں سے گزرنا پڑے گا اور میرے لئے تو پولیس ہمیشہ سے کھلونا رہی ہے"

"بہت بڑے بڑے دعوے نہ کرو" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"دعوے بے بس قسم کے لوگ کیا کرتے ہیں۔ میں تو عملی آدمی ہوں تم دیکھ

ہی لو گی۔"

نینا نے میک اپ کے بعد اپنی شکل دیکھی اور مسکرا کر بولی "نہ صرف شکل بدل گئی ہے۔ بلکہ تم نے تو میری عمر بھی خاصی کم کر دی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ میں تیس سال کی ہوں۔"

"بیس سال سے زیادہ کی نہیں معلوم ہوتیں۔" عبدالمنان بولا "لہٰذا اب مجھے اپنی عمر میں بھی ڈنڈی مارنی پڑے گی۔"

ایک گھنٹے بعد وہ عقبی دروازے سے باہر نکلے تھے اور نینا کی تجویز کے مطابق پیدل ہی ایک ڈیپارٹمنٹل اسٹور کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ وہاں انہوں نے دو سوٹ کیس اور روزمرہ کے استعمال کی چیزیں جن میں کچھ ملبوسات بھی شامل تھے خریدے۔

ایک شادی شدہ جوڑے کی حیثیت سے انہوں نے فرانسیا میں دو کمروں کا ایک سوٹ حاصل کیا تھا۔

لیکن تھوڑی ہی دیر بعد ان کی مایوسی کی حد نہ رہی جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ مودیلی کمرہ چھوڑ کر کہیں جا چکا ہے۔

"یہ تو کچھ بھی نہ ہوا۔" نینا ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔

"پرواہ نہ کرو۔۔۔ فی الحال تمہیں خود کو فرنانڈو کے آدمیوں سے دور رکھنا ہے۔"

"ہاں۔۔۔ کیا حرج ہے۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی اور عبدالمنان گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"تم نے ہوٹل کے رجسٹر میں اپنا جو نام لکھوایا ہے مجھے پسند آیا۔ میں اب تمہیں وہی کہوں گی۔"

"کیا ابرٹو سنا یعنی ایسا ہی نام ہے۔"

"یقیناً۔۔۔ ابرٹو میں بڑی مردانگی پائی جاتی ہے۔" نینا ہنس کر بولی۔

تھوڑی دیر تک کچھ سوچتی رہی پھر یک بیک چونک پڑی اور اس کی طرف اس طرح دیکھنے لگی جیسے خود اسی سے کوئی فرو گذاشت ہو گئی ہو۔

"ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔" اس نے کہا۔

عبدالمنان پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

نینا پر تفکر لہجے میں بولی "جب وہ میرے سلسلے میں فرنانڈو سے مدد لے سکتا ہے تو پھر ان دونوں کالے آدمیوں کے لئے مجھ سے کیوں بات کی تھی۔"

"بہت دیر سے تمہیں اس کا خیال آیا۔ حالانکہ میں پہلے ہی معاملے کی تہہ تک پہنچ چکا تھا۔"

"تم کیا سمجھے ہو؟"

"میری دانست میں تو یہ ڈاٹو مودیلی دوہری زندگی گزار رہا ہے۔ اگر وہ ان کالوں کے سلسلے میں فرنانڈو سے مدد کا خواہاں ہوتا۔ تو اس کی دوسری حیثیت فرنانڈو کے سامنے آ جاتی جسے وہ بہر حال ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔"

"یہی بات ہو سکتی ہے ورنہ ایک معاملے میں ہم جیسے لوگوں سے رابطہ رکھنا اور دوسرے معاملے میں پولیس تک جا پہنچنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔"

"اب اگر تم اس کی دوسری حیثیت سے پردہ اٹھا سکو تو فرنانڈو سے بھی محفوظ رہ سکو گی۔ ظاہر ہے کہ اپنے چار ساتھیوں کی لاشیں ملنے کے بعد ہی اس نے فرنانڈو سے رابطہ قائم کیا ہوگا۔"

"تم اگر نہ ملتے تو یا تو میں ختم کر دی گئی ہوتی یا کسی بہت بڑی دشواری میں پڑی ہوتی۔ اور اب بس ختم بھی کرو۔ جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔۔۔۔۔۔

...... روم سروس کو فون کرکے پینے کے لئے کچھ منگواؤں۔ میں بڑی تھکن محسوس کر رہی ہوں۔"

"کیا پیئو گی؟"

"اسکاچ!"

عبدالمنان نے اس کے لئے اسکاچ اور اپنے لئے کولڈ کافی طلب کی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ایک لڑکی مشروبات لئے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے میز پر ٹرے رکھ دی اور "سی" کرکے فرش پر بیٹھتی ہوئی اپنا پیر سہلانے لگی تھی۔

"کیا ہوا؟" نینا نے پوچھا۔

"پنجہ مڑ گیا تھا سی نورا۔" لڑکی کراہ کر بولی۔ پھر وہ اٹھی۔ اور لنگڑاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ عبدالمنان عجیب سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھے جا رہا تھا۔ جب وہ دروازہ بند کرکے چلی گئی تو نینا نے پوچھا۔

"کیا اس کی لنگڑاہٹ بہت دلکش تھی؟"

"نہیں... تکلیف سے اس کے چہرے کی بناوٹ میں عجیب سی تبدیلی ہوئی تھی۔" اس نے کہا۔

پھر وہ تیزی سے اٹھا اور ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہوا میز کے قریب گھٹنوں کے بل جا بیٹھا۔ دوسرے ہی لمحے میں اس نے میز کی تہہ سے کوئی چیز نکال لی تھی۔ اور اسے پھر خاموش رہنے کا اشارہ کرتا ہوا اپنی کرسی پر واپس چلا گیا تھا۔

نینا اس چیز کو حیرت سے گھورے جا رہی تھی۔ یہ ایک الیکٹرونک بگ تھا

عبدالمنان نے جیب سے قلمتراش چاقو نکالا اور بگ کا ایک اسکریو ڈھیلا کرنے لگا تھا۔ دو منٹ کے اندر ہی اندر اس نے اسے ناکارہ کرکے پھر میز کے نیچے لگا دیا۔

"اب ہم اطمینان سے گفتگو کر سکتے ہیں۔" عبدالمنان مسکرا کر بولا۔

"تم عقابی نظریں بھی رکھتے ہو۔ میں نے تو لڑکی کے بیان پر یقین کر لیا تھا۔" نینا نے طویل سانس لے کر کہا۔

عبدالمنان نے کولڈ کافی کا جگ اٹھایا اور ہلکی ہلکی چسکیاں لینے لگا۔

"تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ ہم پہچان لئے گئے۔ ورنہ لڑکی یہ حرکت کیوں کرتی۔" نینا کچھ دیر بعد بولی۔

عبدالمنان کچھ نہ بولا۔ وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کہا۔ "کچھ اور بات معلوم ہوتی ہے۔ ہم پہچانے نہیں گئے۔ ٹھہرو ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اگر وہی لڑکی ہاتھ لگ گئی۔"

اس نے پھر روم سروس کو فون پر مخاطب کرکے کہا۔ "سوٹ نمبر چونسٹھ میں اسپرین کی چند ٹکیاں بھی بھجوا دو۔"

کچھ دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی اور اندر آنے کی اجازت ملنے پر پھر وہی لڑکی کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ نینا کی طرف بڑھی تھی اور عبدالمنان نے دروازہ بولٹ کر دیا تھا۔ نینا کو اسپرین دے کر وہ واپسی کے لئے مڑی۔ تو عبدالمنان کو پستول لئے دروازہ کے قریب کھڑے دیکھا۔ اس نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ بھی کیا تھا۔ لڑکی بت بنی کھڑی رہی۔

"اگر تم چیخو گی بھی تو تمہاری آواز باہر نہیں جا سکے گی کیونکہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف معلوم ہوتا ہے۔"

"ہاں... یہ کک... کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ لیکن تم نے پستول کیوں نکال

لیا ہے سی نور؛ غالباً یہ سوٹ نمبر چونسٹھ ہے۔" لڑکی بولی۔

"بہت خوب... اس طرح کی اطلاع دے رہی ہو کہ سوٹ نمبر چونسٹھ میں کوئی تمہیں پستول دکھا رہا ہے۔"

لڑکی کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور وہ پھر بت بن کر رہ گئی۔

"کسی کی آمد کا انتظار نہ کرو۔ تمہاری آواز کسی ائیر فون تک ہرگز نہ پہنچ سکی ہو گی۔ تمہارے لگائے ہوئے آپریٹس کو میں پہلے ہی بیکار کر چکا ہوں۔" وہ سفاک سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

لڑکی نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور تھوک نگل کر رہ گئی۔

نینا ہاتھ میں گلاس لئے اٹھ کر اس کے قریب آ کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے سرد لہجے میں کہا۔ "اس حرکت پر تمہیں عمر قید کی سزا بھی ہو سکتی ہے۔ سرکاری آدمیوں کی ٹوہ میں رہنا ایسا ہی جرم ہے۔"

"سس... سرکاری۔" وہ ہکلائی۔

"تمہیں کس نے اس حرکت پر آمادہ کیا تھا؟"

"کرنل فرنانڈو کے ایک دوست نے۔"

"وہ مردود کرنل فرنانڈو کے نام پر فراڈ کرتا پھر رہا ہے۔" عبدالمنان نے نینا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"دیکھئے جناب! اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔" لڑکی بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "اس کی تمام تر ذمہ داری ہوٹل کے خانگی جاسوس پر ہے۔ اسی نے مجھ کو یہاں بگ لگانے کی ہدایت دی تھی۔"

"اچھا۔ ہم اسے بھی دیکھ لیتے ہیں۔ تم اس کی آمد تک یہیں ٹھہرو گی۔" اس نے کہا اور نینا سے بولا۔ "اسے دوسرے کمرے میں بند کر دو۔"

نینا اسے دھکیلتی ہوئی دوسرے کمرے میں لے گئی تھی۔ عبدالمنان نے فون پر خانگی جاسوس سے رابطہ قائم کر کے کہا۔ "سوٹ نمبر باسٹھ میں فوراً پہنچو۔"

"کیا بات ہے؟"

"ایک چور پکڑا ہے... تم لوگ اتنے غافل کیوں رہتے ہو۔"

"ابھی آیا سی نور..." دوسری طرف سے کہا گیا۔ عبدالمنان ریسیور رکھ کر کمرے سے راہداری میں نکل آیا۔ اور اب وہ تیزی سے سوٹ نمبر باسٹھ کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے دروازے کے قریب رک کر دوسری طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد لفٹ چوتھی منزل پر رکی تھی۔ اور خانگی جاسوس چوتھی منزل کی راہداری میں داخل ہو کر سوٹ نمبر باسٹھ کی طرف بڑھا تھا۔

عبدالمنان بدستور منہ پھیرے کھڑا تھا جیسے ہی خانگی جاسوس اس کے قریب پہنچا وہ تیزی سے کھسک کر بالکل اس سے جا لگا۔ کوٹ کی داہنی جیب سے ریوالور کی نال کا دباؤ اس کے پہلو پر ڈالتا ہوا آہستہ سے بولا۔ "سوٹ نمبر چونسٹھ کی طرف... پستول بے آواز ہے۔"

خانگی جاسوس ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھے جا رہا تھا۔

"چلو۔" وہ اسے دھکا دیتا ہوا بولا۔

اس طرح وہ اسے اپنے کمرے میں لایا تھا۔

"یہ... یہ... حرکت آپ کو مہنگی پڑے گی سی نور۔" خانگی جاسوس غصیلے لہجے میں بولا۔

"چلو۔" اس نے اسے دھکا دے کر دور ہٹا دیا اور جیب سے پستول نکال کر نینا سے بولا۔ "اسے بھی لاؤ۔"

"بھتیجی!" خانگی جاسوس اچھل پڑا۔ لڑکی ہونٹ بھینچے خاموش کھڑی تھی۔

"لڑکی! اب بتاؤ کیا بات تھی؟" عبدالمنان نے مجیشی سے کہا۔

"تم اپنی زبان بند رکھو گی؟" خانگی جاسوس بولا۔

"مجھے اس پر نہ مجبور کرو کہ پولیس اسٹیشن پر تم دونوں تھرڈ ڈگری کا شکار ہو جاؤ۔" عبدالمنان غرایا۔

"میں نہیں سمجھا۔"

"ابھی سمجھاتا ہوں۔ سکون سے اس کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ لڑکی تم بھی بیٹھو۔" اس نے پستول کو جنبش دے کر کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو ہمیں دھمکا نہیں سکتے۔" خانگی جاسوس آگے بڑھ کر بیٹھتا ہوا بولا۔ مجیشی بدستور کھڑی رہی۔ عبدالمنان نے پھر اس کی طرف توجہ نہیں دی تھی۔ اور خانگی جاسوس سے بولا تھا۔ "مجھے موریلی سے متعلق پوچھ گچھ کرتے دیکھ کر تم نے میرے کمرے میں الیکٹرونک بگ لگوایا۔ کیوں کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

خانگی جاسوس کچھ نہ بولا۔ وہ اسے گھورے جا رہا تھا۔ عبدالمنان کہتا رہا

"موریلی نے غالباً تمہیں اس پر آمادہ کیا تھا کہ اگر کوئی اس کے بارے میں پوچھ گچھ کرتا ہوا نظر آئے تو تم اس کی نگرانی شروع کر دو۔ تمہاری آنکھیں بتا رہی ہیں کہ میں غلط نہیں کہہ رہا۔ اب تم بتاؤ کہ تم اسے کس پتے پر رپورٹ دو گے؟"

"م... میں کچھ نہیں جانتا۔"

"موریلی کو کب سے جانتے ہو؟"

"میں کسی کو نہیں جانتا۔"

"تو پھر یہ الیکٹرونک بگ؟ میں تمہارا لائسنس اپنے دستخط سے ابھی منسوخ کر سکتا ہوں۔ کیا تم سے فرنانڈو نے کہا تھا کہ وہ اس کا دوست ہے؟"

"ن... نہیں۔" خانگی جاسوس کی زبان سے غالباً غیر ارادی طور پر نکلا تھا۔

"تو پھر تم اس کے لئے کام کرنے پر کیوں تیار ہو گئے۔ وہ کرنل فرنانڈو کا نام لے کر لوگوں کو ٹھگتا پھر رہا ہے۔"

"م... میں کیا کروں... جناب... منیجر نے بھی اسے تسلیم کر لیا تھا کہ وہ کرنل فرنانڈو کا دوست ہے۔"

"کیا اس نے فرنانڈو سے اس کی تصدیق کی تھی؟"

"میرا خیال ہے کہ نہیں کی تھی۔ میں آپ کو پوری کہانی سناتا ہوں جناب!" پھر خانگی جاسوس نے اپنی داستان چھیڑ دی تھی۔

"اب اس کی شامت ہی آ گئی ہے۔" عبدالمنان نے اس کے خاموش ہوتے ہی کہا۔ چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر بولا۔ "میں چاہوں تو ابھی تمہارا لائسنس منسوخ کر سکتا ہوں۔ لیکن میں ایسا نہیں کروں گا کیونکہ تم نے بھی دھوکا کھایا تھا۔ لو یہ میرا شناخت نامہ دیکھو۔" اس نے جیب سے ایک آئیڈنٹٹی کارڈ نکال کر خانگی جاسوس کی طرف اچھال دیا۔

خانگی جاسوس نے اسے ہاتھوں پر روک کر دیکھا تھا اور پھر اس قدر سراسیمہ نظر آنے لگا تھا جیسے شناختی کارڈ کی بجائے اپنی موت کا پروانہ دیکھ لیا ہو۔

"بلاشبہ آپ مجھے دفن کر سکتے ہیں سی نور۔" وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔

"لیکن میں ایسا نہیں کروں گا۔" عبدالمنان اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا۔

"میں آپ کے لئے کیا کر سکتا ہوں سی نور۔؟"

"بس اپنی زبان بند رکھو۔ منیجر سے بھی میرے بارے میں کسی قسم کی گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اس لڑکی کو بھی قابو میں رکھنا۔ ورنہ میں نہیں جانتا کہ تم دونوں کہاں ہو گے۔ زبان بند رکھنے کو اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اگر

کرنل فرنانڈو اپنی فورس لے کر اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا تو وہ پھر ہاتھ سے نکل جائے گا۔"

"میں سمجھ گیا سی نیور۔"

"اب بتاؤ کہ تم اسے کس پتے پر مطلع کرتے۔"

"مجھے کاغذ اور قلم دیجئے سی نور۔ حبشی نہیں جانتی۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میرے اور آپ کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہ ہونے پائے۔"

"سمجھدار آدمی معلوم ہوتے ہو۔" عبدالمنان نے کہا اور اس کے لئے کاغذ اور قلم مہیا کر دیئے۔ اس نے کچھ لکھ کر کاغذ عبدالمنان کی طرف بڑھا دیا تھا۔ اس نے اسے دیکھا اور تہہ کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"اور تم اپنا بگ بھی نکال لے جاؤ۔" عبدالمنان نے حبشی سے کہا۔

جب وہ دونوں کمرے سے جا رہے تھے اس نے ہاتھ اٹھا کر ایک بار پھر انہیں وارننگ دی تھی کہ وہ اپنی زبان بند رکھیں۔

نینا خاموش کھڑی رہی۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سے تاثرات تھے۔ ایسا معلوم ہوتا جیسے کسی قسم کی ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو۔

"ذرا میں بھی تو دیکھوں تمہارا شناخت نامہ۔"

"تم کیا کرو گی دیکھ کر۔ ایسے کئی شناخت نامے مع تصویر میرے جھولے میں پڑے رہتے ہیں۔ جہاں جیسی ضرورت ہوئی اس کے مطابق استعمال کر بیٹھا۔ اور تم دیکھنا کہ کسی دن جیل میں ہوں گا۔"

"میرا خیال ہے کہ تم وہ نہیں ہو جو نظر آتے ہو۔"

"کھلی ہوئی بات ہے۔" عبدالمنان مسکرایا۔

"میں تصور بھی نہیں کر سکتی کہ تم ذہنی طور پر بھی اتنے پھرتیلے ہو گے۔"

"پتا نہیں کب سے اس بزنس میں ہوں لیکن آج تک تو کوئی مجھ پر ہاتھ نہیں ڈال سکا۔"

"شناخت نامہ دکھاؤ؟"

"بور ہو جاؤ گی دیکھ کر..... لہذا... نہ دیکھو تو بہتر ہے۔"

"نہیں میں دیکھوں گی۔"

"یہ لو۔!" اس نے شناختی کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

وہ اسے دیکھتی رہی پھر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "تمہارے ساتھ تو گردن ہی کٹ جائے گی۔ تم اس وقت مرکزی انٹیلی جنس بیورو کے ایک ذمہ دار آفیسر بنے ہوئے ہو۔"

"ذرا دیکھنا... ہے کوئی فرق مجھ میں اور تصویر میں۔"

"انتہائی خطرناک آدمی معلوم ہوتے ہو۔"

"لیکن میں تمہیں مجبور نہیں کروں گا۔ تم جب چاہو میرا ساتھ چھوڑ سکتی ہو۔!"

"ساتھ کیسے چھوڑ سکتی ہوں۔ میری ہی وجہ سے تو تم اس بکھیڑے میں پڑے ہو۔ ہاں اس نے کیا لکھ کر دیا ہے تمہیں۔"

عبدالمنان نے جیب سے پرچہ نکالا اور پڑھنے لگا۔ "اس نے مجھ کو صرف فون نمبر دیا تھا۔ چار تین دو آٹھ سات۔ لیکن میں نے اس جگہ کا پتہ لگا لیا ہے جہاں کا فون نمبر ہے۔ چار تین برلسینا ڈسٹرکٹ کا نمبر ہے۔ دو آٹھ سات برلسینا جھیل کے قریبی قصبے لاٹی ٹرلو کی ایک عمارت کا نمبر ہے۔ عمارت کا نام ہے راڈے ولا۔ میں ایک بار پھر آپ کو اپنے پرخلوص تعاون کا یقین دلاتا ہوں سی نور۔"

"تیز آدمی معلوم ہوتا ہے۔" نینا طویل سانس لے کر بولی۔ "لیکن ...

تمھارا تو جواب ہی نہیں ہے۔"

"اب مجھے لانی ٹربو کے بارے میں بتاؤ۔" عبدالمنان نے کہا۔

"یہاں سے سو کلومیٹر کے فاصلے پر لاگو دی بولسینا واقع ہے۔ اسی کے کنارے لانی ٹربو نامی قصبہ آباد ہے۔ خوبصورت جگہ ہے۔ زیادہ تر مالدار لوگوں نے وہاں اپنی شاندار عمارتیں بنا رکھی ہیں۔ اس نواح کی سب سے اچھی تفریح گاہ ہے۔"

"تو پھر اب ہمیں یہاں سے رخصت ہو جانا چاہیئے لیکن یہ سوٹ ہمارے ہی نام پر انگیج رہے گا۔"

"جیسی تمہاری مرضی۔ تم میری زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی لائے ہو۔ برسوں سے بور ہو رہی تھی۔"

"پہلی بار کسی سے ایسی بات سن رہا ہوں۔"

"میں نہیں سمجھی۔"

"مجھے سب احمق اور بور سمجھتے ہیں۔"

"تم جھوٹے ہو۔ یہ ناممکن ہے۔"

"خصوصیت سے عورتیں مجھے پسند نہیں کرتیں۔"

"صرف شریف عورتیں نہ کرتی ہوں گی۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بڑی لگاوٹ سے مسکرائی۔ اور وہ پھر بوکھلائے ہوئے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

⁂

"یہ ہمیں کہاں لے آیا۔" جوزف چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔ "میرا تو دم گھٹ رہا ہے۔"

جیمسن بھی خاموشی سے گردوپیش کا جائزہ لے رہا تھا۔ چاروں طرف خالی کریٹ اور ڈرم بکھرے ہوئے تھے۔ غالباً کسی بہت بڑے گودام کا ایسا حصہ تھا جہاں صرف کاٹھ کباڑ بھرا رہتا تھا۔ عجیب سی ناگوار بو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی اور دن کو اتنا اندھیرا تھا کہ کیروسین لیمپ روشن کرنا پڑا تھا۔

گارڈو نے لڑکیوں کو کسی رشتے دار کے گھر بھجوا دیا تھا اور ان دونوں کو یہاں لے آیا تھا۔ اور اس وقت موجود بھی نہیں تھا۔ یہ دونوں تنہا تھے۔

"کیا کہا تھا تم نے؟" جیمسن نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔

لیکن جوزف کچھ نہ بولا۔

"کیا بے ہوش ہو گئے۔"

"نہیں اب بالکل ٹھیک ہوں۔"

"تمہارے باس کی عنایت ہے۔ الٹے سیدھے مشورے دیتا رہتا ہے۔"

"باس کو کچھ نہ کہو.... میرا مصرف ہی یہی ہے۔"

"تمہارا ہوگا۔ میری نفاست پسندی اجازت نہیں دے گی کہ یہاں دو چار گھنٹے سے زیادہ زندہ رہ سکوں۔ اور پھر اب دشواری یہ آ پڑی ہے کہ اس جگہ کی نشاندہی کیسے کروں گا۔ یہاں اس گندے علاقے میں شاید ہی کہیں فون بھی ہو۔"

"صبر کرو! گارڈو کو واپس آنے دو۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"اس کی واپسی سے پہلے ہی میرا دم نکل جائیگا۔"

"نکل جانے دو۔" جوزف سے لاپرواہی سے کہا۔

"اچھا اب تم اپنی چونچ بند رکھو۔ مجھے کچھ سوچنے دو۔"

پھر ایک گھنٹہ گزر گیا تھا لیکن گارڈو واپس نہیں آیا تھا۔

"پتہ نہیں اس بیچارے پر کیا گزری" جوزف بولا "پچیس تیس منٹ کو کہہ کر گیا تھا۔"

"اگر واقعی اس پر کچھ گزری ہے تو یہ ہمارا مقبرہ بن جائے گا۔ میں اس علاقے سے واقف نہیں ہوں۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہیں وہ ان لوگوں کے ہتھے نہ چڑھ گیا ہو۔"

"ہو سکتا ہے" جمین نے لاپرواہی سے کہا۔ پھر کچھ دیر خاموش رہ کر بولا۔

"اگر وہ ایک گھنٹہ اور نہ آیا تو ہم یہاں سے نکل چلیں گے۔ کم از کم ان لوگوں کو اطلاع دینی ہی چاہیئے جن سے ہمارا رابطہ ہے۔"

"تمہاری مرضی۔۔۔ میں تو ہر وقت تیار ہوں" جوزف بولا۔

جمین کچھ کہنے ہی والا تھا کہ پیروں کی چاپ سنائی دی۔ کوئی انہی کی طرف آ رہا تھا — اور پھر وہ کیروسین لیمپ کی روشنی میں آ گیا۔ لیکن یہ گارڈو نہیں تھا۔

"گارڈو نے تمہیں بلایا ہے" اجنبی نے کہا "وہ خود نہیں آ سکا۔"

"کہاں ہے؟" جمین نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ایک محفوظ مقام پر۔ تم لوگ جلدی سے اپنا سامان اٹھا لو۔ وقت کم ہے۔"

جوزف نے جمین سے پوچھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ جمین نے اسے بتایا تھا جوزف کے چہرے پر پہلے تو تشویش کے سائے نظر آئے۔ پھر وہ سر ہلا کر بولا "چلو۔"

گارڈو کی وین گودام کے باہر کھڑی تھی۔ وہ دونوں پچھلے حصے میں بیٹھ گئے اور اجنبی نے اس کا دروازہ باہر سے مقفل کر دیا۔

"اب دیکھو مقدر کس کال کوٹھری میں لے جاتا ہے" جمین برا سا منہ بنا کر بڑبڑایا۔ جوزف نے لاپرواہی سے شانوں کو جنبش دی اور تھیلے سے شراب کی بوتل نکال کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگا۔

گاڑی کس سمت جا رہی تھی انہیں اندازہ نہ ہو سکا۔ رفتار بہت تیز تھی دفعتاً جمین نے اپنی ناک میں جلن سی محسوس کی اور پھر سانس بھی گھٹتی ہوئی سی محسوس کی تھی۔ جوزف نے بوتل میں کاگ لگا کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ بالکل ایسا ہی محسوس ہوتا تھا جیسے نظر نہ آنے والا دھواں ان کے پھیپھڑوں میں سمایا جا رہا ہو۔

"یہ کک۔۔۔ کیا بلا ہے" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ اور جمین کا گلا اس حد تک رندھ گیا تھا کہ وہ کچھ بول ہی نہ سکا۔ پھر دوسرے ہی لمحے میں وہ سیٹ سے نیچے گر کر بے حس و حرکت ہو گئے تھے — آغاز سفر تو ان کے ہوش میں ہوا تھا۔ لیکن ان کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو سکا کہ کتنی مسافت طے کرنے کے بعد اس سفر کا اختتام ہوا تھا — جب ہوش آیا تو وہ کسی تکلیف دہ جگہ پر چت پڑے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں تھیں — وہاں صرف وہی دونوں نہیں تھے گارڈو بھی ان کے قریب ہی اسی حالت میں پڑا ہوا تھا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں تمہاری حفاظت نہ کر سکا" وہ انہیں ہوش میں دیکھ کر بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"مگر یہ ہوا کیسے؟" جمین نے اس کی طرف سر گھما کر پوچھا۔

"میں تم دونوں کو وہاں عارضی طور پر چھوڑ کر ایک خالی مکان کی کنجی حاصل کرنے نکلا تھا کہ انہوں نے مجھے ایک جگہ گھیر لیا۔ تم شائد نہیں جانتے کہ ہم سچ مچ بھیڑیوں کے جنگل میں پھنس گئے ہیں۔"

"نہیں — !" جمین کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یقین کرو۔ انہوں نے مجھ سے پہلا سوال یہی کیا تھا کہ میں نے نینا کے آدمیوں کو ٹھکانے لگا کر ان کا نشان کیوں استعمال کیا تھا۔ بہر حال انہوں نے مجھے ایسی دھمکی

دی کہ مجبور ہو کر مجھے ان کو تمہارا پتہ بتا دینا پڑا۔"

"کیسی دھمکی؟" جیمسن نے پوچھا۔

"انہوں نے کہا تھا کہ میری بہنوں کو پکڑ لیں گے اگر میں نے تمہارا پتہ نہ بتایا۔ انہیں علم تھا کہ میں پورشیا اور سلویا کو کہاں چھوڑ آیا ہوں۔"

"تم نے بہت اچھا کیا۔" جوزف پہلی بار بولا۔ "بہنوں پہ آنچ آنے سے پہلے ہم خود ہی مر جانا پسند کرتے۔"

"گارڈو خود کو کتنا بے بس محسوس کر رہا ہے۔ کاش اس سے پہلے وہ خود ہی مر گیا ہوتا۔ اپنے مہمانوں کی حفاظت نہ کر سکا۔"

"تم اس کی بالکل پرواہ مت کرو۔" جوزف بولا۔ "اگر آسمان والے کو ہمیں زندہ رکھنا منظور ہے تو وہ ہر حال میں ہماری حفاظت کرے گا۔ لیکن میں نہیں سمجھ سکتا کہ آخر یہاں کے بھیڑیے ہم پردیسیوں سے کیا چاہتے ہیں۔"

گارڈو کچھ نہ بولا۔ جیمسن بھی خاموش تھا۔

وہ غالباً کسی بڑے کمرے میں پڑے ہوئے تھے۔ بائیں جانب والی فریج ونڈو سے سرد ہوا کے جھونکے مسلسل چلے آ رہے تھے۔ اور وہ دور پہاڑوں کے اوپر پھولنے والی خوش رنگ شفق کو دیکھ سکتے تھے۔ شاید یہ کسی عمارت کی اوپری منزل تھی۔ کہیں قریب ہی ابابیلوں کا کوئی شور مچاتا ہوا جھنڈ بسیرا لے رہا تھا۔

"کیا تمہارا کوئی تیسرا ساتھی بھی ہے؟" دفعتاً گارڈو نے پوچھا۔

"کک... کیا... مطلب؟" جیمسن ہکلایا۔

"تمہارے ہوش میں آنے سے قبل ایک بدہیئت آدمی یہاں آیا تھا اور مجھ سے تمہارے تیسرے ساتھی کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ میں نے لاعلمی ظاہر کی تو

اس نے اس کی پہچان بتا کر پوچھ گچھ شروع کر دی تھی۔"

"کیا پہچان بتائی تھی؟" جوزف نے بھرائی ہوئی آواز میں پوچھا۔

"صورت سے بالکل بے وقوف معلوم ہوتا ہے۔"

"صورت سے تو ہم دونوں ہی بے وقوف لگتے ہیں۔" جیمسن نے کہا۔

"نہیں... نہ وہ نیگرو ہے اور نہ تمہاری طرح دبلا پتلا۔"

"ہمارے بارے میں تم نے کیا بتایا؟" جوزف نے سوال کیا۔

"تمہارے بارے میں اس کے علاوہ اور کیا جانتا ہوں کہ نیلی نے تمہیں میرے پاس اس لئے بھجوایا تھا کہ اس کے گاہک وہاں کسی نیگرو کی موجودگی پسند نہیں کرتے تھے۔"

"بہرحال تم فکر نہ کرو۔" جیمسن بولا۔ "اب ان بھیڑیوں کا وقت قریب آگیا ہے۔"

گارڈو نے قہقہہ لگایا تھا اس بات پر۔

"ہاں... ہاں... ہمیں خوش ہی رہنا چاہیئے۔" جوزف نے کہا۔

"بس اب خاموش رہو۔" گارڈو نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ "اگر تم مجھے پہلے ہی بتا دیتے کہ یہاں تم لوگوں کی موجودگی کوئی خاص مقصد رکھتی ہے تو میں اس طرح مار نہ کھاتا۔ خود بھی ہوشیار رہتا اور تمہیں بھی مشورے دیتا۔"

کوئی کچھ نہ بولا۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی چاپ سنائی دی۔ کسی نے کمرے میں آ کر روشنی کی اور دروازے کے قریب سے انہیں دیکھتا رہا پھر وہ چلا گیا تھا۔

"یہ فریج ونڈو اب بند کر دی جاتی تو بہتر تھا۔" جیمسن بولا۔ "میں سردی محسوس کر رہا ہوں۔"

"آواز دو اپنے غلاموں کو آ کر بند کر دیں۔" گارڈو زہریلی ہنسی کے ساتھ بولا۔

"ارے کوئی ہے؟" جیمسن نے احمقانہ انداز میں ہانک لگائی اور پھر حلق پھاڑ کر گانے لگا

"کیا پاگل ہو گئے ہو۔ خاموش رہو۔" گارڈو نے زور سے کہا۔

"انہیں بھوک لگ آئی ہو گی۔" جوزف بولا۔ "جب تک کچھ کھانے کو نہ مل جائے اسی طرح حلق پھاڑتا رہے گا۔"

دفعتاً دروازے کے قریب سے کسی نے للکارا۔ "کیوں شور مچا رکھا ہے۔"

"سنو پیارے بھائی۔" جیمسن گڑگڑایا۔ "میری ہتھکڑیاں پیروں میں ڈال دو اور مجھے ایک گٹیار لا دو۔"

للکارنے والا قریب آ گیا۔ یہ ایک قوی الجثہ اور بدہیبت آدمی تھا۔

"تو تم دونوں بھی ہوش میں آ گئے۔" وہ انہیں گھورتا ہوا غرایا۔

"ہاں سی نور۔ لیکن ہمارا یہ حشر کیوں۔" جیمسن بولا۔ "ہم تو گانے بجانے والے لوگ ہیں۔"

"تمہارا نام جیمسن ہے۔ تم کبھی ہپی ہوا کرتے تھے۔ اور یہ جوزف موگونڈا ہے۔"

"درست ہے سی نور۔"

"عمران کہاں ہے؟"

"ارے باپ رے۔ سچ مچ مارے گئے۔" جیمسن کپکپاتی ہوئی آواز میں بولا۔ "تو یہ کوئی چکر تھا۔ سن لیا تم نے کالے آدمی۔"

"کیا بکواس کر رہے ہو۔" جوزف غرایا۔

"تم چپ رہو۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ کوئی چکر ضرور ہے۔ خواہ مخواہ ہمیں یورپ کی سیر کے لئے چھٹی نہیں دی گئی۔"

وہ آدمی آگے بڑھا اور جیمسن کی گردن پکڑ کر اسے اٹھاتا ہوا بولا۔ "بتاؤ وہ کہاں ہے؟"

"ہم دونوں تنہا آئے تھے۔ ہم سے کہا گیا تھا کہ ہوائی مستقر پر کوئی ہمیں

ریسیو کر کے کہیں لے جائیگا۔ لیکن وہ نامعلوم آدمی مستقر پر موجود نہیں تھا۔ مجبوراً ہمیں نے نیلی کے بورڈنگ ہاؤز کا رخ کرنا پڑا۔ وہ ایک بہت نیک دل عورت ہے لیکن اس کے گاہکوں کو کالے آدمی کے قیام پر شدید اعتراض تھا۔ اس لئے اس نیک دل عورت نے ہمیں بھائی جینی گارڈو کے سپرد کر دیا۔"

"تم نے اپنی ڈاڑھی کیوں صاف کر دی۔" اچانک جوزف سے سوال کیا گیا۔

"یہ سب میرا مضحکہ اڑاتے تھے۔" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔

"پہلے بھی نہیں تھی ڈاڑھی۔"

"میں احتجاج کرتا ہوں جناب!" جیمسن بول پڑا۔ "آپ نے میری ڈاڑھی کی خیریت نہیں دریافت فرمائی۔"

"میرا وقت ضائع نہ کرو۔ میں عمران کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔"

"مجھے جو کچھ معلوم تھا عرض کر چکا۔"

"تم دونوں یہاں کیوں آئے تھے؟"

"یہاں آنے کا مشورہ تو مسٹر عمران ہی نے دیا تھا۔ میں نے ابھی آپ کو بتایا تھا کہ ہم کس طرح نیلی کے بورڈنگ ہاؤز تک پہنچے تھے لیکن مقصد کا علم ابھی تک نہیں ہو سکا۔"

"تم دونوں کو عنقریب پولیس کے حوالے کر دیا جائے گا کیونکہ تم جعلی پاسپورٹ پر یہاں آئے ہو۔"

"قطعی نہیں جناب ہمارے پاسپورٹ جعلی نہیں ہیں۔ جوزف کی ڈاڑھی دوبارہ اگ سکتی ہے۔"

"اس صورت میں اگر تم نے کل صبح تک عمران کا پتہ نہ بتایا تو تمہارے جسم کا ریشہ ریشہ الگ کر دیا جائے گا۔"

"اگر عمران سے اس طرح ہمیں نجات مل سکتی ہو تو ہمیں اس پر بے حد خوشی ہو گی۔"

جیمین ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"کیا مطلب؟"

"ہم اس کے لئے کام کر کے خوش نہیں ہوتے" جیمین نے کہا۔ گفتگو اطالوی میں ہو رہی تھی ورنہ جوزف ضرور مداخلت کر بیٹھتا۔ بدہیئت آدمی شاید ان دونوں سے اس حد تک واقف تھا کہ اس نے جوزف سے انگریزی ہی میں سوالات کئے تھے۔

"لیکن نہیں!" جیمین کہتا رہا "مجھے صرف اپنے بارے میں یہ کہنا چاہیئے۔ جوزف تو اس کا زر خرید غلام ہے۔ اس سے غداری نہیں کرے گا۔"

بدہیئت آدمی چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا پھر دروازے کی طرف مڑتا ہوا بولا "تم میرے ساتھ آؤ" جیمین نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر بائیں آنکھ دبائی تھی اور اس کے پیچھے ہو لیا تھا۔

⁂

وہ البرٹو سنالینی ہی بنا رہا اور نینا بیوی کی حیثیت سے اس کی ہمسفر رہی۔ قصبہ لائی ٹربو تک انہوں نے بس کے ذریعے سفر کیا تھا اور سرِ شام منزل مقصود تک پہنچ گئے تھے۔ یہ علاقہ نینا کا دیکھا بھالا ہوا تھا اس لئے قیام کے لئے ایک مناسب سی جگہ بھی مل گئی تھی۔ بڑا خوبصورت ماحول تھا اس علاقے کا۔ جھیل کے گرد کی پہاڑیاں سر سبز و شاداب تھیں جن پر جگہ جگہ صاف ستھری عمارتیں نظر آتی تھیں جھیل کے چاروں طرف چھوٹے چھوٹے ہٹ بکھرے ہوئے تھے۔

"میں بہار کے موسم کا کچھ حصہ یہیں گزارتی ہوں" نینا نے کہا۔

"کیا فائدہ ہوتا ہے اس سے...؟"

"بہت فائدہ ہوتا ہے۔ شہر کی مصروف زندگی سے کچھ دنوں کے لئے پیچھا چھوٹ جاتا ہے۔"

"کیا کسی نے تمہیں شہر کی مصروف زندگی گزارنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ مستقل طور پر یہیں رہا کرو۔"

"تم کسی بات کا سیدھی طرح جواب دینا بھی جانتے ہو یا نہیں۔"

"مجھے بے حد افسوس ہے" وہ احمقانہ انداز میں بولا "مجھے عورتوں سے گفتگو کرنے کا سلیقہ نہیں ہے۔"

"میں سکھا دوں گی" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی مسکرائی۔

"اب مجھے کیا کہنا چاہیئے اس پر...؟"

"میرا شکریہ ادا کرو! سچ بتاؤ کبھی کسی سے محبت بھی کی ہے تم نے۔"

"شادی ہی نہیں کی پھر محبت کیسے کرتا۔"

"محبت کے لئے شادی تو ضروری نہیں ہے۔"

"ہمارے یہاں جس سے شادی ہوتی ہے صرف اسی سے محبت کی جا سکتی ہے۔ کسی غیر عورت سے محبت کا تصور یہودی سازش کا نتیجہ ہے۔"

"خدا کے لئے بات بات پر اپنا عرب ہونا مت جتاؤ۔ اب محبت بھی یہودی سازش کا نتیجہ ہو گئی۔"

"بے شک —! غیر عورت سے محبت کرنا یسوع مسیح کی تعلیم کے منافی تھا۔ یہودیوں نے محبت کی داستانیں گڑھیں اور جا بجا گاتے پھرے۔ نوجوانوں کے ذہنوں پر ان کہانیوں کا نشہ طاری ہونے لگا اور وہ مسیح کے بندھنوں سے آزاد ہونے لگے۔"

"بس بس! بور مت کرو" نینا ہاتھ اٹھا کر بولی "ہم کسی نیک کام کی نیت سے نہیں نکلے ہیں۔"

"مجھے صرف اپنے چاقو سے محبت ہے جو میری راہ میں حائل ہونے والوں کا لہو چاٹ لیتا ہے۔"

"یہ بھی غالباً مسیح کی تعلیم کا کوئی جزو ہوگا۔" نینا نے طنزیہ کہا۔

"مسیح کا نام تو میں نے یہودیوں کی ضد میں لیا تھا۔ مجھے کسی سے بھی دلچسپی نہیں۔ میرا مذہب خنجر کی دھار ہے۔"

"ابھی تک تو صرف ذہنی جنگ کے ماہر ثابت ہوتے ہو۔"

"کبھی چاقو کے ہاتھ بھی دیکھ لینا۔"

"اچھا سنو!" دفعتاً پر تفکر لہجے میں بولی "کیا میرا ایک مشورہ قبول کروگے۔"

"ضرور... ضرور۔"

"اب البرٹو سنالینی والا قصہ ختم کردو۔"

"میں نہیں سمجھا۔"

"اگر اس کی جان پہچان کا کوئی آدمی مل گیا تو تم دشواری میں پڑوگے۔ یہ ایک ایسی تفریح گاہ ہے جہاں زیادہ تر سرکاری آفیسر چھٹیاں گزارتے ہیں۔"

"اگر ایسا ہے تو تم نے معقول مشورہ دیا ہے۔ اچھی بات ہے تو پھر وہی الجزائری عبدالمنان۔"

"وہ تو اصلی شکل ہے نا تمہاری۔"

"صد فیصد اصلی۔!"

"پتہ نہیں کیوں۔ اصلی شکل سے بالکل احمق لگتے ہو۔"

"حشیش کی تجارت نے صحت سے زیادہ چہرے پر اثر ڈالا ہے۔ بہرحال اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔"

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں۔" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

"ڈاکٹر موریلی کی تلاش میں۔"

"اور تم خواہ مخواہ میرے لئے خطرے میں پڑے ہو؟" نینا نے سوال کیا۔

"اس کا صحیح جواب میں ابھی نہیں دے سکوں گا۔ بہرحال تم خطرے میں تھیں۔ کیمبرٹی باؤل میں بیٹھی رہ کر نقصان میں رہتیں۔"

پھر وہ اس عمارت کی تلاش میں نکلے تھے جس کے بارے میں فرانسیا کے خانگی جاسوس سے معلومات حاصل ہوئی تھیں۔ عبدالمنان نے اپنے میک اپ میں تبدیلی نہیں کی تھی۔ نینا نے ایک بار پھر اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ اس میک اپ کی وجہ سے زحمت میں پڑ سکتا ہے۔ جواب میں اس نے کہا تھا کہ فی الحال وہ میک اپ اس کے لئے ضروری ہے۔

پہاڑی پر بنی ہوئی وہ الگ تھلگ عمارت بڑی شاندار تھی۔ پرانی وضع کی تھی لیکن اس میں کچھ جدید ترین تبدیلیاں کی گئی تھیں۔ عمارت کے مقابل ایک ٹیلے پر پہنچ کر وہ رک گئے۔ ایک فرنچ ونڈو بالکل ان کے سامنے تھی اور پوری طرح روشن نظر آرہی تھی۔

"کیا اسی وقت کچھ کر گزرنے کا ارادہ ہے؟" نینا نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

حالات پر منحصر ہے۔" اس نے کہا اور تھیلے سے دوربین نکالی۔

"اس اندھیرے میں دوربین کیوں نکالی ہے؟"

منور اور روشن کھڑکیوں کا جائزہ لوں گا۔ اس فرنچ ونڈو میں کچھ لوگ نظر آرہے ہیں۔" اس نے کہتے ہوئے دوربین آنکھوں سے لگالی۔ اور دوسرے ہی لمحے میں بولا۔ "واہ... وہاں تو تین [illegible] فرش پر چت پڑے ہوئے ہیں۔ خوب۔ خوب ایک سیاہ فام بھی ہے۔"

"مجھے دینا۔" نینا نے مضطربانہ انداز میں دوربین پر ہاتھ ڈال دیا۔ اب وہ

فرنچ ونڈو کی طرف دیکھ رہی تھی۔ دفعتاً بول اٹھی "اوہ! موریلی۔ وہ کمرے میں داخل ہوا ہے۔ بے شک ان میں سے ایک سیاہ فام آدمی معلوم ہوتا ہے۔ شائد وہ دونوں اس کے ہتھے چڑھ گئے ہیں۔ مگر تیسرا کون ہے"

اس نے دوبارہ دوربین اسے پکڑا دی۔

"اوہ! تو یہ ہے موریلی۔۔۔ خاصی خوفناک صورت والا ہے"

"پتہ نہیں ان لوگوں کا کیا چکر ہے"

"بہت جلد معلوم ہو جائے گا"

"کیا مطلب؟"

"کچھ نہیں۔۔ اوہ۔۔۔ ان میں سے ایک کو اس نے اٹھا کر کھڑا کر دیا ہے۔ خوب اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں۔ وہ اس سے کچھ کہہ رہا ہے"

"لاؤ۔۔۔ دیکھوں" نینا نے دوربین کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"نہیں۔۔۔ ٹھہرو۔۔۔ وہ جا رہا ہے۔ اور اس کے پیچھے وہ آدمی ہے جس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ہیں۔ وہ دونوں چلے گئے۔ اب دیکھو۔ یہ کون ہے۔ جس نے فرنچ ونڈو کی طرف سر گھمایا ہے" اس نے دوربین نینا کو تھما دی۔

"یہ۔۔۔ یہ تو۔۔۔ جینی گارڈو معلوم ہوتا ہے۔ یہ بھی پکڑا گیا۔ ہو سکتا ہے۔ کچھ دیر بعد یہاں سے تین بنڈل برآمد ہوں اور لاگوڈی بولسینا میں غرق کر دیئے جائیں"

"میری موجودگی میں یہ ناممکن ہے۔ اب تم جاؤ ہٹ میں میرا انتظار کرنا"

"یہ ناممکن ہے۔ میں بہر حال تمہارے ساتھ ہی رہوں گی"

"کیا تم درخت پر چڑھ سکتی ہو"

"پھر بیوقوفی کی باتیں شروع کر دیں"

"نہیں میں اس درخت کی بات کر رہا ہوں جس کی ایک شاخ فرنچ ونڈو پر جھکی ہوئی ہے"

"میں تمہیں اس حماقت کی اجازت نہیں دوں گی۔ پتہ نہیں عمارت میں کتنے آدمی ہوں"

⁂

موریلی اسے ٹٹولنے والی نظروں سے دیکھے جا رہا تھا۔ اور جمیسن کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی "میں غلط نہیں کہہ رہا۔ فاقوں سے تنگ آ کر میں نے اس کے لئے کام کرنا شروع کیا تھا۔ اب گردن تک پھنس چکا ہوں۔ اگر مجھے صرف ایک بار بھی موقع مل جائے تو میں نکل بھاگوں گا۔ ویسے اصل آدمی تو ایکسٹو ہے۔ عمران بھی ایک آلۂ کار سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا"

"کرنل ہورلیشیو پر تو عمران ہی نے ہاتھ ڈالا تھا" موریلی اسے گھورتا ہوا بولا۔

"خدا کی پناہ! تو یہ قصہ ہے۔۔۔ کک۔ کیا تم وہی ایجنٹ ہو جس نے ایکسٹو کو ڈبل کراس کیا تھا" جمیسن کے لہجے کی حیرت بناوٹی نہیں تھی۔

"فضول بکواس سننے کے لئے تمہیں یہاں نہیں لایا"

"تب پھر صاف صاف سن لو کہ میں عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ اگر تم اس کے احوال سے تھوڑی بہت واقفیت بھی رکھتے ہو تو تمہیں علم ہوگا کہ کالا آدمی میری نسبت اس سے زیادہ قریب ہے"

"میں تم دونوں کی کھال اتار دوں گا" کہہ کر موریلی نے کسی کو آواز دی۔ ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا۔

"ان دونوں کو بھی لاؤ" اس نے اس سے کہا۔ جمیسن سختی سے ہونٹ بھینچے کھڑا تھا۔ اس کی اسکیم فیل ہو گئی تھی۔ وہ موریلی کو شیشے میں نہیں اتار سکا تھا۔ ویسے اسے

خوش تھی کہ وہ یہاں عمران کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ لیکن وہ فون نمبر جس پر کسی ہیڈ سے رابطہ قائم کرتا رہا تھا۔ کہیں تشدد کے دوران میں وہ فون نمبر اس کی زبان سے پھسل نہ جائے۔ اور ان پر تشدد ہونا لازمی ٹھہرا — ضروری نہیں کہ ان پر نظر رکھنے والے اب بھی ان کے احوال سے واقف ہوں۔ تھوڑی دیر بعد جوزف اور گارڈو بھی اسی کمرے میں پہنچا دیئے گئے۔ جوزف نے جیمسن کو گھور کر دیکھا تھا۔ اور پھر موریلی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

”جوزف موگنڈا۔“ موریلی سرد لہجے میں بولا ”تمہارا آخری وقت قریب ہے۔“

”یہ اطالوی نہیں جانتا۔“ جیمسن بول پڑا۔

”میں جانتا ہوں۔“ موریلی نے کہا اور یہی جملہ انگریزی میں دہراتا ہوا بولا ”صرف پندرہ منٹ دے رہا ہوں اگر تم نے عمران کا پتہ نہ بتایا تو زندہ آگ میں جھونک دیئے جاؤ گے۔“

”آسمان والا مجھ پر مہربان ہے مسٹر۔ میں باس کا پتہ نہیں جانتا۔ اگر جانتا بھی ہوتا تو تم مجھ سے نہ اگلوا سکتے۔“

”یہ بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔“ جیمسن بولا۔

”تم خاموش رہو۔“ موریلی غرایا۔

”میرا مطلب تھا کیا یہاں کوئی ایسی کرسی نہیں جس پر بٹھا کر تم غیبی ذرائع سے ہمیں سب کچھ اگل دینے پر مجبور کر دو۔ جیسے کرنل ہورنشیو نے ایکسٹو سے متعلق معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔“

”اس بکواس کا مطلب؟“

”تمہیں بھی آسانی ہو گی اور ہم پر بھی اس کی ذمہ داری نہ ہو گی کہ ہم نے اگل دیا۔“

”میں سمجھ گیا تم کیا چاہتے ہو۔“ موریلی کے ہونٹوں پر خوفناک سی مسکراہٹ نمودار ہوئی دفعتاً جوزف اردو میں بولا ”یہ وہ آدمی نہیں جس کا تصویر ہمارے پاس تھا۔“

”میں بھی دیکھ رہا ہوں اندھا نہیں۔ چپ چاپ کھڑے رہو۔“ جیمسن نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

موریلی نے ڈپٹ کر پوچھا تھا کہ ان دونوں نے ایک دوسرے سے کیا کہا تھا۔

”شراب مانگ رہا تھا۔“ جیمسن بولا ”ہر وقت پیتا رہتا ہے۔ کئی گھنٹے سے نہیں ملی۔ کم از کم چھ بوتلیں اس کے سامنے رکھوا دو شاید ترنگ میں آ کر بتا ہی دے جو کچھ جانتا ہے۔“

”بکواس مت کرو۔ سب سے پہلے میں گارڈو کو ذبح کروں گا۔ ہو سکتا ہے اس دوران میں تم دونوں کو عقل آ جائے۔“ یہ کہہ کر اس نے میز کے پائے سے لگا ہوا ایک بٹن دبایا تھا۔ جیمسن نے گارڈو کی طرف دیکھا۔ اس کے چہرے سے ذرہ برابر بھی مترشح نہیں ہوتا تھا کہ وہ خائف ہے۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور آنکھیں سرخ تھیں۔

وہ آدمی جو ان دونوں کو اس کمرے میں لایا تھا وہیں موجود تھا۔ دفعتاً موریلی غصیلے لہجے میں بولا ”جاؤ دیکھو! وہ آئے کیوں نہیں؟“

وہ دروازے سے نکلا ہی تھا کہ اچھل کر پھر کمرے میں آ پڑا۔ بالکل ایسا ہی لگا تھا جیسے کسی نے اس کو اٹھا کر کمرے کے وسط میں پھینک دیا ہو۔ موریلی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا تھا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں ایک آدمی داخل ہوا اور اپنا داہنا ہاتھ اٹھا کر بولا ”قانون کے نام پر۔!“

موریلی جہاں تھا وہیں رک گیا۔ تینوں قیدی بھی دروازے کی طرف مڑے تھے۔

”تمہیں اندر داخل ہونے کی جرأت کیسے ہوئی۔“ موریلی دہاڑا۔

”میں نے قانون کا حوالہ دیا تھا۔“ نووارد نے نرم لہجے میں کہا اور پھر ایک عورت کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اس پر نظر پڑتے ہی موریلی اچھل پڑا۔

"نینا سائرو"

"ہاں... سی نورڈانو موریلی"

موریلی کے آدمی نے فرش پر پڑے پڑے ہی ریوالور نکال لیا تھا۔ لیکن جوزف نے ہتھکڑیوں سمیت اس پر چھلانگ لگائی اور ریوالور چکنے فرش پر پھسلتا ہوا عورت کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے بڑے اطمینان سے جھک کر اسے اٹھا لیا۔

اچانک موریلی کچھ لوگوں کے نام لے کر چیخنے لگا تھا۔

"خواہ مخواہ حلق نہ پھاڑو" اجنبی پرسکون لہجے میں بولا "وہ سب اسی کمرے میں بے ہوش پڑے ہیں۔ جہاں تاش کھیل رہے تھے"

"تم کون ہو؟"

"قانون کا ایک محافظ۔ تمہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ تم ان تینوں کو ہتھکڑیاں پہناؤ"

اس دوران میں جوزف نے موریلی کے آدمی کو رگڑ ڈالا تھا۔ وہ جلد ہی بے حس و حرکت ہو گیا۔

"شناخت نامہ دیکھے بغیر میں تمہارے بیان پر یقین نہیں کر سکتا"

اس نے جیب سے شناخت نامہ نکال کر اس کی طرف اچھال دیا۔ موریلی نے اسے ہاتھوں پہ روکا تھا اور بغور دیکھنے لگا تھا۔

"یہ بھیڑیوں کا سربراہ ہے سی نور" دفعتاً گارڈو بھرائی ہوئی آواز میں بولا "ہم تینوں اس کے راز سے واقف ہو گئے تھے"

"تم چپ رہو" موریلی پیر پٹخ کر دہاڑا۔

"چیخو مت! میرے ساتھ ایک خاتون بھی ہیں" نووارد بولا۔

"البرٹو سنالینی! مجھے حیرت ہے کہ تم مجھے نہیں جانتے" موریلی نے نرم لہجے میں کہا "یہ تینوں چور ہیں۔ تم نے مشہور بدمعاش جینی گارڈو کا نام ضرور سنا ہوگا۔ وہ رہا... اور تم ایک بدمعاش عورت کے کہنے پر یہاں دوڑے چلے آئے ہو" نینا نے جھپٹ کر ایک تھپڑ موریلی کے گال پر رسید کیا۔ شاید اس سے حماقت ہی سرزد ہوئی تھی کیونکہ دوسرے ہی لمحے میں موریلی نے اس کے بائیں ہاتھ سے ریوالور چھین لیا جسے کچھ ہی دیر پہلے اس نے فرش سے اٹھایا تھا پھر اس نے اسے دھکا دیا تھا اور ان دونوں پر ریوالور تان کر بولا "اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ" نینا کے ہاتھ غیر ارادی طور پہ اوپر اٹھ گئے تھے۔ لیکن اس کا ساتھی بدستور لاپروائی سے کھڑا رہا۔ پھر وہ آہستہ سے بائیں جانب ہٹا تھا۔

"گولی مار دوں گا" موریلی نے دھمکی دی اور پیچھے ہٹ کر میز کے پائے سے لگا ہوا بٹن دبانے لگا۔

"بتاؤ! اس عورت نے تم سے کیا کہا تھا" اس نے ریوالور کو جنبش دے کر سوال کیا۔

"اس نے تو کوئی خاص بات نہیں کہی تھی۔ لیکن جینی گارڈو نے تم پر جو الزام عائد کیا ہے اس کی جواب دہی کے لئے تیار ہو جاؤ" نووارد نے کہا۔

"میں تمہیں یہیں دفن کر دوں گا۔ اسی کو جوابدہی سمجھ لینا"

"تو تمہیں اعتراف ہے کہ تم بھیڑیوں کے سربراہ ہو"

"ہاں۔ میں ایک بھیڑیا ہوں... سربراہ سمجھ لو... پھر؟"

"ابھی بتاتا ہوں!" وہ کہتا ہوا ایک قدم آگے بڑھا ہی تھا موریلی نے فائر کر دیا۔ اس نے ایک جانب چھلانگ لگائی۔ موریلی نے دوسرا فائر کیا۔ وہ بھی خالی گیا۔ پھر تیسرا... چوتھا... پانچواں... چھٹا.... اور اس کے بعد اس نے

موریلی پر چھلانگ لگائی تھی۔

"واہ... وا... میرے ویر... میرے جیالے... عرب!" نینا اچھل اچھل کر تالیاں بجا رہی تھی۔

"کمال ہے... کمال ہے" جینی گارڈو کے دانت نکلے پڑ رہے تھے۔ جوزف اور جمین خاموش کھڑے ایک دوسرے کی طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اس وقوعے پر یقین نہ آرہا ہو۔

اجنبی کا مکا موریلی کے جبڑے پر پڑا تھا لیکن ایسا ہی معلوم ہوا جیسے اس نے کسی دیوار پر مکا مارا ہو۔ پھر موریلی اس سے لپٹ پڑا تھا۔

"اب ہمیں کیا کرنا چاہئے" جمین بڑبڑایا۔

"کچھ بھی نہیں!" گارڈو نے کہا "بہت جاندار آدمی معلوم ہوتا ہے اسے ٹھیک کر دے گا پتہ نہیں یہ کون ہے۔ اگر نینا کا ساتھی ہوا تو میرے لئے بدستور خطرہ باقی ہے"

"تمہارے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے بھائی گارڈو" جوزف بھرائی ہوئی آواز میں بولا "تمہارے لئے ہم اپنی جانیں دے دیں گے"

"ہماری ہتھکڑیاں" جمین چاروں طرف دیکھتا ہوا بولا۔

موریلی نے اجنبی کو دور اچھال دیا تھا۔ وہ پھر اٹھا اور کسی لڑاکے مرغ کی طرح حملے کا پہلو تلاش کرتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے موریلی سے خوفزدہ ہو۔ موریلی اسے محسوس کرتے ہی شیر ہو گیا۔ اس نے اجنبی پر چھلانگ لگائی اور اپنے ہی زور میں منہ کے بل فرش پر چلا آیا۔ دوسرے ہی لمحے میں اجنبی اس کی پشت پر سوار تھا۔ لیکن موریلی نے اسے پھر اچھال پھینکا اتنی مہلت ہی نہیں دی تھی کہ وہ اسے اپنے پیروں سے جکڑ سکتا۔ اس کے بعد وہ

خود بھی اٹھ ہی رہا تھا کہ اجنبی کی ٹھوکر اس کی پیشانی پر پڑی اور وہ کریہہ سی آواز کے ساتھ دوسری طرف الٹ گیا — دوسری ٹھوکر بائیں پہلو پر پڑی — تیسری ٹھوڑی پر — پھر موریلی اٹھ نہیں سکا تھا۔ ٹھوکریں کھا کھا کر حلق پھاڑتا رہا — ذرا ہی سی دیر میں وہ بے سدھ ہو گیا۔ البرٹو نے اس کی جیبیں ٹٹول کر کچھ چیزیں برآمد کیں۔ جن میں ہتھکڑیوں کی چابیاں بھی تھیں۔

وہ تینوں آزاد ہو گئے۔

"تم تینوں بھاگ جاؤ" البرٹو بولا۔ اس نے دوسروں کی نظریں بچا کر جمین کو آنکھ بھی ماری تھی۔

"یہ... یہ...!" نینا گارڈو کی طرف ہاتھ اٹھا کر بولی۔

"یہ بھی جائے گا"

"یہ میرے چار آدمیوں کا قاتل ہے" نینا اس کے قریب پہنچ کر آہستہ سے بولی۔

"تم نے بھی میرے سامنے چار کو موت کے گھاٹ اتارا ہے" اس نے بھی اتنی ہی آہستگی سے کہا کہ دوسرے سن نہ سکیں۔ نینا کچھ نہ بولی۔ اور اس نے ان تینوں سے پھر کہا کہ وہ وہاں سے چلے جائیں۔

جمین اور جوزف نے گارڈو کے بازو پکڑے تھے اور دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے اور البرٹو انہیں بتاتا رہا تھا وہ کس طرح صدر دروازے تک پہنچیں گے۔

ان کے چلے جانے کے بعد البرٹو نے ہتھکڑیوں کا ایک جوڑا موریلی کے بے ہوش ملازم کے ہاتھوں میں ڈالا اور دوسرا پیروں میں۔

نینا خاموشی سے سب کچھ دیکھتی رہی۔ پھر دفعتاً وہ موریلی کی طرف متوجہ ہو گئی۔ حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسے گھورتی رہی اور پھر تیزی سے اسکی جانب

بڑھی تھی۔

"ارے۔ ارے۔ یہ تو مر گیا۔" وہ اس پر جھکی ہوئی گھٹی گھٹی سی آواز میں بولی۔

"ہو سکتا ہے۔" ابرٹو لاپرواہی سے بولا۔ "بائیں پہلو پر پڑنے والی ٹھوکر نے حرکت قلب بند کر دی ہو گی۔ ویسے تم اسے ڈانو موریلی کی حیثیت سے کب سے جانتی ہو؟"

"میرا خیال ہے پچھلے تین سال سے۔"

"اب میں تمھیں اس کی اصلی شکل دکھاؤں گا۔"

وہ نینا کو اس کے قریب سے ہٹا کر خود اس پر جھک پڑا۔ قریب ہی پڑے ہوئے اپنے تھیلے سے کوئی سیال نکالا تھا اور اس کے چہرے کے بعض حصوں کو تر کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ موریلی ہے۔

"یہ کون ہے؟ میں تو اسے نہیں جانتی۔"

"موریلی کی حیثیت سے یہ غالباً بھیڑیوں کا سربراہ تھا۔ لیکن میں بھی نہیں جانتا کہ یہ کون ہے۔"

"اب کیا کرو گے۔"

"اسے اپنے کپڑے پہناؤں گا۔ اور خود اس کا لباس پہنوں گا۔ تم دوسری طرف منہ کر کے کھڑی ہو جاؤ۔"

"پانچ چھ منٹ بعد اس نے کھنکار کر اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔"

"مگر تم نے یہ کیوں کیا ہے؟" نینا مضطربانہ انداز میں بولی۔

"اب میں اس کے سینے پر بھیڑیوں کا نشان بناؤں گا اور ہم یہاں سے نکل چلیں گے۔ فی الحال خاموش رہو باتیں بعد میں ہوں گی۔" اس نے کہا اور تھیلے سے قلم نکال کر مردہ آدمی کی قمیض پر کھوپڑی اور خنجر بنایا۔ بے ہوش آدمی کے ہاتھ پیروں سے ہتھکڑیاں نکالیں اور نینا کا بازو پکڑے ہوئے عمارت سے باہر نکل آیا۔

کچھ دیر بعد وہ اسی ہٹ میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں انہوں نے قیام کیا تھا۔ نینا اس کے لئے کافی انڈیل رہی تھی۔

"اب میں تمہارے اس سوال کا جواب دوں گا۔ ذرا گرما گرم کافی کا ایک کپ پی لینے دو... ٹھیک... ہوں۔" اس نے خاموش ہو کر کافی کا گھونٹ لیا۔ اور طویل سانس لے کر بولا۔ "اگر میں اسے موریلی ہی کی حیثیت سے وہاں پڑا رہنے دیتا تو اس کے گھر کے ہماری تلاش میں نکل کھڑے ہوتے۔ اور اب ہوش میں آنے کے بعد جب ایک اجنبی کی لاش میرے لباس میں دیکھیں گے اور اس کے سینے پر اپنے گروہ کا نشان بھی دیکھیں گے تو یہی سمجھیں گے کہ موریلی اسے مار کر کسی وجہ سے کہیں چل دیا۔ اس طرح وہ اس لاش کو ٹھکانے بھی لگا دیں گے۔"

"تم نے اپنا شناختی کارڈ بھی اٹھایا تھا وہاں سے یا نہیں۔"

"میں ایسی چیزیں بھولا نہیں کرتا۔"

"مجھے یقین نہیں کہ تم اس دنیا کے آدمی ہو۔"

"مریخ سے آیا ہوں۔"

"سچ بتانا۔ تم واقعی سانڈرو کے دوست ہو یا نہیں— میرا خیال ہے کہ تم عرصہ سے موریلی کی تاک میں رہے تھے۔ اور وہ دونوں دراصل تمہارے ہی آدمی تھے۔"

"اگر میں سانڈرو کا دوست نہیں۔ تب بھی میں نے تمہارے ساتھ کوئی برائی نہیں کی۔ موریلی کے بارے میں سچی بات یہ ہے کہ میں اس کی تاک میں تھا۔ اس نے یہاں میرا بزنس خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہاں وہ میرے ہی آدمی تھے اور اسی لئے یہاں آئے تھے کہ موریلی ان سے چھیڑ چھاڑ کرے اور میں اسے ٹھکانے لگا دوں۔ لیکن یقین کرو کہ میں اسے موریلی کی حیثیت سے نہیں جانتا تھا۔ یہ آسانی مجھے تمہاری ہی وجہ سے ہوئی۔ اور ہاں! میں تم سے صرف اتنا ہی چاہوں گا کہ تم

جیسی گارڈو کو اس کے حال پر چھوڑ دو۔"

"تم کہتے ہو تو یہی ہوگا۔" وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بڑے پیار سے بولی۔

"الجزائری عبدالمنان تمہیں ہمیشہ یاد رکھے گا۔"

"اور جب بھی یہاں آئے گا میرا ہی مہمان رہے گا۔"

لیکن دوسری صبح جب وہ بیدار ہوئی تو الجزائری عبدالمنان اپنے تھیلے سمیت غائب تھا۔ اور کیوں نہ غائب ہو جاتا اسے تو روم پہنچ کر ان دو قربانی کے بکروں کو تلاش کرنا تھا جن کی وساطت سے وہ نینا تک پہنچا تھا اور پھر نینا نے اس کی راہنمائی موریلی تک کی تھی۔ گارڈو اور نینا کو اصل قصے کا علم نہ ہو سکا۔

روم پہنچ کر جیمسن نے بتائے ہوئے فون نمبر پر رنگ کر کے ہدایات طلب کی تھیں۔ اس سے کہا گیا تھا کہ وہ دونوں نصف شب کو ہوائی مستقر پر پہنچ جائیں اور وہ گارڈو کی عدم موجودگی میں چپ چاپ گھر سے نکل آئے تھے۔

عمران ہوائی مستقر پر ان کا منتظر تھا۔ انہیں دیکھتے ہی چہک کر بولا "اخاہ! خاصے تندرست ہو رہے ہیں آپ لوگ۔"

"قربانی کے بکرے تندرست ہی ہوتے ہیں۔" جیمسن برا سا منہ بنا کر بولا۔

"ابھی سے دم نکلنے لگا۔ ارے ابھی تو جنیوا پہنچ کر خیر اندیشوں کی خبر لینی ہے۔" عمران چیونگم کا پیس منہ میں ٹھونستا ہوا بولا۔

"اوہ! تو کیا یہاں کا کام ختم ہو گیا باس؟" جوزف نے پوچھا۔

"پچھلی رات کو ہی ختم ہو گیا تھا۔"

"تو کیا موریلی؟ لیکن تم نے اس کی تصویر تو نہیں دی تھی۔"

"وہ جیمسن بارے ہی تھا۔ وہی ایجنٹ جس نے ایکسٹو کو ڈبل کراس کیا تھا۔ لیکن بحیثیت موریلی میک اپ میں رہتا تھا۔ دوہری زندگی بسر کر رہا تھا

ایکسٹو کا ایجنٹ ایملی دے ساواں یا لوئیسا کے توسط سے بنا تھا۔ لہذا میں نے تمہیں ڈاڑھی رکھوا دی تھی اور میرا یہ اندیشہ بھی درست نکلا کہ وہ لوئیسا ہی کے بھڑکانے پر ہمارے خلاف ہوا تھا۔ ویسے یہ محض اتفاق تھا کہ تم سیدھے وہیں پہنچے جہاں کبھی پرنس ہمبنڈا نے قیام کیا تھا۔ ورنہ مقصد تو یہی تھا کہ تم روم کی سڑکوں پر بھٹکتے پھرو حتیٰ کہ جیمسن بارے تمہاری طرف متوجہ ہو کر اپنی کمین گاہ سے نکل آئے اور میں اسے مار ڈالوں۔"

"اگر ہم ہی مار ڈالے گئے ہوتے تو؟" جیمسن بول پڑا۔

"شریفوں کے سے حلیے میں مارے جاتے... سبحان اللہ... اچھا بس۔! جوزف تم یہ اپنا بغیر ڈاڑھی والی تصویر کا پاسپورٹ سنبھالو۔ ہم روانہ ہی ہونے والے ہیں۔ ویسے جیمسن سلمہٗ! تم ڈاڑھی اور بڑھے ہوئے بالوں کے بغیر اتنے اچھے لگتے ہو کہ....."

"پلیز... یور میجسٹی۔!" جیمسن نے احتجاجاً کہا اور برا سا منہ بنائے ہوئے دوسری طرف دیکھنے لگا۔

عمران نے جوزف کو آنکھ ماری تھی اور جوزف کے دانت نکل پڑے تھے۔

ختم شد